تسہیلِ کلامِ اقبالؒ

ارمغانِ حجاز

فارسی

علامہ اقبالؒ

تسہیل

طاہر شادانی ضیاء محمد ضیاء

اقبال اکادمی

تسہیل ارمغان حجاز

(حصہ فارسی)

تسہیل ارمغان حجاز

(حصہ فارسی)

علامہ اقبالؒ

تسہیل و ترجمہ

طاہر شادانی

ضیا محمد ضیا

اقبال اکادمی پاکستان، لاہور

اس کتاب کی طباعت و اشاعت حکومت پنجاب محکمہ اطلاعات و ثقافت کی مالی معاونت کی بدولت ممکن ہوئی۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر	:	ناظم، اقبال اکادمی پاکستان
طبع اول	:	۱۹۹۷ء
تعداد	:	۵۰۰
قیمت	:	۲۰۰/= روپے
مطبع	:	میسرز سعادت آرٹ پریس، لاہور

ISBN 969-416-034-0

صدر دفتر: اکادمی بلاک، چھٹی منزل، ایوان اقبال، لاہور۔ فون: ۶۳۱۴۵۱۰

محل فروخت: ۱۱۶۔ میکلوڈ روڈ، لاہور۔ فون ۷۳۵۷۲۱۴

فہرست

۱۔	حضور حق	۷
۲۔	حضور رسالتؐ	۴۲
۳۔	حضور ملت	۱۱۷
۴۔	خودی	۱۲۷
۵۔	اناالحق	۱۲۹
۶۔	صوفی و ملا	۱۳۴
۷۔	پیام فاروقؓ	۱۴۷
۸۔	شعرائے عرب	۱۵۴
۹۔	اے فرزند صحرا	۱۶۱
۱۰۔	خلافت و ملوکیت	۱۷۱
۱۱۔	ترک عثمانی	۱۷۴
۱۲۔	دختران ملت	۱۷۶
۱۳۔	عصر حاضر	۱۸۱
۱۴۔	برہمن	۱۸۵
۱۵۔	تعلیم	۱۸۷
۱۶۔	تلاش رزق	۱۹۶
۱۷۔	ننگ باپچہ خویش	۱۹۷
۱۸۔	خاتمہ	۱۹۸
۱۹۔	حضور عالم انسانی (تمہید)	۲۰۱
۲۰۔	دل	۲۱۹

۲۱۔	خودی	۲۲۶
۲۲۔	جبر و اختیار	۲۳۱
۲۳۔	موت	۲۳۲
۲۴۔	بگو ابلیس را	۲۳۳
۲۵۔	بہ یاران طریق	۲۴۱
	اغلاط نامہ	

حضور حق

خوش آں راہی کہ سامانے نگیرد
دل او پند یاراں کم پذیرد
بہ آہے سوز ناکش سینہ بکشاے
زیک آہش غم صد سالہ میرد

لغت : خوش: اچھا' اچھا ہے' خوش نصیب ہے۔ آں راہی: وہ مسافر' راہ عشق کا وہ مسافر' وہ رہرو راہ محبت (آں = وہ + راہی = رہرو' مسافر' راہ گیر) سامانے: کوئی سامان' کوئی سامان سفر' کسی قسم کے مادی وسائل۔ نگیرد: نہیں پکڑتا' ساتھ نہیں لیتا (گرفتن = پکڑنا' لینا) دل او: اس کا دل (دل + او = اس کا) پندیاراں: یاروں کی نصیحت' دوستوں کا مشورہ (پند = نصیحت' مشورہ + یاراں = یار کی جمع' احباب' دوست) کم پذیرد: کم ہی قبول کرتا ہے' قبول نہیں کرتا (کم = کم ہی' تھوڑا + پذیرد = قبول کرتا ہے' پذیر فتن = قبول کرنا' مان لینا) بہ آہے سوز ناکش: اس کی ایک پرسوز آہ سے' اس کی ایک درد بھری فریاد سے (بہ = سے + آہ = فریاد' فغاں' درد سے کراہنے کی آواز + ے = ایک + سوز = جلنے کی کیفیت' سوز و گداز' درد' تاثیر + ناک = علامت صفت = پرسوز' سوز اور درد سے معمور' گرم + ش = اس کی' سوختن = جلنا) بکشا: تو کھول' کھول دے (کشادن' کشودن = کھولنا) زیک آہش: اس کی ایک آہ سے (ز = از = سے + یک = ایک + آہ + ش = اس کی آہ) غم صد سالہ: سو سال کا غم'

برسوں کے دکھ اور پریشانیاں (غم = دکھ درد' پریشانی + صد = سو + سالہ = سال + ہ = کلمہ نسبت' کا) میرد: مرجاتا ہے' مٹ جاتا ہے۔ (مردن = مرنا' مٹ جانا)

وہ مسافر (کتنا) اچھا ہے جو کوئی سامان (سامان سفر) ساتھ نہیں لیتا اس کا دل دوستوں کی نصیحت کم ہی قبول کرتا ہے تو اس کی ایک پرسوز آہ سے (اپنا) سینہ کھول دے کیونکہ اس کی ایک آہ سے سو سال کا غم مٹ جاتا ہے۔

حضور حق

دل ما بیدلاں بردند و رفتند
مثال شعلہ افسردند و رفتند
بیایک لحظہ باعاماں در آمیز
کہ خاصاں بادہ ہا خوردند و رفتند

لغت : دل مابیدلاں: ہم بے دلوں کا دل' ہم عاشقوں کا دل (دل + ما = ہم + بیدلاں = عاشقوں = بیدل = بے = علامت نفی + دل + اں = علامت جمع' عشاق' دیوانے' بردند: لے گئے (بردن = لے جانا) رفتند: چلے گئے (رفتن = جانا۔ چلے جانا) مثال شعلہ: شعلے کی مانند (مثال = مانند۔ مثل۔ طرح + شعلہ = آگ کا شعلہ) افسردند: بجھ گئے (افسردن = بجھنا۔ بجھ جانا۔ ٹھٹھرنا) در آمیز: مل۔ مل جا' گھل مل۔ گھل مل جا (در آمیختن = مل جانا۔ گھل مل جانا) خاصاں: خاص کی جمع' خاص لوگ' خواص' خدا کے خاص بندے۔ خاصان خدا۔ خوردند: انہوں نے پیں۔ نوش کیں (خوردن = کھانا۔ پینا۔ نوش کرنا)

(خواص نے) ہم عاشقوں کا دل لیا اور چلے گئے
وہ شعلے کی طرح (بھڑک کر) بجھ گئے اور چلے گئے
(اے خدا) آ اور تھوڑی دیر کے لیے ہم عامیوں کے ساتھ مل گھل مل جا کیونکہ (تیرے خواص نے تو شرابیں پیں اور چلے گئے (شراب معرفت کے جام پیئے اور محفل سے اٹھ گئے)

سخن ہا رفت از بود و نبودم
من از خجلت لب خود کم کشودم
سجود زندہ مرداں می شناسی
عیار کار من گیر از سجودم

لغت: سخن ہا: باتیں (سخن = بات، گفتگو، ذکر + ہا = فارسی جمع کی علامت) رفت: چلیں، ہوئیں (رفتن = چلنا۔ سخن رفتن = بات چلنا۔ بات ہونا، ذکر چلنا۔ ذکر ہونا) ازبود و نبودم: میری بود اور نبود کی۔ میرے ہونے اور نہ ہونے کی، میرے وجود اور عدم سے متعلق۔ میری ہستی اور نیستی کے بارے میں (از = سے، کے بارے میں) (بود = ہونا، وجود، ہستی، زندگی + و = اور + نبود = نہ ہونا، عدم، نیستی + م = میرا، میرے، میری، بودن = ہونا، نبودن = نہ ہونا) از خجلت: شرمندگی سے (از، وجہ سے + خجلت = خجالت، ندامت، شرم، شرمندگی) لب خود: اپنا لب، اپنے لب، اپنی زبان (لب = ہونٹ + خود = اپنا، اپنے، اپنی) کشودم: میں نے کھولے (کشودن = کھولنا) سجود زنداں مرداں: زندہ مردوں کا سجدہ، جیتے جاگتے انسانوں کا سجدہ، ان لوگوں کی نماز جن میں روحانی قوت اور زندگی کی حرارت پائی جاتی ہو (سجود = سجدہ، نماز، عبادت + زندہ مرداں = زندہ مرد کی جمع = زندہ = جیتا جاگتا + مرد = انسان) می شناسی: تو پہچانتا ہے (شناختن = پہچاننا) عیارکارمن: میرے کام کا اندازہ، میرے کردار کا اندازہ، میرے اخلاص عمل کی میزان (عیار = کسوٹی، پرکھ، قدروقیمت، اندازہ + کار = کام، کردار، عمل + عمل = میرا، میرے) گیر: پکڑ، لے، لگا (گرفتن = پکڑنا۔ لینا لگانا) سجودم: میرے سجدے سے (از + سجود = سجدہ + م = میرا، میرے)

میرے ہونے اور نہ ہونے (وجود اور عدم) کے بارے میں باتیں چلیں
مگر میں نے ندامت کی وجہ سے اپنے لب کم ہی کھولے (اپنی زبان نہ کھولی)
(اے خدا) تو زندہ مردوں کے سجدے سے باخبر ہے
تو میرے عمل کا اندازہ میرے سجدے سے لگا لے۔

دل من در کشاد چون و چند است
نگاہش از مہ و پرویں بلند است

بدہ ویرانہ در دوزخ او را
کہ ایں کافر بسے خلوت پسند است

لغت : دل من: میرا دل (دل = دل + من = میرا) درکشاد چون و چند: کیسا اور کتنا کے کھولنے میں، کیف و کم یعنی کیفیت اور کمیت معلوم کرنے میں (در= میں + کشاد + کھولنے کا عمل، معلوم کرنا، کشادن بمعنی کھولنا + چون = کیسا، کیف، کیفیت + و = اور + چند = کتنا۔ کم بمعنی کمیت، مقدار، تعداد) نگاہش: اس کی نگاہ (نگاہ = نظر+ ش = اس کی) ازمہ و پرویں: مہ و پرویں سے، چاند اور ثریا سے (از + مہ = ماہ، ماہتاب، چاند + پروین = ثریا، چھ یا سات ستاروں کا مجموعہ جو خوشہ انگور کی مانند آسمان پر نظر آتا ہے) بلند: اونچی۔ بدہ: تو دے (دادن = دینا، عطا کرنا) ویرانہ: ایک ویرانہ، کوئی ویران گوشہ (ویرانہ + ء = اے = ایک، کوئی) اورا: اس کو، اسے (او = اس، وہ + را = کو) این کافر: یہ کافر (ایں = یہ + کافر = کفر کرنے والا، دین حق کو چھپانے والا، مالک کی نعمت کا انکار کرنے والا، منکر، بے دین) بسے: بہت

میرا دل کیفیت اور کمیت (کا عقدہ) کھولنے میں (مشغول) ہے، (کائنات کی حقیقت و ماہیت معلوم کرنے کے درپے ہے)
اس کی نگاہ چاند اور ثریا سے (بھی) اونچی ہے
(اے خدا) اسے دوزخ میں کوئی ویران گوشہ سے دے
کیونکہ یہ کافر بڑا تنہائی پسند ہے

چہ شور است ایں کہ در آب و گل افتاد
ز یک دل عشق را صد مشکل افتاد
قرار یک نفس برمن حرام است
بمن رحمے کہ کارم بادل افتاد

لغت : چہ: کیا، کیسا۔ در آب و گل: پانی اور گارے میں، انسان کے خاکی وجود، انسان کے ضمیر اور سرشت میں (در= میں + آب = پانی + و = اور + گل = گیلی مٹی، گارا) افتاد: پڑا، پڑ گیا، پڑیں (افتادن = پڑنا، پڑ جانا) زیک دل: ایک

دل سے۔ ایک دل کی وجہ سے (ز = از' سے + یک = ایک + دل = دل) صد مشکل: سو مشکلیں۔ بہت زیادہ دشواریاں' بے حد آزمائشیں (صد = سو' سو قسم کی' بہت زیادہ۔ مشکل = مشکلات' مصیبتیں' آزمائشیں) قراریک نفس: ایک لمحے کا سکون' ایک گھڑی کا چین' پل بھر کا آرام (قرار = چین' سکون' آرام + یک = ایک + نفس = دم' سانس' لمحہ' پل) برمن: مجھ پر (بر = پر + من = مجھ' میں) بمن: مجھ پر (بہ = پر + من = من = مجھ' میں) رحمے: تھوڑا سا رحم' ذرا سی مہربانی یا بخشش (رحم = ے + اک ذرا' تھوڑا سا) کارم: میرا کام' میرا واسطہ' میرا معاملہ (کار = کام' واسطہ' معاملہ + م = میرا) با دل: دل کے ساتھ (با = ساتھ' سے + دل = دل)

یہ کیسا شور ہے جو انسان کے ضمیر (فطرت) میں ڈال دیا گیا ہے
(محض) ایک دل کی وجہ سے عشق پر سیکڑوں مشکلیں آپڑی ہیں
ایک لمحے کا چین بھی مجھ پر حرام ہے
(اے خدا) مجھ پر تھوڑا سا رحم کر کیونکہ میرا واسطہ دل سے پڑ گیا ہے

جہاں از خود بروں آوردۂ کیست؟
جمالش جلوۂ بے پردۂ کیست؟
مرا گوئی کہ از شیطاں حذر کن
بگو با من کہ او پروردۂ کیست؟

لغت : ازخود: اپنے آپ سے' اپنے آپ میں سے' اپنے میں سے' اپنی ذات میں سے (از = سے' میں سے + خود = اپنا' اپنے' اپنی' اپنا آپ' اپنی ذات) بروں آوردۂ کیست: کس کا باہر لایا ہوا (نکالا ہوا) ہے (بروں = باہر = آوردہ = لایا ہوا' نکالا ہوا' آوردن = لانا + کیست + کہ + است = کہ = کس' کس کا' + است = ہے) جمالش: اس کا جمال' اس کا حسن یا خوبصورتی (جمال = حسن' خوبصورتی + ش = اس کا' اس کی) جلوۂ بے پردۂ کیست: بے پردہ جلوہ کس کا ہے' کس کا بے حجاب حسن ہے ٭ جلوہ = نمود' حسن کی نمود + بے پردہ = بے حجاب' پردے کے بغیر + کیست) مرا: مجھ کو' مجھ سے (مرا = من = مجھ + را

= کو) گوئی: تو کہتا ہے (گفتن = کہنا) حذر کن: پرہیز کر۔ بچ کر رہ (حذر کردن = پرہیز کرنا، بچ کر رہنا، ڈرنا) بگو: تو کہہ۔ تو بتا (گفتن = کہنا۔ بتانا) بامن: میرے ساتھ، مجھ سے، مجھ کو (با = ساتھ، سے، کو + من = میں، مجھ) پروردۂ کیست: کس کا پالا ہوا ہے (پرورده = پالا ہوا، پرورش کیا ہوا، پروردن = پالنا + کیست) (اے خدا) یہ جہان اپنے آپ سے کس کا باہر لایا ہوا ہے (اس دنیا کو کس نے اپنی ذات میں سے پیدا کیا ہے؟)

اس کا حسن و جمال کس کا بے حجاب جلوہ ہے؟

تو مجھ سے کہتا ہے کہ شیطان سے بچ کر رہ

مجھے بتا کہ وہ (شیطان) کس کا پالا ہوا ہے؟

دل بے قید من در پیچ و تابیست
نصیب من عتابے یا خطابیست
دل ابلیس ہم نتوانم آزرد
گناه گاه گاه من صوابیست

لغت : دل بے قید من: میرا بے قید دل، میرا مادی علائق سے آزاد دل (دل + بے قید = جس پر کوئی قید یا پابندی نہ ہو، جو کسی کا محکوم نہ ہو، آزاد، بے = بغیر + قید = پابندی + من = میرا) در پیچ و تابیست: پیچ و تاب میں ہے، مضطرب، ہے پریشان ہے، الجھن میں ہے (در + پیچ و تابیست = پیچ و تاب ست = پیچ و تاب = بل کھانے کی حالت، بے چینی، بے قراری، اضطراب، پریشانی = پیچ = بل، مروڑ، الجھاؤ، پیچیدن = بل کھانا، بل دینا، مروڑنا، الجھنا، لپیٹنا، لپٹنا (+ و + تاب = بٹے جانے کی حالت، تافتن یا تابیدن = بٹنا، پھیرنا، موڑنا = ے = زائد + ست = است) نصیب من: میرا نصیب، میرا مقدر، میری قسمت میں (نصیب = نصیبہ، قسمت، مقدر، حصہ، جزا، صلہ + من = میرا، میرے، میری) عتابے: ایک یا کوئی عتاب، عتاب، غصہ، خفگی، ملامت مراد خدا کا غضب خطابیست: کوئی خطاب ہے، مراد خدا کی خوشنودی ہے (خطابیست = خطابے ست = خطاب، مخاطبت، تخاطب کا شرف، حضوری کا اعزاز + ے = زائد +

ست) ہم: بھی۔ نتوانم آزرد: میں آزردہ نہیں کرسکتا، میں نہیں دکھا سکتا (نہ = نہیں + توانم = میں سکتا ہوں، توانستن = سکنا سے فعل امکانی + آزرد = آزردن = آزردہ کرنا، رنجیدہ کرنا، دکھانا سے صیغہ ماضی) گناہ گاہ گاہ من: میرا کبھی کبھی کا گناہ، میرا کبھی کبھار کا گناہ (گناہ = جرم، خطا، تقصیر + گاہ گاہ = کبھی کبھی + من = میرا، میری) صوابیست: صواب ہے، جائز ہے، درست ہے (صوابیست = صوابے ست = صوابے = صواب = خطا کی ضد، صحیح، درست، ٹھیک + ے = زائد + ست = ہے)

میرا بے قید (آزاد) دل پیچ و تاب میں ہے (پریشانی میں مبتلا ہے)
میرے نصیب میں یا تو (خدا کا) کوئی عتاب ہے یا خطاب (دوری ہے یا حضوری)
میں شیطان کے دل کو بھی آزردہ نہیں کرسکتا
میرا کبھی کبھار کا گناہ (بھی) صواب (نیکی) ہے

صبنت الکاس عنا ام عمرو
وکان الکاس مجراھا الیمینا
اگر این است رسم دوستداری
بدیوار حرم زن جام و مینا

لغت : صبنت: روک لیا تو نے۔ الکاس: کاسہ، پیالہ، ساغر، جام۔ عنا: ہم سے (عنا = عن = سے + نا = ہم) ام عمرو: اے ام عمرو، شاعر کی محبوبہ کا نام ہے۔ و: اور، حالانکہ، جبکہ۔ کان: تھا۔ مجراھا: جاری کیا ہوا، گردش میں لایا ہوا۔ الیمینا: دائیں طرف سے۔ رسم دوستداری: دوستی کی رسم، محبت کا دستور (رسم = دستور، آئین، قاعدہ، طریقہ، شیوہ + دوستداری = دوست رکھنا، دوستی پیدا کرنا مراد، دوستی) بدیوار حرم: حرم کی دیوار سے، خانہ کعبہ کی دیوار سے (بہ = سے، پر + دیوار + حرم = خانہ کعبہ) زن: مار، دے مار (زدن = مارنا)

اے ام عمرو! تو نے ہم سے جام روک لیا
حالانکہ جام دائیں طرف سے گردش میں آتا تھا
اگر دوستی کی رسم یہی ہے تو

جام اور صراحی کو حرم کی دیوار سے دے مار

بخود پیچیدگاں در دل اسیرند
ہمہ درد اند و درماں ناپذیرند
بجود از ما چہ میخواہی کہ شاہاں
خراجے از دہ ویراں نگیرند

لغت : بخود پیچیدگاں: اپنے آپ سے لپٹے ہوئے، اپنے آپ میں الجھے ہوئے، اپنے افکار میں غلطاں و پیاں، اپنے تخیلات میں گم (بخود = بہ خود = بہ = میں، سے + خود = اپنا آپ + پیچیدگاں = پیچیدہ کی جمع = لپٹے ہوئے، الجھے ہوئے، پیچیدن = لپٹنا، الجھنا، بخود پیچیدن = اپنے نفس (ذات) میں غور کرنا) اسیرند: قید ہیں یعنی دل کی گرفت میں ہیں (اسیر = قیدی، گرفتار + ند = اند = ہیں) ہمہ: ہمہ تن، سراپا، تمام، تمام کے تمام، سب۔ اند: ہیں۔ درماں ناپذیرند: علاج قبول کرنے والے نہیں ہیں، (درماں = علاج، معالجہ، دوا + ناپذیر = قبول نہ کرنے والا / والے، نا = علامت نفی + پذیر = پذیرفتن = قبول کرنا سے لاحقہ فاعل + ند = اند = ہیں) از ما: ہم سے۔ میخواہی: تو چاہتا ہے، تو طلب کرتا ہے (خواستن = چاہنا، مانگنا، طلب کرنا) خراجے: کوئی خراج، کسی قسم کا ٹیکس (خراج = زمین کا محصول، لگان + ے، کوئی) از دہ ویراں: ویران گاؤں سے، اجڑی ہوئی بستی سے (از = سے + دہ = گاؤں، بستی + ویران = غیر آباد، اجڑی ہوئی، اجڑا ہوا) نگیرند: نہیں لیتے، (گرفتن = لینا، مانگنا)

اپنے آپ میں الجھے ہوئے (اپنی ذات میں غور کرنے والے) لوگ دل کے قیدی ہیں

دوسرے سراپا درد ہیں انہیں اپنے درد کا علاج مطلوب نہیں

(اے خدا!) تو ہم سے سجدہ کیا طلب کرتا ہے

بادشاہ ویران گاؤں سے لگان نہیں لیا کرتا

روم را ہے کہ اورا منزلے نیست
ازاں تخمے کہ ریزم حاصلے نیست

من از غم ہا نمی ترسم و لیکن
مدہ آں غم کہ شایان دلے نیست

لغت : روم: میں چلتا ہوں، میں چل رہا ہوں (رفتن = جانا، چلنا) راہے: وہ راستہ، اس راستے پر (راہ = راستہ + ے = وہ، اس) اورا: اس کی، جس کی (او = اس، جس + را = کی) منزلے: کوئی منزل (منزل = وہ جگہ جہاں جانا مقصود ہو + ے = کوئی) یعنی میں بے مقصد زندگی بسر کر رہا ہوں۔ ازاں تخمے: اس بیج سے (از = سے + اں = آں = اس + تخم = بیج + ے = علامت موصول) ریزم: میں بو رہا ہوں، (ریختن + ڈالنا، بونا) حاصلے: کوئی حاصل، کچھ حاصل (حاصل = پیداوار، پھل، آمدنی + ے = کوئی، کچھ) نمی ترسم: میں نہیں ڈرتا ہوں (ترسیدن = ڈرنا، خوف کھانا، گھبرانا) مدہ: تو نہ دے (دادن = دینا) آں غم: وہ غم (آں = وہ + غم) شایان دلے: دل کے لائق، مراد میرے دل کے شایان شان (شایاں = لائق، موزوں، مناسب + دل + ے = زائد)

میں اس راہ پر چل رہا ہوں جس کی کوئی منزل نہیں ہے
اس بیج سے، جو میں بو رہا ہوں، کچھ بھی حاصل نہیں ہے
(خدایا) میں غموں سے نہیں ڈرتا لیکن
مجھے وہ غم نہ دے جو میرے دل کی شایان شان نہ ہو

مے من از تنک جاماں نگہ دار
شراب پختہ از خاماں نگہ دار
شرر از نیستانے دور تر بہ
بخاماں بخش و از عاماں نگہ دار

لغت : مے من: میری شراب، میری شراب سخن، میرے شاعرانہ افکار (مے = شراب + من = میری) از تنک جاماں: چھوٹے پیالے والوں سے، کم ظرفوں سے، نااہلوں سے (از + تنک جام = چھوٹے پیالے والا، کم ظرف، کم حوصلہ، تھڑدلا + اں = علامت جمع، تنک = کم، تھوڑا، چھوٹا = جام = پیالہ، ظرف) نگہ دار: تو محفوظ رکھ، تو بچا (نگہداشتن = محفوظ رکھنا، بچانا) شراب

پختہ: خوب پکی ہوئی شراب، مراد شاعر کے افکار عالیہ (شراب + پختہ۔ پکی ہوئی، خوب تیار شدہ) از خاماں: خام لوگوں سے، خام کاروں سے، ناسمجھوں سے، حقائق کا ادراک نہ کرنے والوں سے (از + خام = کچا، ناپختہ + اں = علامت جمع) ازنیستانے: ایک نیستاں سے، بانسوں کے ایک جنگل سے (از = سے + نیستاں = بانس یا نرسل کا جنگل = نے = بانس، نرسل کا پودا + ستاں = جگہ، علامت ظرف) بہ: اچھا، اچھی ہے۔ بخاصاں: خاص لوگوں کو، عالی، ظرف لوگوں کو، حقیقت شناس افراد کو (بہ = کو + خاص + ایں = علامت جمع) بخش: تو بخش، تو عطا کر (بخشیدن = بخشنا، عطا کرنا) عاماں: عاموں سے، عام لوگوں سے، ناقدروں سے (از = سے + عام = عامی + اں = علامت جمع)

میری شراب کم ظرفوں سے محفوظ رکھ

(یہ) پختہ شراب خام (ناسمجھ) لوگوں سے محفوظ رکھ

چنگاری نرسل کے جنگل سے دور ہی اچھی ہے

تو (یہ شراب) خاصوں (عارفوں) کو عطا کر اور (اسے) عاموں سے بچا

ترا ایں کشمکش اندر طلب نیست
ترا ایں درد و داغ و تاب و تب نیست
ازاں از لامکاں بگریختم من
کہ آنجا نالہ ہائے نیم شب نیست

لغت : ترا: تجھ کو، تجھے، تیرے (لیے (ترا = تو = تجھ + را = کو) کشمکش: کھینچا تانی، سخت محنت، ریاضت۔ تب و تاب: تاب اور تب، تب و تاب، رنج اور محنت، آگ میں جلنے کی کیفیت، بے چینی اور بے قراری (تاب = حرارت، چمک، پیچیدگی، رنج، محنت، مشقت + و = اور + تب + حرارت، گرمی) ازاں: اس وجہ سے، اس لیے (از = سے، وجہ سے + آں = اس، اس) ازلامکاں: لامکاں سے، عالم قدس سے (از = سے + لامکاں = لوازم مکان سے بالاتر، عالم صفات الہیہ، وہ عالم جو مکانیت یعنی جگہ اور سمت کے تصور سے پاک ہے، لا = علامت نفی + مکاں = جگہ) بگریختم من: میں بھاگا، میں نے فرار اختیار

(گر یختن = بھاگنا۔ بھاگ نکلنا، فرار کرنا) آنجا: اس جگہ، وہاں (آں = اس + جا = جگہ) نالہ ہائے نیم شب: آدھی رات کی فریادیں، رات کے پچھلے پہر اٹھ کر کی جانے والی آہ و زاریاں (نالہ = رونے کا عمل، فریاد، فغاں + ہا = علامت جمع = فریادیں، نالیدن = نالہ کرنا، فریاد کرنا، رونا + ئے = حرف اضافت + نیم = آدھی + شب = رات)

(اے خدا!) تیرے لیے طلب (کی راہ) میں یہ کشمکش نہیں ہے
تیرے لیے (ہماری طرح) یہ دکھ، غم، رنج اور تکلیفیں نہیں ہیں
میں اسی لیے لامکاں سے بھاگ آیا
کہ وہاں آدھی رات کی آہ و زاریاں نہیں ہیں

زمن ہنگامہ دہ ایں جہاں را
دگرگوں کن زمین و آسماں را
زخاک ما دگر آدم بر انگیز
بکش ایں بندۂ سود و زیاں را

لغت : زمن: مجھ سے، میرے کلام سے (ز = از = سے + من = مجھ) ہنگامہ: ایک ہنگامہ، ایک شور، غلغلہ، جوش و خروش، ہلچل، انقلابی حرکت (ہنگامہ = ہنگامہ + اے = ایک) دہ: تو دے، تو عنایت کر (دادن = دینا) ایں: اس۔ جہاں: جہان، دنیا، عالم۔ را: کو۔ دگرگوں کن: اور طرح کر دے، متغیر کر دے، تبدیل کر دے (دگرگوں = اور طرح کا، دوسری طرح کا، بدلا ہوا = دگر = دوسری + گوں = طرح + کن = تو کر، تو کر دے، کردن = کرنا) زمین و آسماں را: زمین اور آسمان کو، زمانے کو (زمین + و = اور + آسمان + را = کو) زخاک: ہماری خاک سے (ز = سے + خاک = مٹی، دھرتی = ما = ہماری) دگر: دوسرا، اور، نیا۔ آدم: آدمی، انسان۔ برانگیز: تو اٹھا، تو پیدا کر (برانگیختن = اٹھانا، ابھارنا، پیدا کرنا) بکش: مار ڈال، ہلاک کر دے (کشتن = مار دینا، ہلاک کر دینا۔ ایں: اس۔ بندہ سودوزیاں را: بندۂ سود و زیاں کو، نفع اور نقصان کے غلام کو، مفاد پرست کو (بندہ = غلام + سود = نفع، منافع، فائدہ + و = اور + زیاں =

نقصان، گھاٹا، خسارہ = را = کو)

(اے خدا!) تو مجھ سے اس جہان کو ایک ہلچل دے

زمین اور آسمان کو تبدیل کر دے

ہماری خاک سے ایک نیا انسان اٹھا

تو سود و زیاں کے اس غلام کو (موجودہ مفاد پرست انسان کو) مار ڈال (ہلاک کر دے)

جہانے تیرہ تر با آفتابے

صواب او سراپا ناصوابے

ندانم تا کجا ویرانہ را

دہی از خون آدم رنگ و آبے

لغت : جہانے: ایک جہان، یہ جہان (جہان = دنیا، عالم + ے = زائد) تیرہ تر: بہت تاریک ہے، تاریک تر (تیرہ = تاریک، سیاہ = تر = زیادہ، بہت، صفت کے دوسرے درجے کی علامت) با آفتابے: ایک آفتاب کے باوجود، سورج کے ہوتے ہوئے، قرآن کی روشنی کے باوجود (با = ساتھ، باوجود، ہوتے ہوئے + آفتاب = سورج + ے = ایک) صواب او: اس کا صحیح، اس کی صحیح بات، وہ بات جسے وہ (جہان) صحیح سمجھتا ہے (صواب = صحیح، درست + او = اس کا، اس کی) سراپا: سر تا پا، سر سے پاؤں تک، پورے کا پورا، تمام تر (سر + ا = صرف اتصال = پا = پاؤں) ناصوابے: غلط ہے، خطا ہے، نادرست ہے (نا = علامت نفی = صواب = صحیح، درست = ے = زائد) ندانم: میں نہیں جانتا، مجھے معلوم نہیں (دانستن = جاننا) تا کجا: کہاں تک، کب تک (تا = تک + کجا = کہاں) ویرانہ را: ایک ویرانہ کو، اس خرابہ ہستی کو (ویرانہ - ویرانہ اے = ویرانہ = غیر آباد جگہ، اجاڑ، خرابہ + اے = ایک + را) دہی: تو دے، تو دیتا ہے، تو دے گا (دادن = دینا) از خون آدم: آدمی کے خون سے، انسان کے لہو سے۔ رنگ و آبے: رنگ اور چمک، رنگ روپ، رنگ روغن، آب و تاب، رونق، آرائش و زیبائش (رنگ = رنگت، حسن، رونق + آبے = آب و تاب، چمک دمک،

آب = رونق + اے = زائد)

(یہ) جہان سورج (کی روشنی) کے باوجود بہت تاریک ہے

اس کی درست بات بھی سراسر نادرست ہے

(خدایا) میں نہیں جانتا تو کب تک ایک ویرانے کو (اس ویران دنیا کو) انسان کے خون سے آب و رنگ دیتا رہے گا

غلامم جز رضائے تو نجویم

جز آں راہے کہ فرمودی نپویم

و لیکن گر بہ ایں ناداں بگوئی

خرے را اسپ تازی گو، نگویم

لغت : غلامم: میں (تیرا) غلام ہوں (غلام + م = میں ہوں) رضائے تو: تیری رضا کے، تیری پسند، تیری خوشنودی یا خوشی کے (رضا = خوشی، خوشنودی، مرضی + ے = حرف اضافت + تو = تیری) نجویم: میں نہیں ڈھونڈتا، میں تلاش نہیں کرتا (جستن = ڈھونڈنا، تلاش کرنا) جز آں راہے: اس راستے کے سوا، اس راہ کے علاوہ (جز + آں = اس + راہ = راستہ + ے = یائے موصول) فرمودی: تو نے فرمایا، تو نے حکم دیا (فرمودن = فرمانا) نپویم: میں نہیں چلتا (پوئیدن = چلنا) گر بہ ایں نادان: اس نادان کو، اس نادان سے (بہ = کو، سے + ایں = اس، یہ + نادان = نہ جاننے والا، بے خبر، بیوقوف، جاہل، نا = علامت نفی = نہ + دان = جاننے والا، دانستن = جاننا سے لاحقہ فاعل) بگوئی: تو کہے (گفتن = کہنا) خرے: ایک گدھے کو (خر + گدھا + ے = ایک + را = کو) اسپ تازی: عربی گھوڑا، عربی النسل گھوڑا (اسپ = گھوڑا = تازی = عربی) گو: کہہ، تو کہہ (گفتن = کہنا) نگویم: میں نہیں کہوں گا (گفتن = کہنا)

(اے خدا) میں (تیرا) غلام ہوں، میں تیری خوشنودی کے سوا کچھ نہیں ڈھونڈتا

میں سوائے اس راستے کے، جس کا تو نے حکم دیا ہے، کسی اور راہ پر نہیں چلتا

لیکن اگر تو اس نادان یعنی مجھ سے کہے کہ

ایک گدھے کو عربی گھوڑا کہہ تو میں نہیں کہوں گا (کسی نااہل کو اہل نہیں کہوں

گا)

دلے در سینہ دارم بے سرورے
نہ سوزے در کف خاکم نہ نورے
بگیر از من کہ بر من بار دوش است
ثواب ایں نماز بے حضورے

لغت : دلے: ایک دل (دل + ے = ایک) در سینہ: سینے میں، پہلو میں (در = میں + سینہ = پہلو) دارم: میں رکھتا ہوں (داشتن = رکھنا) بے سرورے: بے کیف، بے جان (بے = علامت نفی = بغیر + سرور = نشہ، کیف، محبت کی مستی، عشق کا نشہ + ے = زائد) سوزے: کوئی سوز، کوئی تڑپ، کوئی حرارت، گرمی یا تپش ہے (سوختن = جلنا) کف خاکم: میری مٹھی بھر مٹی میں، میرے خاکی وجود میں، میری ذات میں (در = میں + کف = مٹھی + خاک = مٹی + م = میری) نورے: کوئی نور، کوئی روشنی) بگیر: لے لے (گرفتن = پکڑنا، لینا) بر من: مجھ پر، میرے لیے (بر = پر + من = مجھ) بار دوش: کندھے یا کندھوں کا بوجھ، وبال جان، تکلیف کا باعث (بار = بوجھ + دوش = کندھا) ثواب ایں نماز بے حضورے: اس بے حضور نماز کا ثواب، اس بے روح نماز کا ثواب جو میں حضور قلب کے بغیر پڑھتا ہوں (ثواب = اجر + ایں = اس + نماز = بے حضور = حضور قلب کے بغیر پڑھی جانے والی، دلی توجہ کے بغیر ادا کی جانے والی = بے = علامت نفی = بغیر + حضور = متوجہ اور حاضر ہونے کا عمل + ے = زائد)

(اے خدا) میں اپنے سینے میں ایک بے کیف دل رکھتا ہوں
میرے کف خاک میں نہ تو (عشق کی) گرمی ہے نہ (ایمان کی) روشنی
تو مجھ سے حضور قلب کے بغیر ادا کی ہوئی نماز کا ثواب (واپس) لے لے، کیونکہ یہ میرے کندھوں کا بوجھ بنا ہوا ہے

چہ گویم قصہ دین و وطن را
کہ نتواں فاش گفتن ایں سخن را
مرنج از من کہ از بے مہری تو
بنا کردم ہماں دیر کہن را

لغت : چہ: کیا۔ گویم: میں کہوں، میں بتاؤں، میں سناؤں، میں بیان کروں (گفتن = کہنا، بتانا، سنانا، بیان کرنا) نتوان فاش گفتن: کھل کر نہیں کہا جاسکتا، نہیں بیان کیا جاسکتا (نتواں گفتن = نہیں کہا جاسکتا، نہیں کہہ سکتے، بیان نہیں کرسکتے، توانستن = سکنا سے نتواں = نہ تواں فعل امکانی + گفتن = کہنا + فاش = کھل کر، کھلم کھلا، آشکارا، ظاہر) مرنج: تو رنجیدہ، ناراض، خفا نہ ہو (رنجیدن = آزردہ ہونا، ناراض ہونا) از من: مجھ سے (از + من = مجھ) بے مہری تو: تیری بے مہری سے، تیری سرد مہری کی وجہ سے (از = سے، وجہ سے + بے مہری = مہر یعنی محبت کا نہ ہونا، سرد مہری، رکھائی، بے التفاتی = بے = علامت نفی + مہر = محبت + ی = کلمہ نسبت + تو = تیری) بنا کردم: میں نے تعمیر کیا (بنا کردن = تعمیر کرنا، بنیاد ڈالنا) دیر کہن: پرانا بت خانہ (دیر = بت خانہ + کہن = پرانا).

(اے خدا) میں دین اور وطن کا قصہ کیا بیان کروں
کیونکہ اس مسئلے کو کھل کر بیان نہیں کیا جاسکتا
تو مجھ سے خفا نہ ہو کیونکہ تیری (ہی) سرد مہری کی وجہ سے
میں نے وہی پرانا بت خانہ تعمیر کرلیا (وطنیت کا وہی قدیم تصور اپنا لیا)

مسلمانے کہ در بند فرنگ است
دلش در دست او آسان نیاید
زسیمائے کہ سودم بر در غیر
سجود بوذرؓ و سلمانؓ نیاید

لغت : مسلمانے: وہ مسلمان (مسلمان + ے = یائے موصل، وہ) در بند فرنگ: فرنگ کی قید میں، طلسم افرنگ کا اسیر، مغربیت کا پرستار، مغربی تہذیب کا دلدادہ (در = میں + بند = قید + فرنگ = فرنگستان، یورپ، مغرب) دلش: اس کا دل، اس کا اپنا دل (دل + ش = اس کا) در دست او: اس کے ہاتھ میں، اس کے قبضے یا اختیار میں (در = میں + دست = ہاتھ + او = اس، اس کے) نیاید: نہیں آتا (آمدن = آنا) زسیمائے: اس پیشانی سے (ز = از = سے + سیما =

پیشانی، ماتھا، جبیں + ے = یائے موصل = اس) سودم: میں نے گھسائی، میں نے رگڑی (سودن = گھسنا، گھسانا، رگڑنا) بر در غیر: غیر کے دروازے پر (بر = پر + در = دروازہ، چوکھٹ، آستان، آستانہ، دہلیز + غیر = غیر اللہ، ماسوا اللہ) سجود بوذرؓ و سلمانؓ: بوذرؓ و سلمانؓ کا سجدہ: ابوذرؓ اور سلمانؓ جیسا سجدہ (سجود = سجدہ، سجدہ کی جمع مگر بسور واحد مستعمل + بوذرؓ = صحابی رسولؐ حضرت ابوذرؓ غفاری جو فقر و درویشی میں مشہور ہیں + و = اور + سلمانؓ = حضرت سلمانؓ فارسی، مشہور صحابی رسولؐ جو ایران کے رہنے والے تھے۔

وہ مسلمان جو مغرب (مغربی تہذیب) کا اسیر ہے
اس کا (اپنا) دل آسانی سے اس کے ساتھ نہیں آتا (اس کے قابو میں نہیں رہتا)
اس پیشانی سے، جو میں نے غیر اللہ کی چوکھٹ پر رگڑی
ابوذر غفاریؓ اور سلمانؓ فارسی کا سا سجدہ ممکن نہیں

نخواہم ایں جہان و آں جہاں را
مرا ایں بس کہ دانم رمز جاں را
سجودے دہ کہ از سوز و سرورش
بوجد آرم زمین و آسماں را

لغت : نخواہم: میں نہیں چاہتا (خواستن = چاہنا) این جہان: اس دنیا، یہ دنیا۔ آں جہان: اس دنیا، وہ دنیا، اگلا جہان۔ مرا: مجھ کو، مجھے (مرا = من = مجھ = را = کو) بس: کافی، کافی ہے۔ دانم: میں جان لوں، میں جانتا ہوں رمز جاں: جان کی رمز، زندگی کا راز، راز حیات (رمز = راز، بھید + جان = روح، زندگی) سجودے: وہ سجدہ۔ دہ: تودے، تو عطا کر (دادن = دینا، عطا کرنا) از سوز و سرورش: اس کے (جس کے) سوز اور سرور سے، جس کی گرمی اور لذت سے (از = سے + سوز = جلنے کی کیفیت = سوختن = جلنا = سوز و گداز، گرمی، تپش + و = اور + سرور = کیف و سرور، نشہ، مستی، سرمستی + ش = اس کا، اس کے) بوجد: وجد میں (بہ = میں + وجد = مستی میں جھومنا) آرم: میں لاؤں (آوردن =

لانا) زمین و آسمان: زمین اور آسماں، پوری کائنات (زمین = و = اور + آسمان)
(اے خدا) مجھے نہ اس جہان کی خواہش ہے اور نہ اس جہان کی
میرے لیے یہی کافی ہے کہ میں روح کی رمز کو (زندگی کے راز کو) جان لوں
(مجھے) وہ سجدہ عطا کر جس کے سوز (و گداز) اور سرور (و کیف) سے
میں زمین اور آسمان کو (پوری کائنات کو) وجد میں لے آؤں

چہ می خواہی ازیں مرد تن آسابے
بہر بادے کہ آمد رفتم از جاے
سحر جاوید را در سجدہ دیدم
بہ صبحش چہرۂ شام بیارائے

لغت : چہ: کیا۔ می خواہی: تو چاہتا ہے (خواستن = چاہنا، مانگنا) ازیں مرد تن آسابے: اس تن آسان شخص سے، مجھ جیسے آرام طلب انسان سے (ازیں = ازایں = از = سے + ایں = اس + مرد = شخص = تن آسا = جسم کو آسودہ یا آرام میں رکھنے والا، تن آسان، آسائش پسند، آرام طلب، سہل انگار = تن = جسم + آسا = آسودہ رکھنے والا، آسودن = آرام پانا سے لاحقہ فاعل) بہر بادے: ہر اس ہوا سے (بہر = بہ ہر = بہ = سے + ہر + باد = ہوا = ے = یائے موصول = اس) آمد: آئی، چلی (آمدن = آنا) رفتم: میں گیا، میں ہل گیا (رفتن = جانا) از جاے: جگہ سے، اپنی جگہ سے، یعنی میں اپنے پاؤں پر کھڑا نہ رہ سکا، ڈگمگا گیا، مغرب کے لادینی افکار اور مادی نظریات نے میرے دینی معتقدات کو متزلزل کر دیا (از جا رفتن = اپنی جگہ سے ہل جانا) سحر: صبح، صبح کے وقت۔ جاوید را: جاوید کو، اپنے بیٹے جاوید اقبال کو (جاوید = علامہ اقبال کا بیٹا جاوید اقبال + را = کو) در سجدہ: سجدے میں، نماز کی حالت میں (در = میں + سجدہ = نماز میں زمین پر پیشانی رکھنے کی حالت) دیدم: میں نے دیکھا (دیدن = دیکھنا) بہ صبحش: اس کی صبح سے، اس کی ایسی مبارک صبح سے، اس کی جوانی کی برکت سے (بہ = سے، بدولت، طفیل + صبح + ش = اس کی) چہرۂ شام: میری شام کا چہرہ، میرے بڑھاپے کا چہرہ (چہرہ = صورت، منہ، رخ + شام + م = میری) بیارائے: تو

آراستہ کردے، تو سجادے (آراستن = آراستہ کرنا، سجانا)
(اے خدا!) تو اس (مجھ) سہل انگار شخص سے کیا چاہتا ہے؟
میں تو ہر چلنے والی ہوا سے اپنی جگہ سے ہل گیا
میں نے صبح (اپنے بیٹے) جاوید کو سجدے میں (نماز پڑھتے) دیکھا
تو اس کی صبح سے میری شام کا چہرہ آراستہ کردے (اس کی پاکیزہ جوانی میرے لیے بڑھاپے میں روحانی تقویت کا باعث بن جائے)

بہ آں قوم از تو می خواہم کشادے
فقیہش بے یقینے، کم سوادے
بسے نادیدنی را دیدہ ام من
مرا اے کاشکے مادر نزادے

لغت : بہ آں قوم: اس قوم کے لیے، ایسی قوم کے لیے (بہ = لیے، واسطے + آں = اس + قوم = ملت) از تو: تجھ سے (از = سے + تو = تجھ) می خواہم: میں چاہتا ہوں، میں مانگتا ہوں (خواستن = چاہنا، طلب کرنا) کشادے: کشادگی، کشود، کشائش، فراخی، کامیابی، ترقی اور سربلندی، مشکلات اور مسائل کا حل، معاشی اور سیاسی پریشانیوں کا مداوا (کشادن = کھولنا) فقیہش: جس کا فقیہہ، جس کا عالم دین، جس کا مذہبی رہنما (فقیہہ = فقہ کا عالم، مذہبی قانون اور دینی اور شرعی امور کا ماہر + ش = اس کا، جس کا) بے یقینے: بے یقین ہے، ذوق یقیں سے محروم ہے، جس کی قوت ایمانی کمزور ہے (بے = علامت نفی، بغیر + یقیں = ایمان، اعتماد + ے = زائد) کم سوادے: کم سواد ہے: جاہل اور بے علم ہے، نالائق ہے، ذہنی صلاحیت اور استعداد سے عاری ہے (کم = تھوڑا، تھوڑی + سواد = ذہن، ملکہ، استعداد، صلاحیت، لیاقت، قابلیت + ے زائد) بسے: بہت، بہت سی۔ نادیدنی: ناقابل دید چیزیں، نہ دیکھنے کے لائق باتیں، ایسی باتیں جن کا دیکھنا ناگوار گزرے (نا = نہ + دیدنی = دیکھنے کے لائق = دیدن = دیکھنا + ی = یائے لیاقت) دیدہ ام من: میں نے دیکھا ہے۔ مرا: مجھ کو، مجھے۔ اے کاشکے: اے کاش، ہائے افسوس، کیا ہی اچھا ہوتا۔ نزادے: نہ جنتی، جنم نہ

دیتی (زادن = جننا، جنم دینا)

(اے خدا) میں تجھ سے اس قوم کے لیے کشائش چاہتا ہوں (طلب کرتا ہوں) جس کا فقیہہ (طبقہ علما) بے یقین اور کم سواد ہے (ایمانی قوت اور ذہنی صلاحیت سے محروم ہے)

میں نے بہت سی نادیدنی باتیں دیکھی ہیں

اے کاش مجھے (میری) ماں جنم نہ دیتی (میں پیدا نہ ہوتا)

نگاہ تو عتاب آلود تاچند
بتان حاضر و موجود تا چند
دریں بتخانہ اولاد براہیمؑ
نمک پروردۂ نمرود تاچند

لغت : نگاہ تو: تیرہ نگاہ، تیری نظر (نگاہ = نظر + تو = تیری) عتاب آلود: قہر آلود، غصے اور قہر سے بھری ہوئی، غضبناک، خشمناک، خشم آگیں (عتاب = غصہ، قہر، غضب، خفگی + آلود = آلودہ، بھری ہوئی، لتھڑی ہوئی، بھرا ہوا، لتھڑا ہوا، آلودن = آلودہ ہونا، لتھڑنا) تاچند: کب تک، کتنی دیر تک (تا = تک + چند = کب، کتنا، کتنی) بتان حاضر و موجود: حاضر اور موجود بت، دور حاضر کے بت، معبودان باطل، وہ مقتدر افراد و اشخاص جو عوام کے ذہنوں پر چھائے ہوئے ہیں اور عامتہ الناس اپنے مفادات کے لیے بتوں کی طرح جن کی پرستش کرتے ہیں (بتاں = بت کی جمع = بت + اں = علامت جمع + حاضر = جو سامنے ہو + و = اور + موجود = حاضر) دریں بتخانہ: اس بت خانے میں، اس دنیا میں، اس مادہ پرست دنیا میں (دریں = درایں = در = میں + ایں = اس + بت خانہ = بتوں کا گھر، بت کدہ = بت + خانہ = گھر) مراد یہ دنیا جہاں مقتدر اشخاص کی بتوں کی طرح پوجا کی جاتی ہے۔ اولاد براہیمؑ: حضرت ابراہیمؑ کی اولاد، ملت ابراہیمیؑ، امت مسلمہ، ملت اسلامیہ مراد مسلمان (اولاد = ولد کی جمع، بیٹے، نسل + ابراہیمؑ = مشہور پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام) نمک پروردۂ نمرود: نمرود کا نمک کھا کر پلی ہوئی یا پلنے والی، نمرود کی نمک خوار، عصر حاضر کے نمرودوں یعنی

مغرب کے استعماری اور استبدادی حکومتوں کی مالی امداد پر جینے والے مسلمان ممالک (نمک، خوراک، امداد + پرورده = پالا ہوا، پالے ہوئے، پالی ہوئی، پروردن = پالنا، پرورش کرنا + نمرود = بابل کا مشہور بادشاہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تھا۔

(اے خدا) تیری نگاہ کب تک قہر آلود (رہے گی)
حاضر اور موجود بت کب تک (پجتے رہیں گے)
اس بت کدے (دنیا) میں حضرت ابراہیمؑ کی اولاد
کب تک نمرود کا نمک کھا کر پلتی رہے گی (مسلمان کب تک مغرب کی استعماری طاقتوں کے سہارے زندہ رہیں گے)

سرود رفتہ باز آید کہ ناید؟
نسیمے از حجاز آید کہ ناید؟
سر آمد روزگار ایں فقیرے
دگر دانائے راز آید کہ ناید؟

لغت : سرود رفتہ: ماضی کا (گزرا ہوا) ترانہ، گزری ہوئی مستانہ کیفیت مراد مسلمانوں کی عظمت رفتہ اور گذشتہ شان و شوکت (سرود = ترانہ + رفتہ = گیا ہوا، گزرا ہوا، گئے دور کا، رفتن = جانا) باز آید: واپس آئے، لوٹ کر آئے (باز آمدن = واپس آنا) ناید: نہ آئے (ناید ۔ نہ آید، آمدن = آنا) نسیمے: کوئی نسیم، کوئی ہلکی ٹھنڈی ہوا (نسیم + ہوا = کوئی) از حجاز: حجاز سے، عرب سے، دیار حبیبؐ سے (از = سے + حجاز = عرب کا وہ خطہ جس میں مکہ مکرمہ مدینہ منورہ اور طائف واقع ہیں) سر آمد: پورا ہو گیا، ختم ہو گیا تمام ہو گیا، گزر گیا (سر آمدن = پورا یا ختم ہو جانا) روزگار این فقیرے: اس فقیر کا زمانہ، اس درویش کا دور حیات، اس فقیر کی زندگی (روزگار = زمانہ، دور، عہد + ایں = اس + فقیر = درویش، فقیرانہ طبیعت رکھنے والا انسان، درویش طبع، فقر و فاقہ کی زندگی پر مطمئن اور مال و متاع دنیا سے بے نیاز شخص + ے = زائد) دانائے راز: راز جاننے والا، رازداں، محرم راز، سر حقیقت سے آگاہ (دانا = جاننے والا آگاہ،

واقف، دانستن = جاننا سے اسم فاعل + ے = حرف اضافت + راز = بھید، پوشیدہ بات، چھپی ہوئی حقیقت)

(کیا معلوم) ماضی کا (گزرا ہوا) ترانہ پھر سے چھڑے یا نہ چھڑے (ملت اسلامیہ کی عظمت رفتہ کا دور واپس آئے یا نہ آئے)

حجاز (دیار عرب) سے باد نسیم (کا کوئی جھونکا) آئے یا نہ آئے

اس فقیر (یعنی اقبال) کا دور بیت گیا

(اب) کوئی دسرا دانائے راز آئے یا نہ آئے

اگر می آید آں دانائے رازے
بدہ اورا نوائے دل گدازے
ضمیر امتاں را می کند پاک
کلیمے یا حکیمے نے نوازے

لغت : می آید: آتا ہے، آجاتا ہے، آجائے۔ نوائے دل گدازے: کوئی دل گداز نوا، دل کو گداختہ (گداز) کرنے والا نغمہ، دل کو پگھلا دینے والی آواز، پرسوز اور پر تاثیر لہجہ، دل میں سوز و گداز اور رقت پیدا کرنے والی شاعری (نوا = صدا، آواز، نغمہ، راگ + اے = حرف اضافت + دل گداز = دل کو پگھلا دینے والی، والا = دل + گداز = پگھلانے والی، گداختن = پگھلانا سے لاحقہ فاعل + ے = ایک) ضمیر امتاں را: امتوں کے ضمیر کو، قوموں کے دل کو (ضمیر = دل، باطن + امتاں = امت کی جمع = اقوام، ملل = امت = قوم، ملت + اں = علامت جمع + را) می کند: کرتا ہے (کردن = کرنا) کلیمے: ایک کلیم، کوئی زبردست روحانی شخصیت جو صاحب قوت و اقتدار بھی ہو (کلیم = کلام کرنے والا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب جو کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتے تھے اور ہاتھ میں عصا رکھتے تھے، یہ عصا ان کی قوت کا مظہر تھا + ے = ایک، کوئی) حکیمے نے نوازے: کوئی نے نواز حکیم، کوئی بانسری بجانے والا مرد دانا، پر درد اور شیریں لہجے میں بات کرنے والا مفکر، قرآنی حقائق و معارف بیان کرنے والا شاعر (حکیم = صاحب حکمت، انسان، دانا، فلسفی، مفکر + ے = ایک، کوئی +

نے = بانسری + نواز = بجانے والا' نواختن = بجانا سے لاحقہ فاعل + ے = زائد)

(اے خدا) اگر وہ دانائے راز آجاتا ہے
تو تو اسے دلوں کو پگھلا دینے والی آواز عطا کر
کوئی کلیم یا کوئی نے نواز حکیم ہی قوموں کے ضمیر کو پاک کرتا ہے (کر سکتا ہے)
(کوئی مرد حق اور صاحب دل مفکر ہی کسی قوم کی اصلاح کر سکتا ہے

متاع من دل درد آشنائے است
نصیب من فغان نارسائے است
بخاک مرقد من لالہ خوشتر
کہ ہم خاموش وہم خونیں نوائے است

لغت : متاع من: میری متاع' میرا سرمایہ' میری دولت' میری پونجی' میرا ساز و سامان (متاع = سرمایہ' دولت' سامان + من = میرا' میری) دل درد آشنائے: ایک درد آشنا دل' ایک دل درد مند' ایک درد بھرا دل (دل + درد آشنا = درد سے آشنائی رکھنے والا' درد کا واقف' درد مند = درد + آشنا = واقف + ے = ایک) نصیب من: میرا نصیب' میرا مقدر' میرا حصہ' میری قسمت میں (نصیب = قسمت' مقدر + من = میرا' میری) فغان نارسائے: ایک نہ پہنچنے والی فریاد' ایک بے اثر فریاد (فغاں = فریاد' نالہ + نارسا = نہ پہنچنے والی' بے اثر' نا = علامت نفی + رسا = پہنچنے والی = رسیدن = پہنچنا سے لاحقہ فاعل + ئے = ایک) بخاک مرقد من: میرے مرقد کی خاک پر' میری قبر پر (بخاک = بہ = پر + خاک = مٹی + مرقد = قبر' تربت + من = میرے' میری' میرا) ہم: بھی۔ خونیں نوائے: خون میں ڈوبے ہوئے نغمے گانے والا' درد انگیز راگ الاپنے والا' جس کی درد انگیز آواز سے دل خون ہو جائے (خونیں = خون = لہو + یں = لاحقہ نسبت = خون سے منسوب = خون آلود + نوا = آواز + ے = زائد)

میرا کل سرمایہ ایک درد آشنا دل ہے
ایک بے تاثیر فریاد میرا مقدر ہے

میری قبر پر (چڑھانے کے لیے) گل لالہ ہی زیادہ مناسب ہے
کیونکہ وہ خاموش بھی ہے اور خونیں نوا بھی

دل از دست کسے بردن نداند
غم اندر سینہ پروردن نداند
دم خود را دمیدی اندر آں خاک
کہ غیر از خوردن و مردن نداند

لغت : ازدست کسے: کسی کے ہاتھ سے، کسی سے (از = سے + دست = ہاتھ + کسے = کسی) بردن: لے جانا۔ نداند: نہیں جانتا (دانستن = جاننا) پروردن: پالنا۔ دم خودرا: اپنے دم کو، اپنی روح کو (دم = پھونک، سانس، روح + خود = اپنا، اپنی، اپنے + را = کو) دمیدی: تو نے پھونکا، تو نے پھونکی (دمیدن = پھونکنا) اندر آں خاک: اس خاک کے اندر، اس مٹی میں، خاک کے اس پتلے (انسان) میں (اندر = میں + آں = اس + خاک + مٹی) غیراز خوردن و مردن: کھانے اور مرجانے کے سوا، محض کھانے پینے اور زندگی کے دن پورے کرنے کے علاوہ (غیر = بغیر، علاوہ، سوا + از = سے، کے + خوردن = کھانا، پینا، پیٹ پوجا کرنا + و = اور + مردن = مرنا، مرجانا، بے مقصد زندگی گزار کر دنیا سے چلے جانا)

(یہ انسان) کسی کے ہاتھ سے دل لینا (کسی کا دل جیتنا) نہیں جانتا
(اپنے) سینے میں غم کو پالنا نہیں جانتا (کسی کا غم خوار نہیں بنتا
(اے خدا) تو نے اپنی روح اس خاک میں (خاک کے اس پتلے میں) پھونکی (ہے)
جو کھانے (پینے) اور مرجانے کے سوا کچھ نہیں جانتا (بس کھانے کمانے ہی کو زندگی کا مقصد سمجھتا ہے)

دل ما از کنار ما رمیدہ
بصورت ماندہ و معنی ندیدہ
زما آں راندہ درگاہ خوشتر
حق او را دیدہ و ما را شنیدہ

لغت : دل ما: ہمارا دل (دل + ما = ہمارا) از کنار ما: ہمارے پہلو سے (از: سے + کنار = پہلو، بغل، گود + ما = ہمارا، ہمارے، ہماری) رمیدہ: بھاگ گیا ہے رمیدن = رم کرنا، بھاگنا) بصورت: صورت، میں، صورت پر، ظاہر پر، شکل و صورت) ماندہ: رکا ہوا، ٹھہرا ہوا، اٹکا ہوا (ماندن = رہنا، رہ جانا، ٹھہرنا) معنی: حقیقت، حسن باطن، باطنی کمال۔ ندیدہ: اس نے نہیں دیکھی ہے، نہیں دیکھا ہے (دیدن = دیکھنا) زما: ہم سے (ز = از + ما = ہم) راندۂ درگاہ: درگاہ سے نکالا ہوا، بارگاہ خداوندی کا دھتکارا ہوا، مراد شیطان (راندہ = نکالا ہوا، دھتکارا ہوا، دور ہٹایا ہوا، ہانکا ہوا، رد کیا ہوا + درگاہ = بارگاہ، دربار، چوکھٹ، راندن = دھتکارنا، ہانکنا، رد کرنا، دور ہٹانا) اورا: اس کا، اس کے لیے (او = اس + را = کا، کے لیے) دیدہ: دیکھا ہوا (دیدن = دیکھنا) مارا: ہمارا، ہمارے لیے (ما = ہم + را) شنیدہ: سنا ہوا (شنیدن = سننا)

ہمارا دل ہمارے پہلو سے رم کر گیا ہے (ہمارا ساتھ چھوڑ گیا ہے)
(وہ) ظاہر (حسن ظاہر) میں اٹک گیا ہے، اس نے حقیقت (حسن باطن) کو نہیں دیکھا
ہم سے (تو) وہ راندۂ درگاہ (ابلیس) ہی زیادہ اچھا ہے
(کیونکہ) خدا اس کا دیکھا ہوا ہے اور ہمارا سنا ہوا ہے (اس نے خدا کو دیکھا ہے، ہم نے محض سنا ہے)

ندانند جبرئیل ایں ہائے وہو را
کہ نشناسد مقام جستجو را
مپرس از بندوہ بیچارۂ خویش
کہ داند نیش و نوش آرزو را

لغت : نداند: نہیں جانتا، نہیں سمجھتا (دانستن = جاننا) ہائے و ہو: ہاؤہو، شور و غوغا، نالہ و فریاد، ہنگامہ عشق، کشمکش حیات، جہد للبقا (ہائے = حسرت، افسوس، تکلیف یا شدت تاثر کے اظہار کے لیے مستعمل کلمہ + و = اور + ہو =

عالم مستی کی ہو حق، حالت شوق و مستی میں منہ سے نکلنے والی آواز) نشاسند: وہ نہیں پہچانتا، وہ نہیں سمجھتا (شناختن = پہچاننا) پرس: تو پوچھ (پرسیدن = پوچھنا) از بندۂ بیچارۂ خویش: اپنے بے بس اور مجبور بندے سے (از بندہ + بیچارہ = بے = علامت نفی، بغیر = چارہ = علاج، تدبیر = بے بس، لاچار، مجبور + خویش = اپنا، اپنے) داند: جانتا ہے۔ نیش و نوش آرزو: آرزو کا نوش و نیش، عشق کی تلخی اور شیرینی، راہ طلب میں پیش آنے والی ناکامیاں اور کامیابیاں، غم اور خوشیاں (نیش = ڈنک، دکھ، رنج، تلخی + و = اور + نوش = زہر کا اثر دور کرنے والی دوا، تریاق، شہد، مٹھاس، لذت، خوشی، راحت، سکھ، آرام + آرزو = تمنا، خواہش، مدعا، مقصد، طلب، چاہت، عشق۔

(اے خدا) جبرائیل (زندگی کی) اس ہاو ہو کو نہیں جانتا
کیونکہ وہ جستجو (اور طلب) کی حقیقت کو نہیں سمجھتا
تو اپنے (اس) بے بس اور مجبور بندے سے پوچھ
جو آرزو کی تلخی اور لذت کو جانتا ہے

شب این انجمن آراستم من
چو مہ از گردش خود کاستم من
حکایت از تغافل ہائے تو رفت
و لیکن از میاں برخاستم من

لغت : شب این انجمن: اس محفل کی رات، دنیا کا ویران اور تاریک ماحول (شب = رات + ایں = این، یہ + انجمن = محفل، بزم، مجلس مراد دنیا) آراستم: میں نے آراستہ کی، میں نے سجائی، بنائی سنواری (آراستن = آراستہ کرنا، سجانا) چو مہ: چاند کی طرح (چو = طرح، مانند، مثل + مہ = ماہ، مہتاب، چاند) از گردش خود: اپنی گردش سے، اپنا دور پورا کرنے پر، پیہم بر سر عمل رہنے اور مسلسل جدوجہد کرنے سے (از = سے، کی وجہ سے، کے نتیجے میں + گردش = چکر، دور یا دورہ، حرکت، چکر لگانے کی حالت، گردیدن = پھرنا، گھومنا، چکر لگانا، چکر کھانا، خود = اپنی کاستم من: میں گھٹ گیا (کاستن = گھٹنا، گھٹ جانا + من =

میں) از تغافل ہائے تو: تیری بے پروائیوں کی' تیری بے نیازیوں کے بارے میں (از + تغافل = جان بوجھ کر غفلت کرنا' بے پروائی کرنا' بے نیاز ہونا + ہا = جمع کی علامت + تو = تیری) رفت: چلی' ہوئی' چھڑی (رفتن = جانا' چلنا' چھڑنا) ازمیاں: درمیان سے' بیچ میں سے' بھری محفل سے (از + میاں = درمیاں' بیچ) برخاستم من: میں اٹھا' میں اٹھ گیا (برخاستن = اٹھنا' اٹھ جانا + من)

میں نے اس بزم (بزم ہستی) کی رات کو سجا دیا (اس کی آب و تاب بڑھائی)
میں چاند کی طرح اپنی گردش سے (گردش کرتے) گھٹ گیا
(اے خدا!) تیری بے نیازیوں کی بات چھڑ گئی (کا تذکرہ شروع ہو گیا)
مگر میں درمیان سے اٹھ گیا (بھری محفل سے نکل آیا)

چنیں دور آسماں کم دیدہ باشد
کہ جبریل امیں را دل خراشد
چہ خوش دیرے بنا کردند آنجا
پرستد مومن و کافر تراشد

لغت : چنین: ایسا' اس طرح کا' اس قسم کا' اس نوع کا۔ دور: دوراں' زمانہ' عہد۔ دیدہ باشد: دیکھا ہو گا۔ خراشد: چھیلتا ہے' زخمی ہے (خراشیدن = چھیلنا' زخمی کرنا) چہ: کیا' کیسا' کتنا' کس قدر۔ خوش: اچھا' عمدہ' دلکش' خوش نما۔ دیرے: ایک یا کوئی یا خاص بت خانہ' بت کدہ' مراد ہے یورپ کا تصور وطنیت' علامہ کے نزدیک وطن ایک بت ہے جو تہذیب نوی کا تراشیدہ ہے۔ بنا کردند: انہوں نے تعمیر کیا یا بنایا (بنا کردن = بنیاد رکھنا' تعمیر کرنا' بنانا) آنجا: اس جگہ' وہاں (آنجا = آں جا = آں = اس + جا = جگہ) پرستد: پرستش کرتا ہے' پوجتا ہے (پرستیدن = پرستش کرنا' پوجنا' پوجا کرنا۔ تراشد: تراشتا ہے' گھڑتا ہے' بناتا ہے (تراشیدن = تراشنا' گھڑنا' بنانا)

آسمان نے ایسا دور کم ہی دیکھا ہو گا
جو جبریلؑ امین کا بھی دل زخمی کر دیتا ہے
لوگوں (اہل مغرب) وہاں (مغرب میں) کیسا خوش نما بت خانہ تعمیر کیا (ہے)

(کہ) کافر (بت) تراشتا ہے اور مومن (اس کی) پرستش کرتا ہے

عطا کن شور رومی، سوز خسرو
عطا کن صدق و اخلاص سنائی
چناں با بندگی درساختم من
نہ گیرم گر مرا بخشی خدائی

لغت : عطا کن: تو عطا کر، تو بخش (کردن = کرنا) شور رومی: رومی کا شور، مولانا روم والی شوریدگی، آشفتہ سری، جذب و مستی + رومی = مولانا روم، مشہور صوفی شاعر، مثنوی معنوی کے مصنف اور علامہ اقبال کے روحانی مرشد) سوز خسرو: خسرو کا سوز، امیر خسرو جیسا سوز و گداز، اور تڑپ (سوز = سوختن = جلنا سے، جلنے کی کیفیت، تپش، جلن، سوز و گداز، عشق کی گرمی اور حرارت + خسرو = فارسی کے مشہور شاعر امیر خسرو دہلوی جو طوطی ہند کے لقب سے مشہور ہیں) صدق و اخلاص سنائی: سنائی کا صدق اور اخلاص (صدق = سچ، سچائی، سچی محبت، سچا جذبہ، عشق صادق + و + اخلاص = خلوص، خلوص عمل، بے ریائی، محبت کا جذبہ خالص + سنائی = فارسی کے مشہور صوفی شاعر حکیم سنائی غزنوی) چناں: اس طرح، یوں، ایسا، ایسے، ایسی، اس حد تک (چناں = چوں آں = چوں = طرح، مانند + آں = اس یا اس) با بندگی: بندگی کے ساتھ (با = ساتھ، سے + بندگی = بندہ ہونا، عبدیت، عبودیت) درساختم من: میں نے ساز گاری (موافقت) پیدا کر لی، اپنے آپ کو عادی بنا لیا، مانوس ہو گیا (درساختن + موافقت کرنا، ساز گاری پیدا کرنا + من) نہ گیرم: میں نہ لوں، میں نہ قبول کروں، میں نہیں لوں گا، میں قبول نہ کروں گا (گرفتن = پکڑنا، لینا) بخشی: تو بخشے، تو عطا کرے (بخشیدن = بخشنا، عطا کرنا)

(اے خدا!) تو مجھے رومی کا جذبہ عشق اور خسرو کا سوز و گداز عطا کر
تو مجھے حکیم سنائی جیسا صدق اور خلوص عطا فرما
میں نے بندگی کے ساتھ اس حد تک موافقت پیدا کر لی ہے
کہ اگر تو مجھے خدائی (بھی) بخشے تو میں قبول نہ کروں (گا)

(ب بندگی دے کرنہ لوں شان خداوندی)

مسلماں فاقہ مست و ژندہ پوش است
ز کارش جبرئیل اندر خروش است
بیا نقش دگر ملت بریزیم
کہ ایں ملت جہاں را بار دوش است

لغت : ژندہ پوش: گدڑی پوش، چیتھڑے پہننے والا (ژندہ = چیتھڑا، پرانا کپڑا، گدڑی + پوش = پہننے والا، پوشیدن = پہنا۔ زکارش: اس کے کام سے، اس کا طرز عمل دیکھ کر (ز + کار = کام + ش = اس کا، اس کے) اندر خروش: خروش میں ہے، شور مچا رہا ہے، دہائی دے رہا ہے، فریاد کر رہا ہے (اندر + خروش = شور، غوغا، فریاد، فروشیدن = شور مچانا، فریاد کرنا + است) بیا: تو آ۔ نقش دگر ملت: دوسری ملت کا نقش، کسی اور قوم کا نقشہ یا خاکہ (نقش = نقشہ، صورت، ٹھپا، چھاپ، تصور + دگر = دوسری، دوسرا، اور + ملت) بریزیم: ہم ڈالیں، ہم بنائیں (ریختن = گرانا، ڈالنا، ڈھالنا، نقش ریختن = نقشہ یا خاکہ بنانا، ڈول ڈالنا، شکل دینا، تشکیل دینا) جہان را: جہان کے لیے، (جہان = جہاں، دنیا + را) باردوش: کندھے یا کندھوں کا بوجھ، وبال جان (بار = بوجھ + دوش = کندھا)

مسلمان فاقہ مست اور گدڑی پوش ہے
اس کے کام (طرز عمل) سے جبرائیل (بھی) دہائی دے رہا ہے
(اے خدا) آ، ہم کسی نئی قوم کی بنیاد رکھیں
کیونکہ یہ قوم (مسلمان) دنیا والوں کے کندھوں کا بوجھ (بن چکی) ہے

دگر ملت کہ کارے پیش گیرد
دگر ملت کہ نوش از نیش گیرد
نگردد با یکے عالم رضامند
دو عالم را بہ دوش خویش گیرد

لغت : کارے پیش گیرد: کام کو آگے بڑھائے، پیش رفت کرے، سبقت

اختیار کرے، کچھ کر کے دکھائے (کارے = کار = کار + ے = زائد = پیش = آگے + گیرد = لے جائے، بڑھائے، پیش گرفتن = آگے بڑھانا، سبقت لے جانا، اختیار کرنا) نوش: تریاق، شہد، مٹھاس، خوشی، راحت، سکھ۔ نیش: ڈنک، تلخی۔ دکھ، رنج، عقوبت۔ نگردد: نہ ہو (گریدن = ہونا) بایکے عالم: ایک دنیا کے ساتھ، ایک ہی جہان پر، ایک ہی دنیا کو حاصل کر کے (با = ساتھ، سے، پر + یکے = ایک + عالم = دنیا، جہان) دوش خویش: اپنے کندھے پر (بہ = پر + دوش = کندھا + خویش = اپنا، اپنے) گیرد: اٹھائے۔

وہ نئی قوم جو (اپنے) کام کو آگے بڑھائے
وہ نئی قوم جو رنج سے راحت حاصل کرے
وہ ایک ہی دنیا پر راضی (قانع) نہ ہو)
بلکہ دونوں جہانوں کو اپنے کندھوں پر اٹھالے (دونوں جہانوں کی ذمہ داریاں پوری کرے)

دگر قومے کہ ذکر لا الٰہش
بر آرد از دل شب صبح گاہش
شناسد منزلش را آفتابے
کہ ریگ کہکشاں روبد ز راہش

لغت : ذکر لا الٰہش: اس کا (جس کا) ذکر لا الٰہ، اس کا لا الٰہ کا ذکر، اس کا توحید پر پختہ ایمان اور عمل (ذکر = وظیفہ، ورد، یاد + لا الٰہ = (خدا کے سوا) کوئی معبود نہیں، عقیدۂ توحید + ش = اس کا) بر آرد: باہر لائے، نکالے (بر آوردن = باہر لانا، نکالنا) از دل شب: رات کے دل (سینے) سے، رات کی تاریکی میں سے۔ صبح گاہش = صبح کا وقت = صبح + گاہ = وقت + ش = اس کی) شناسد: پہچانے، پہچان لے (شناختن = پہچاننا، پہچان لینا) منزلش: اس کی منزل (ٹھکانے) کو (منزل = ٹھہرنے کی جگہ، ٹھکانا، مقام، مسکن، گھر + ش = اس کا، اس کی، اس کے + را = کو) ریگ کہکشاں: کہکشاں کی ریت، کہکشاں کا ریت کی طرح اڑتا ہوا روشن غبار (ریگ = ریت + کہکشاں = کاہ + کشاں = کاہ = گھاس + کشاں =

کشیدن = کھینچنا یا گھسیٹنا سے مشتق، آسمان پر رات کو جو سفید لمبا راستہ سا نظر آتا ہے جیسے زمین پر گھاس کا گٹھا گھسیٹنے سے بن جاتا ہے) روبد: صاف کرے (رفتن = صاف کرنا، جھاڑو دینا سے روبد جیسے خاکروب) زراہش: اس کی راہ سے، اس کے راستے سے (ز + راہش = اس کا راستہ = راہ = راستہ + ش = اس کا)

وہ نئی قوم جس کا لا الہ کا ذکر

رات کے دل میں سے اپنی صبح نکال لے (قوت توحید سے اپنی شب کو سحر کر لے)

سورج (بھی) اس کی منزل کو پہچان لے

تاکہ اس کے راستے سے کہکشاں کی ریت کو صاف کر دے

جہان تست دردست خسے چند

کسان او بہ بند ناکسے چند

ہنرور درمیان کارگاہاں

کشد خود را بہ عیش کر گسے چند

لغت : جہان تست: تیرا جہان ہے، تیری دنیا ہے، تیری دنیا کا نظام ہے (جہان = دنیا + تست = تو است = تو = تیرا + است = ہے) دردست خسے چند: چند کمینوں کے ہاتھ میں، کچھ خسیس لوگوں کے قبضے میں (در + دست = ہاتھ، قبضہ، اختیار، تصرف + خس = خسیس، نالائق، کمینہ، گھٹیا، بخیل، کنجوس + ے = زائد + چند = کچھ، گنتی کے) کسان او: اس (جہان) کے اہل افراد، اس جہان کے شریف لوگ (کسان = کس کی جمع = شریف لوگ، لائق اشخاص، اہل افراد + او = اس کے، مراد جہان۔ بہ بند ناکسے چند: چند نالائقوں کی قید میں، کچھ نا اہل اور گھٹیا افراد کے رحم و کرم پر ہیں (بہ = میں + بند = قید، قبضہ، بندھن، زنجیر یا بیڑی، پابندی + ناکس = نااہل، نالائق، ناقص، کمینہ، فرومایہ، کمینہ، ادنیٰ = نا = علامت نفی + کس = اہل اور شریف آدمی + ے = زائد + چند = محدودے چند، کچھ) ہنرور: ہنرمند، صاحب ہنر، صاحب فن، کاریگر، مزدور (ہنر = فن + ور = لائقہ صفت، رکھنے والا۔ کارگاہاں: کارگاہوں کے اندر، کارخانوں میں، فیکٹریوں

اور ملوں میں (درمیان = در + میان + کارگاہاں = کارگاہ کی جمع = کارگاہ = کام کرنے کی جگہ، کارخانہ + کار = کام + گاہ = جگہ + راں = علامت جمع) کشد: ہلاک کر دیتا ہے، مار ڈالتا ہے مراد محنت شاقہ سے اپنے آپ کو ہلکان کر لیتا ہے (کشتن = مار ڈالنا، ہلاک کر دینا، قتل کرنا) خود را: اپنے آپ کو (خود = اپنا + را) بہ عیش کرگسے چند: چند گدھوں کے عیش کے لیے، غریبوں کا خون چوسنے والے چند سرمایہ داروں کی خاطر جو گدھوں کی طرح انسانی گوشت کو نوچتے ہیں (بہ = لیے، واسطے + عیش + کرگس = گدھ، چیل، جیسا مشہور پرندہ جو مردہ جانوروں کا گوشت نوچتا ہے + ے = زائد + چند)

(اے خدا) تیری دنیا چند گھٹیا لوگوں کے قبضے میں ہے

اس دنیا کے اہل افراد نااہل اشخاص کی زیر دستی میں ہیں

اہل ہنر، کارخانوں، میں

چند گدھوں کے عیش و آرام کی خاطر اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا ہے

مریدے فاقہ مستے گفت با شیخ
کہ یزداں را زحال ما خبر نیست
بہ ما نزدیک تر از شہ رگ ماست
و لیکن از شکم نزدیک تر نیست

لغت : مریدے فاقہ مستے: ایک فاقہ مست مرید نے (مرید = ارادت مند و + فاقہ مست = فاقے میں مست رہنے والا، فقر و فاقہ کا شکار) باشیخ: شیخ سے، اپنے مرشد سے (با = ساتھ، سے + شیخ = شیخ طریقت، پیر، مرشد، روحانی پیشوا) یزداں: ایزد، خدا (قدیم ایرانی نیکی کے خدا کو یزداں اور بدی کے خدا کو اہرمن کہتے تھے) از حال ما: ہمارے حال سے، ہمارے حال کی (از + حال = حالت، احوال = ما = ہم، ہمارا، ہمارے، ہماری) بہ ما: ہم سے (بہ = سے + ما = ہم) از شہ رگ: ہماری شاہ رگ سے (از = سے + شہ، شاہ = بڑا، بڑی، اسم مکبر کی علامت + رگ = نس، ناڑی، وہ بڑی رگ جس کے کٹ جانے سے انسان مر جاتا ہے، حبل الورید + ما = ہم، ہماری)

ایک فاقہ مست مرید نے اپنے مرشد سے کہا
کہ خدا کو ہمارے حال کی (کوئی) خبر نہیں ہے
اگرچہ وہ ہم سے ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے
مگر وہ ہمارے پیٹ سے زیادہ قریب نہیں ہے (اسے ہمارے بھوکے پیٹ کا خیال نہیں)

دگرگوں کشور ہندوستان است
دگرگوں آن زمین و آسمان است
مجو از ما نماز پنجگانہ
غلاماں را صف آرائی گران است

لغت : دگرگوں: اور طرح، اور ہی طرح، دوسرے ہی رنگ میں، بدلا ہوا، متغیر، انقلاب سے دوچار (دگر = دوسرا، اور + گوں = رنگ، روش، طرز طرح) مجو: تو نہ ڈھونڈ، تو طلب نہ کر، تو امید نہ رکھ (جستن = ڈھونڈنا) صف آرائی: صفیں آراستہ کرنا، صف باندھنا، صف بندی کرنا (صف، قطار، نظم و ترتیب سے کھڑا ہونا + آرائی = آراستن = آراستہ کرنا۔ گران: بوجھل، بھاری، دوبھر، مشکل، ناگوار

ہندوستان کا ملک بدل گیا ہے
یہاں کے وہ زمین اور آسمان بھی بدل گئے ہیں (ملک ہند کی فضا بالکل تبدیل ہو چکی ہے)
(اے خدا) ہم سے پانچ وقت کی نماز (کی پابندی) کا مطالبہ نہ کر
کیونکہ غلاموں کے لیے صف بندی بوجھ ہے

ز محکومی مسلماں خود فروش است
گرفتار طلسم چشم و گوش است
ز محکومی رگاں درتن چناں سست
کہ ما را شرع و آئیں بار دوش است

لغت : ز محکومی: محکومی سے، غلامی کی وجہ سے، غلامی کے نتیجے میں (ز +

محکومی = محکم ہونا' غلامی) خود فروش: اپنے آپ کو بیچنے والا' اپنی عزت نفس کا سودا کرنے والا' لوگوں کے سامنے اپنی اور اپنے آباواجداد کی تعریف کرنے والا' غیرت اور حمیت سے محروم (خود = اپنا آپ' اپنی ذات اور ہستی + فروش = بیچنے والا = فروختن = بیچنا سے اسم فاعل کی علامت) طلسم چشم و گوش: آنکھ اور کان کے طلسم (جادو) میں گرفتار' جو اچھی بھلی آنکھیں اور کان رکھنے کے باوجود نہ کچھ دیکھ سکے اور نہ کچھ سن سکے' ہر بات کو دوسرے کے نقطہ نظر کے مطابق دیکھنے سنے والا' چشم بینا اور گوش شنوا سے عاری (گرفتار = اسیر' قیدی' مقید + طلسم = جادو + چشم = آنکھ + و + گوش = کان) شرع و آئین: شریعت اور قانون (شرع = شریعت' راستہ' سیدھا راستہ' خدا تک پہنچنے کا راستہ' دین + و + آئین = دستور' قانون' ضابطہ' طریقہ' قاعدہ)

مسلمان محکومی (غلامی) کی وجہ سے اپنے آپ کو (اپنی خودی کو) بیچ چکا ہے
وہ آنکھ اور کان کے طلسم میں گرفتار ہے (اس پر حاکم قوم کا جادو چل چکا ہے)
محکومی کی وجہ سے ہمارے جسم کی رگیں (کچھ) اس طرح ڈھیلی پڑ چکی ہیں
کہ ہمارے لیے (خدا کی) شریعت اور (اس کا) قانون بوجھ (بن چکا) ہے

یکے اندازہ کن سود و زیاں را
چو جنت جاودانی کن جہاں را
نمی بینی کہ ما خاکی نہاداں
چہ خوش آراستیم ایں خاکداں را

لغت : یکے: ایک' ایک بار' ذرا۔ اندازہ کن: اندازہ کر' اندازہ لگا (کردن کرنا' لگانا سے کند مضارع' کن امر) چو جنت: جنت کی طرح (چو = طرح' مانند' مثل + جنت = بہشت' فردوس' خلد) جاودانی: جاوداں رہنے والا' ہمیشہ رہنے والا' سدا باقی رہنے والا' غیر فانی' جسے فنا نہ ہو' دائم یا دائمی۔ نمی بینی: تو نہیں دیکھتا' کیا تو نہیں دیکھتا؟ (دیدن = دیکھنا) ماخاکی نہاداں: ہم خاکی نہادوں نے' ہم خاک سرشتوں نے: ہم خاکی پتلوں نے' ہم خاک سے پیدا ہونے والوں نے (ما = ہم + خاکی نہاداں = خاکی نہاد کی جمع' خاک سے پیدا ہونے والے' جن

کا خمیر خاک سے اٹھا ہو، خاک کے پتلے، نہاد بمعنی فطرت، ضمیر، سرشت، اصل) چہ: کیا، کیسا، کتنا، کس قدر۔ آراستیم: ہم نے آراستہ کیا، کیا ہے، ہم نے سجایا، سجایا ہے (آراستن = آراستہ کرنا، سجانا) خاکداں: عالم خاکی (خاک = خاک، مٹی + داں = جگہ، ظرف مکاں کی علامت مراد دنیا)

(اے خدا!) ذرا (ہمارے) نفع اور نقصان کا اندازہ لگا
اس جہان کو جنت کی طرح ہمیشہ رہنے والا (دائمی) بنا دے
(کیا) تو نہیں جانتا کہ ہم خاک زادوں (خاک کے پتلوں) نے
اس عالم خاکی کو کیا خوب سجایا (ہے)

تو می دانی حیات جاوداں چیست
نمی دانی مرگ ناگہاں چیست
ز اوقات تو یک دم کم نگردد
اگر من جاوداں باشم زیاں چیست؟

لغت : می دانی: تو جانتا ہے، تو سمجھتا ہے، تجھے معلوم ہے (دانستن = جاننا) چیست: کیا ہے۔ نمی دانی: تو نہیں جانتا (داشتن = جاننا) مرگ ناگہاں: ناگہانی موت، اچانک موت (مرگ = موت + ناگہاں = ناگہانی، اچانک) دم: لمحہ، پل، سانس۔ نگردد: نہیں ہوتا، نہیں ہوتا ہے، نہیں ہوگا (گردیدن = ہونا) باشم: میں رہوں (باشیدن = ہونا، رہنا)

(اے خدا!) تو جانتا ہے ہمیشہ کی زندگی کیا ہے
مگر تو یہ نہیں جانتا کہ ناگہانی موت کیا ہے؟
تیرے اوقات میں سے ایک لمحہ (بھی) کم نہیں ہوتا
اگر میں ہمیشہ (زندہ) رہوں تو (تیرا) کیا نقصان ہے

بہ پایاں چوں رسد ایں عالم پیر
شود بے پردہ ہر پوشیدہ تقدیر
مکن رسوا حضور خواجہؐ ما را
حساب من ز چشم او نہاں گیر

لغت : بہ پایاں: آخر تک، انجام کو، خاتمے تک (بہ = تک + پایاں = خاتمہ، اخیر، انجام، اختتام) رسد: پہنچے (رسیدن = پہنچنا، بپایاں رسیدن = انجام کو پہنچنا، ختم ہونا) شود: ہو، ہو جائے (شدن = ہونا) پوشیدہ: پنہاں، مستور، چھپی ہوئی (پوشیدن = چھپنا، چھپانا سے اسم مفعول) مکن: نہ کر (کردن = کرنا) حضور خواجہ: آقا کے حظور، خواجہ کونین کے سامنے (حضور = حاضری کی حالت، موجودگی، سامنے، روبرو + خواجہ = آقا، سردار مراد رسول اکرم) حساب من: میرا حساب، میرے اعمال کا حساب (حساب = محاسبہ، جائزہ، جانچ پڑتال + من = میرا) زچشم او: اس کی آنکھ (نظر سے)، اس کی نگاہ (نگاہوں سے (ز + چشم = آنکھ، نظر، نگاہ = او = اس)

(اے خدا!) جب یہ بوڑھا جہان اختتام کو پہنچے
(اور) ہر چھپی ہوئی تقدیر ظاہر ہو جائے
(اس وقت) ہمیں آقا کے سامنے ذلیل نہ کیجو
میرا حساب آپ کی نظر سے چھپا لیجو

بدن وا ماند و جانم در تگ و پوست
سوے شہرے کہ بطحا در رہ اوست
تو باش ایں جا و باخاصاں بیامیز
کہ من دارم ہوائے منزل دوست

لغت : واماند: تھک گیا، چلنے (آگے بڑھنے) سے معذور ہوگیا، پیچھے رہ گیا (واماندن = پیچھے رہ جانا، عاجز رہنا) جانم: میری جان، میری روح (جان = جان + م = میری) تگ پو: تگاپو، دوڑ دھوپ (تگ = دوڑ، جلدی جلدی چلنے کا عمل + اور + پو = دوڑنا (پوئیدن = دوڑنا) سوے شہرے: اس شہر کی طرف (سوئے = طرف، جانب، سمت + شہرے = اس شہر، وہ شہر) بطحا: مکہ مکرمہ۔ در رہ او: اس کی راہ میں، اس کے راستے میں (در = میں + رہ = راہ، راستہ + او = اس، اس کی، اس کے) این جا: اس جگہ، یہاں (ایں = اس، یہ + جا = جگہ) باخاصاں: خاصوں کے ساتھ، خاص بندوں کے ساتھ (با = ساتھ + خاصاں = خاص کی جمع،

خاص بندے، خدا کے خاص بندے، مقربین بارگاہ) بیامیز: مل، میل ملاپ کر (آمیختن = ملنا، میل ملاقات کرنا) من دارم: میں رکھتا ہوں (داشتن: رکھنا) ہوائے منزل دوست: دوست کی منزل کی خواہش (ہوا = خواہش، آرزو، طلب + منزل = ٹھکانا، گھر = دوست = دوست، حبیب، مراد رسول اکرمؐ)

میرا (کمزور) جسم (تھک کر) پیچھے رہ گیا (ہے) لیکن میری روح دوڑ دھوپ میں ہے (چل رہی ہے)

اس شہر (مدینہ) کی طرف کہ بطحا (مکہ) جس کے راستے میں پڑتا ہے

(اے خدا) تو یہاں ٹھہر اور اپنے خاص بدوں سے مل

کیونکہ میں (تو اپنے) دوست کی منزل (پر پہنچنے) کی آرزو رکھتا ہوں

حضور رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ اینجا

عزت بخاری

لغت : ادب گاہیست: ایک ادب گاہ ہے، ایک جائے ادب ہے، ادب کا ایک مقام ہے روضہ رسولؐ کی طرف اشارہ ہے۔ (ادب = ادب، احترام، عزت + گاہ = جگہ، ظرف مکاں کی علامت + است = ہے) نفس گم کردہ: سانس گم کر کے، سانس روک کر، دم سادھ کر، دم سادھے ہوئے (نفس گم کردن = سانس روکنا، دم سادھنا) می آید: آتا ہے (آمدن = آنا) جنید: مشہور صوفی بزرگ حضرت جنیدؒ بغدادی۔ بایزید: مشہور صوفی بزرگ بایزید بسطامی

(اس) آسمان کے نیچے ایک ادب گاہ عرش سے (بھی) زیادہ نازک ہے

یہاں جنید اور بایزیدؒ (بھی) دم سادھ کر آتے ہیں

حضور رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الا یا خیمگی خیمہ فروہل
کہ پیش آہنگ بیروں شد ز منزل
خرد از راندن محمل فروماند
زمام خویش دادم در کف دل

لغت : الایا: خبردار، خبردار ہو، اے فلاں آگہ ہو، کلمہ تنبیہ ہے۔ یا خیمگی: اے خیمہ نشیں، اے خیمے میں بیٹھنے والے، بیٹھے ہوئے (یا = اے، صرف ندا + خیمگی = خیمے میں بیٹھا ہوا، خیمہ نشیں) فروہل: چھوڑ دے (ہلیدن یا فرو ہلیدن = چھوڑ دینا) پیش آہنگ: رہنمائی کے لیے قافلے کے آگے آگے چلنے والا شخص، قافلے کا رہنما (پیش = آگے + آہنگ = قصد، ارلوہ) بیروں شد: باہر ہوا، باہر آگیا، باہر نکل آیا، باہر نکل چکا ہے (بیروں = باہر + شدن = ہونا، آنا) ز منزل: منزل سے، پڑاؤ سے (ز + منزل = منزل، پڑاؤ) از راندن محمل: محمل یعنی کجاوے کو ہانکنے یا چلانے سے، اس اونٹنی کو چلانے سے جس پر کجاوہ رکھا ہے (از + راندن = چلانا، ہانکنا + محمل، کجاوہ، اونٹ کی کاٹھی جس کے دونوں حصے پہلوؤں کی طرف لٹکتے ہیں) فروماند: عاجز آگئی، بے بس ہو گئی (فروماندن = عاجز یا بے بس ہو جانا) دادم: میں نے دی، میں نے دے دی (دادن = دینا، دے دینا، حوالے کر دینا)

اے خیمہ نشیں! خبردار (ہو جا) خیمہ چھوڑ دے
کیونکہ قافلے کا رہنما پڑاؤ سے باہر جا چکا ہے
عقل میرے کجاوے کو ہانکنے سے بے بس ہو گئی
(چنانچہ) میں نے اپنی عنان دل کے ہاتھ میں دے دی (ہے)

نگاہے داشتم بر جوہر دل
تپیدم، آرمیدم در بر دل
رمیدم از ہوائے قریہ و شہر
بباد دشت وکردم در دل

لغت : داشتم: میں نے رکھی (داشتن = رکھنا) بر جوہر دل: دل کے جوہر پر، دل کی قدر و قیمت پر، دل کی خاصیت، خوبی یا کمال پر (بر = پر + جوہر = خوبی، کمال، قدر و قیمت، خاصیت + دل = دل) تپیدم: میں تڑپا، میں بے قرار ہوا (تپیدن = تڑپنا، بے قرار یا بے چین ہونا) آرمیدم: میں نے آرام پایا، مجھے سکون ملا (آرمیدن = آرام پانا، سکون ملنا) در بر دل: دل کے پہلو میں، دل کے پاس، دل کی صحبت میں، دل کی آغوش میں (در = میں + بر = بغل، گود، پہلو، آغوش + دل = دل) رمیدم: میں بھاگ گیا (رمیدن = بھاگنا، وحشت زدہ ہو کر بھاگ جانا) بباد دشت: جنگل کی ہوا پر، جنگل کی ہوا کے لیے (بہ = پر، کے لیے + باد = ہوا + دشت = جنگل) واکردم: میں نے کھولا، میں نے کھول دیا (واکردن = واکرنا، کھولنا، کھول دینا)

میں نے (ہمیشہ) دل کے جوہر پر نظر رکھی
میں تڑپا (بے قرار ہوا) (آخر) میں نے دل کے پہلو میں آرام پایا
میں گاؤں اور شہر کی فضا سے بھاگ نکلا
اور میں نے اپنے دل کا دروازہ جنگل کی ہوا پر کھول دیا

ندانم دل شہید جلوۂ کیست
نصیب او قرار یک نفس نیست
بصحرا بردمش افسردہ تر گشت
کنار آبجوے زار بگریست

لغت : ندانم: میں نہیں جانتا، مجھے معلوم نہیں (دانستن = جاننا) کیست: کس کا ہے۔ نصیب او: اس کا نصیب، اس کے نصیب میں، اس کی قیمت میں (نصیب = نصیبہ، حصہ، قسمت، مقدر + او = اس، اس کے، وہ) بردمش: میں اسے لے گیا (بردم = میں لے گیا + ش = اس کو، بردن = لے جانا) گشت: ہو گیا (گشتن = ہونا، ہو جانا) کنار آبجوے: نہر کے کنارے (کنار = کنارہ + آبجو = پانی کی نہر، آب = پانی + جو = نہر، ندی) زار بگریست: زار زار رویا، بہت رویا (زار گریستن = زار زار ہونا، زار و قطار رونا، بہت رونا)

میں نہیں جانتا (میرا) دل کس کے جلوے (حسن) پر فدا ہے
(کہ) اس کے نصیب میں ایک لمحے کا بھی قرار نہیں
میں اسے جنگل میں لے گیا (مگر) وہ (پہلے سے) زیادہ افسردہ ہو گیا
(اور) نہر کے کنارے زار زار رویا

مپرس از کاروان جلوہ مستاں
ز اسباب جہاں برکندہ دستاں
بجان شاں ز آواز جرس شور
چو از موج نسیمے در نیستاں

لغت : مپرس: نہ پوچھ (پرسیدن = پوچھنا) کاروان جلوہ مستان: جلوہ مستوں کا کارواں، جلوے میں مست رہنے والوں (مستان جمال) کا قافلہ، عاشقوں کا قافلہ (کارواں = قافلہ، گروہ + جلوہ = تجلی، نور، روشنی، ظہور + مستان + مست کی جمع، مست رہنے والے، محو مراد عشاق) ز اسباب: دنیا کے اسباب سے، دنیوی سرو سامان سے، مادی علائق سے (ز + اسباب = سبب کی جمع، ذرائع، وسائل، سامان + جہاں = دنیا) برکندہ دستاں: کسی چیز سے ہاتھ اٹھا ہوئے، ترک کئے ہوئے، کنارہ کش، بے تعلق (برکندہ دستاں = برکندہ دست کی جمع، دست برکندن = ہاتھ اٹھا لینا، قطع تعلق کرنا، چھوڑ دینا، ترک کرنا) بجان شاں: ان کی جان میں، ان کی روح، میں دل میں (بہ = میں + جان = روح، قلب، دل + شاں = ایشان، ان کے، ان کی، ان، وہ) جرس: گھنٹی، گھنٹا جو قافلے والے کوچ کے وقت بجاتے ہیں، درا۔ چو: جس طرح، جیسے، جیسا، جیسا کہ، کلمہ تشبیہ۔ از موج نسیمے: نسیم کی موج سے، باد نسیم کے جھونکے سے (از = سے + موج = لہر، جھونکا + نسیم = صبح کی ہلکی ٹھنڈی ہوا) در نیستاں: نیستاں میں، نرسل یا بانس کے جنگل میں (در + نیستاں = نے = بانس، نرسل، نرکل، سرکنڈا + ستاں = جگہ، ظرف مکاں کا لاحقہ)

مستان جمال کے قافلے کا حال نہ پوچھ
جو دنیوی اسباب سے ہاتھ اٹھا چکے ہیں

گھنٹی کی آواز سے ان کی روح میں ہیجان (پیدا ہو جاتا) ہے
جس طرح صبح کی خوشگوار ہوا کے جھونکے نرسل کے جنگل میں شور مچ جاتا ہے

بایں پیری رہ یثرب گرفتم
نواخواں از سرور عاشقانہ
چوآں مرغے کہ در صحرا سر شام
کشاید پر بہ فکر آشیانہ

لغت : بایں پیری: اس عالم پیری میں، اس بڑھاپے میں (بہ = میں + ایں = اس، یہ + پیری = بڑھاپا) رہ یثرب: یثرب کی راہ، مدینے کا راستہ (رہ = راہ، راستہ + یثرب = مدینہ منورہ کا قدیم نام) گرفتم: میں نے پکڑی، پکڑا میں نے لی، لیا، اختیار کی، اختیار کیا (گرفتن = پکڑنا، لینا، اختیار کرنا) نواخواں: نواخوانی کرتے ہوئے، نغمہ خوانی کرتے ہوئے، گاتے ہوئے (نوا = نغمہ، آواز، راگ، صدا، سر + خواں = گانے والا، گاتا ہوا = خواندن = پڑھنا، گانا، الاپنا، سر نکالنا) چوآں مرغے: اس پرندے کی طرح (چو = طرح، مانند، مثل + آں = اس، وہ + مرغ = پرندہ) کشاید: کھولے، کھول دے، کھولتا ہے، کھول دیتا ہے (کشادن = کھولنا)

میں نے اس بڑھاپے میں یثرب (مدینہ) کی راہ اختیار کی
عاشقوں جیسی مستی کی کیفیت میں گاتے ہوئے
اس پرندے کی طرح جو صحرا میں شام ہوتے ہی
(اپنے) آشیانے کی فکر میں اڑنے کے لیے پر کھولتا ہے۔

گناہ عشق و مستی عام کردند
دلیل پختگاں را خام کردند
بآہنگ حجازی می سرایم
نختیں بادہ کاندر جام کردند

لغت : کردند: انہوں نے (عاشقوں نے) کیا، (کردن = کرنا، کر دینا) دلیل پختگاں: پختہ کار لوگوں کی دلیل، فلسفیوں کا استدلال (دلیل = دلیل،

استدلال' دلیل یا ثبوت پیش کرنا + پختگاں = پختہ کی جمع' پختہ کار لوگ' فلسفی اور اہل خرد) خام: کچا' کمزور' بے وزن۔ باہنگ حجازی: حجازی لے میں (بہ = میں + آہنگ = سر' لے' آواز' لہجہ + حجازی = حجاز سے منسوب' ایک راگنی کا نام) می سرایم: میں گاتا ہوں' میں گا رہا ہوں (سرون' سرائیدان = گانا) نخستین: سب سے پہلے۔ کاندر جام: کہ جام کے اندر' کہ پیالے میں (کارند = کہ اندر = کہ + اندر = میں + جام = پیالہ' ساغر) کردند: انہوں نے کی' انہوں نے ڈالی' کارکنان قضاد و قدر نے کی

انہوں نے (عاشقان صداق نے) عشق و مستی کا گناہ عام کر دیا
(اور) پختہ کاروں کی دلیل کو خام (بے وزن) بنا دیا
میں حجازی لے میں (یہ مصرع) گا رہا ہوں:۔
"سب سے پہلے جب کہ انہوں نے شراب پیالے میں ڈالی"

چہ پرسی از مقامات نوایم
ندیماں کم شناسند از کجایم
کشادم رخت خود را اندریں دشت
کہ اندر خلوتش تنہا سرایم

لغت : پرسی: تو پوچھتا ہے (پرسیدن = پوچھنا) از مقامات نوایم: میری نوا کے مقامات سے' میرے نغمے کے سروں کے بارے میں (از + مقامات = مقام کی جمع' درجے' مرتبے' مرحلے' گیت اور نغمے کے سر + نوا = نغمہ' سر' گیت + م = میرا' میرے' میری) ندیماں: ندیم کی جمع' مصاحب' ہم نفس' احباب۔ کم شناسند: پہچانتے ہیں' کم جانتے ہیں' مراد نہیں پہچانتے' نہیں مانتے (کم = تھوڑا + شناختن = پہچاننا' جاننا) از کجایم: میں کہاں سے ہوں' میں کہاں سے آیا ہوں' میں کس دنیا کا آدمی ہوں (از + کجایم = کجا = کہاں + ام = میں ہوں) کشادم رخت خود: میں نے اپنا سامان کھولا' میں نے پڑاؤ ڈالا' میں نے قیام کیا (کشادم = میں نے کھولا' کشادن = کھولنا = رخت = رخت سفر' اسباب' بستر + خود = اپنا' اپنے + را) اندریں دشت: اس جنگل میں' اس صحرا میں (اندریں = اندریں =

اندر = میں + ایں = اس، یہ + دشت = جنگل، بیابان، صحرا) اندر خلوتش: اس کی خلوت (تنہائی) میں (اندر + خلوت = تنہائی، تخلیہ + ش = اس کی) سرایم: میں نغمہ سرائی کروں، میں (گیت) گاؤں، میں راگ الاپوں (سرائیدن، سرودن = گانا، راگ الاپنا)

تو میری نوا کے مقامات کے بارے میں کیا پوچھتا ہے
میرے مصاحبین کم ہی جانتے ہیں (نہیں جانتے) کہ میں کہاں سے ہوں
میں نے اس صحرا میں اپنا رخت کھولا (پڑاؤ ڈالا)
تاکہ اس کی تنہائی میں اکیلے نغمہ سرائی کروں

سحر با ناقہ گفتم نرم تر رو
کہ راکب خستہ و بیمار و پیر است
قدم مستانہ زد چنداں کہ گوئی
بپایش ریگ ایں صحرا حریر است

لغت : باناقہ: اونٹنی سے (با = ساتھ، سے + ناقہ = اونٹنی، سانڈنی) گفتم: میں نے کہا (گفتن = کہنا) نرم تر: زیادہ نرم، زیادہ آہستہ۔ رو: تو چل (رفتن = چلنا) راکب: صاحب مرکب، سوار۔ خستہ: تھکا ہوا، تھکا ماندہ۔ پیر: بوڑھا، ضعیف۔ قدم مستانہ زد: اس نے مستوں کی طرح قدم آگے بڑھایا، وہ مستوں کی طرح چلی (قدم = قدم، پاؤں + مستانہ = مستوں کی طرح، مستی کی حالت میں + زد = مارا، بڑھایا، قدم زدن = قدم، مارنا، قدم بڑھانا، راہ چلنا) چنداں: اتنا، اس حد تک۔ گوئی: تو کہے، گویا کہ (گفتن = کہنا) بپایش: اس کے پاؤں میں، اس کے پاؤں کے لیے (بہ = میں، کے لیے + پا = پاؤں، قدم + ش = اس کا، اس کے) ریگ ایں صحرا: اس صحرا کی ریت (ریگ = ریت + ایں = اس، یہ + صحرا = صحرا، بیاباں) حریر: ریشم

صبح کے وقت میں نے (اپنی) اونٹنی سے کہا ذرا آہستہ چل
کیونکہ (تیرا) سوار تھکاماندہ، بیمار اور بوڑھا ہے
اس نے مستی کی حالت میں اتنے (تیز تیز) قدم مارے کہ گویا

اس کے پاؤں کے نیچے اس صحرا کی ریت ریشم (کی طرح نرم) ہے

مہار اے ساربان او را نشاید
کہ جان او چو جان ما بصیر است
من از موج خرامش می شناسم
چو من اندر طلسم دل اسیر است

لغت : نشاید: نہیں چاہیے، شایاں یا مناسب نہیں (شا یستن = شایاں، مناسب یا لائق ہونا) چو جان ما: ہماری جان، روح یا دل کی طرح (چو = طرح، مانند + جان روح، قلب یا دل + ما = ہم، ہماری) بصیر: صاحب بصیرت، بصیرت رکھنے والی، دیکھنے والی، باطن کی آنکھ رکھنے والی۔ از موج خرامش: اس کے خرام کی موج سے، اس کی مستانہ رفتار سے (از + موج = لہر + خرام = نرم چال، خوش رفتاری + ش = اس کی، خرامیدن = ٹہلنا، مٹک مٹک کر چلنا، نزاکت سے چلنا) می شناسم: میں پہچانتا ہوں، جانتا ہوں، سمجھتا ہوں، (شناختن + پہچاننا، جاننا، سمجھنا) چو من: میری طرح۔ اندر طلسم دل: دل کے طلسم میں (اندر + طلسم = جادو + دل)

اے شتربان اس (اونٹنی) کے لیے نکیل مناسب نہیں
کیونکہ اس کی روح (بھی) ہماری روح کی مانند صاحب بصیرت ہے
میں اس کے انداز خرام سے (یہ) سمجھ رہا ہوں
(کہ وہ بھی) میری طرح دل (محبت) کے طلسم میں گرفتار ہے

نم اشک است در چشم سیاہش
دلم سوزد ز آہ صبح گاہش
ہماں مے کو ضمیرم را بر افروخت
پیاپے ریزد از موج نگاہش

لغت : نم اشک: آنسوؤں کی نمی (نم = نمی + اشک = آنسو) در چشم سیاہش: اس کی سیاہ (کالی) آنکھ میں۔ دلم: میرا دل۔ سوزد: جلتا ہے، تڑپ اٹھتا ہے، تڑپ جاتا ہے (سوختن = جلنا) از آہ صبح گاہش: اس کی صبح کے وقت کی

آہ سے (ز = آہ + صبح گاہ + ش = اس کی) ہماں: وہی، اسی۔ کو: کہ جس نے (کہ او = کہ = کہ + او = اس نے، جس نے) ضمیرم: میرے ضمیر کو، میرے دل کو۔ برافروخت: منور کیا، روشن کیا (برافروختن = روشن کرنا) پیاپے: پے در پے، مسلسل، (پیاپے = پے + الف، حرف اتصال + پے = قدم بہ قدم) ریزد: گرتی ہے، ٹپکتی ہے (ریختن = گرنا، ٹپکنا) از موج نگاہش: اس کی نگاہ کی موج سے، اس کی نگاہوں سے۔

اس کی سیاہ آنکھ میں آنسوؤں کی نمی ہے
اس کی آہ صبح گاہی سے میرا دل جل اٹھتا ہے (تڑپ جاتا ہے)
(محبت کی) وہی شراب جس نے میرے ضمیر کی روشن کیا (ہے)
اس کی موج نگاہ سے مسلسل ٹپک رہی ہے

چہ خوش صحرا کے در وے کارواں ہا
درودے خواند و محمل براند
بہ ریگ گرم او آور سجودے
جبیں را سوز تا داغے بماند

لغت : در وے: اس میں، جس میں (در = میں + وے = وہ، اس) درودے: درود شریف، سلام، دعا، رسول اکرمؐ کے حق میں رحمت کی دعا۔ خواند: پڑھتا ہے، پڑھتے ہیں (خواندن = پڑھنا، خواند فعل مضارع) براند: چلاتا ہے، ہانکتا ہے، ہانکتے ہیں (راندن = چلانا، ہانکنا) بہ ریگ گرم او: اس کی گرم ریت پر (بہ = پر + ریگ = ریت + گرم + او = اس، اس کی) آور: لا، کر (آوردن = لانا) داغے: کوئی یا ایک داغ، نشان، سجدے کا نشان۔ بماند: رہے، باقی رہے۔

کیسا اچھا ہے وہ صحرا کہ جس میں قافلے
درود پڑھتے ہیں اور (اپنے) محملوں کو (اونٹنیوں کو) ہانکتے ہیں
تو اس کی گرم ریت پر سجدہ کر
(اپنی) پیشانی کو جلا تاکہ اس پر کوئی داغ (سجدے کا کوئی نشان) رہ جائے

چہ خوش صحرا کہ شامش صبح خند است
شبش کوتاہ و روز او بلند است
قدم اے راہرو آہستہ تر نہ
چوما ہر ذرہَ او دردمند است

لغت : شامش: اس کی شام، جس کی شام (شام = شام + ش = اس کی، جس کی) صبح خند: صبح پر ہنسنے والی، صبح کا مذاق اڑانے والی، صبح کی طرح مسکرانے والی، رشک سحر (صبح = صبح + خندن، خندیدن = ہنسنا، مسکرانا، کھلکھلانا سے علامت فاعل) شبش: اس کی رات، جس کی رات (شب = رات + ش = اس کی، جس کی) روزاو: اس کا دن، جس کا دن (روز = دن + او، اس، اس کا، جس کا) بلند: طویل، لمبا، اونچا۔ نہ: تو رکھ (نہادن = رکھنا) چوما: ہماری طرح، ہمارے جیسا (چو = طرح، مانند، جیسا + ما = ہم، ہماری، ہمارے) ہر ذرہَ او: اس کا ہر ذرہ (ہر = ہر، ہر ایک + ذرہ = ذرہ + او = اس کا)

کس قدر اچھا ہے وہ صحرا کہ جس کی شام صبح پر ہنس رہی ہے (یا صبح کی طرح مسکرا رہی ہے)
جس کی رات چھوٹی اور جس کا دن لمبا
اے مسافر! قدم ذرا آہستہ رکھ
(کیونکہ) اس (صحرا) کا ہر ذرہ (بھی) ہماری طرح درد مند ہے

امیر کارواں آں اعجمی کیست؟
سرود او بآہنگ عرب نیست
زند آں نغمہ کز سیرابی او
خنک دل در بیابانے تواں زیست

لغت : اعجمی: عجمی، عجم کا رہنے والا، غیر عرب۔ کیست: کون۔ سرود او: اس کا نغمہ، جس کا گیت یا نغمہ (سرود = نغمہ، گیت، راگ، موسیقی، گانا + او = اس کا، جس کا) بآہنگ عرب: عرب کے آہنگ کے مطابق، عربی لہجے کے مطابق (بہ = مطابق + آہنگ = لہجہ، آواز، سر + عرب = عرب کا ملک، عرب کا باشندہ)

زند: گاتا ہے، چھیڑتا ہے۔ کز سیرابی او: کہ جس کی سیرابی سے، جس کی شادابی، تازگی اور شگفتگی سے (کہ + ز + سیرابی = پانی سے سیر ہونا، شادابی + او) خنک دل: خوشدل، خوشدلی سے، ٹھنڈے دل کے ساتھ، تازہ اور شگفتہ، خوش و خرم (خنک = ٹھنڈا، خوش + دل) در بیابانے: کسی بیابان یا صحرا میں (در + بیابانے = بیابان، غیر آباد جگہ، صحرا، جنگل) تواں زیست: جی سکتے ہیں، زندہ رہا جاسکتا ہے، زندگی گزاری جاسکتی ہے (تواں = توانستن = سکنا سے فعل امکانی + زیست = زیستن = جینا سے فعل ماضی)

قافلے کا امیر وہ عجمی (غیر عرب) کون ہے؟

(اگرچہ) اس کا نغمہ عربی لہجے کے مطابق نہیں ہے

(پھر بھی) وہ ایک ایسا نغمہ الاپ رہا ہے جس کی تازگی (اور شگفتگی) سے ایک ایک صحرا میں (بھی) خوش و خرم (زندہ) رہا جاسکتا ہے

مقام عشق و مستی منزل اوست
چہ آتش ہا کہ در آب و گل اوست
نوائے او بہ ہر دل سازگار است
کہ در ہر سینہ قاشے از دل اوست

لغت : منزل اوست: اس کی منزل ہے، اس کا مقصد ہے (منزل = مقصود، مطلوب + او = اس کی + است) آتش ہا: آگ کے ذخیرے، عشق کی گرمیاں اور حرارتیں (آتش = آگ، حرارت، گرمی + ہا) در آب و گل او: اس کی آب و گل میں ہیں، اس کی سرشت، فطرت یا ضمیر میں رکھ دی گئی ہیں (در + آب = پانی + و + گل = گیلی مٹی، گارا + ضمیر یا سرشت + او = اس کی + است) نوائے او: اس کی نوا، اس کی آواز یا نغمہ (نوا = آواز، نغمہ، صدا + او) سازگار: موافق: (ساز گار = ساختن = موافقت کرنا + گار علامت فاعل) قاشے از دل اوست: اس کے دل کا ٹکرا ہے (قاشے = قاش، پھانک + از + دل + او + است)

عشق و مستی کا مقام اس کی منزل ہے

کیسی کیسی حرارتیں ہیں جو اس کی سرشت میں (داخل) ہیں
اس کی آواز ہر دل کے لیے موافق ہے
کیونکہ ہر سینے میں اس کے دل کی پھانک موجود ہے

غم پنہاں کہ بے گفتن عیان است
چو آید بہ زباں یک داستان است
رہے پر پیچ و راہی خستہ و زار
چراغش مردہ و شب، درمیان است

لغت : بے گفتن: کہنے کے بغیر' کہے بغیر (بے = بغیر + گفتن = کہنا' بیان کرنا' سنانا) چو: جب۔ آید: آتا ہے' آجاتا ہے۔ رہے پر پیچ: پر پیچ راستہ' پیچیدہ اور رستہ' ایسا راستہ جس میں پیچ و خم ہوں' دشوار گزار (رہے = ایک یا کوئی' رہ' راہ' راستہ + پر = بھرا ہوا = پیچ = پیچ و خم' بل' الجھاؤ' پیچیدن = بل کھانا) زار: ضعیف' کمزور' ناتواں۔ چراغش: اس کا چراغ۔

میرا پوشیدہ غم جو کہے بغیر ظاہر ہے
اگر (وہ) زبان پر آجائے تو ایک داستان ہے
راستہ پیچدار ہے اور مسافر تھکا ہارا اور کمزور ہے
اس کا چراغ بجھا ہوا ہے جبکہ رات (ابھی) درمیان ہے

بہ راغاں لالہ رست از نوبہاراں
بصحرا خیمہ گستردند یاراں
مرا تنہا نشستن خوشتر آید
کنار آبجوے کوہساراں

لغت : بہ راغاں: سبزہ زاروں میں' جنگلوں میں (بہ = میں + راغاں = راغ کی جمع' دامن کوہ' تلیٹی' جنگل' سبزہ زار) رست: اگا' اگ آیا (رستن = اگنا) گستردند: انہوں نے لگایا' لگا لیا (گستردن = بچھانا' لگانا' خیمہ گستردن = خیمہ لگانا' ڈیرہ لگانا) خوشتر آید: زیادہ اچھا لگتا ہے' زیادہ پسند آتا ہے (خوشتر آمدن = زیادہ اچھا لگنا)

نو بہار (کی آمد) سے سبزہ زاروں میں گل لالہ اگ آیا (ہے)
دوستوں نے صحرا میں خیمے لگا لیے (ہیں)
(مگر) مجھے پہاڑوں سے آنے والی ندی کے کنارے تنہا بیٹھنا زیادہ اچھا لگتا ہے۔

گہے شعر عراقی را بخوانم
گہے جامی زند آتش بجانم
ندانم گرچہ آہنگ عرب را
شریک نغمہ ہائے ساربانم

لغت : شعر عراقی: عراقی کا شعر، عراقی کے اشعار (شعر + عراقی = فارسی کا مشہور شاعر فخرالدین عراقی) جامی: فارسی کا مشہور صوفی شاعر عبدالرحمٰن جامی۔ آتش بجانم: مجھے آتش بجاں کر دیتا ہے، میری روح میں آگ لگا دیتا ہے، مجھے تڑپا دیتا ہے (زند = لگاتا ہے = آتش = آگ، آتش زدن = آگ لگانا، آگ لگا دینا + بہ میں + جان + م = میری) آہنگ عرب را: عربی آہنگ کو، عربی لب و لہجے کو (آہنگ = لہجہ، آواز + عرب = عربی + را) شریک نغمہ ہائے ساربانم: میں ساربان کے نغموں میں شریک ہوں، میں اس کا ہم نوا ہوں (شریک + نغمہ ہا + ساربان = شتربان + م = میں ہوں)

کبھی عراقی کے شعر پڑھتا ہوں
کبھی جامی (کا کلام) میری روح میں آگ لگا دیتا ہے
اگرچہ میں عربی لہجہ نہیں جانتا
پھر بھی ساربان کے نغموں میں شریک ہوں

غم راہی نشاط آمیز تر کن
فغانش راجنوں انگیز تر کن
بگیر اے سارباں راہ درازے
مرا سوز جدائی تیز تر کن

لغت : غم راہی: مسافر کا غم مراد میرا درد محبت (غم = عشق، محبت یا ہجر و فراق کا غم، درد + راہی = راہرو، مسافر) نشاط آمیز تر: زیادہ نشاط آمیز، زیادہ

خوشی سے بھرپور (نشاط = خوشی' شادمانی' + آمیز = ملا ہوا' آمیختن = ملنا سے لاحقہ مفعول + تر = زیادہ) فغانش: اس کی فریاد (فغاں + ش = اس کی) جنوں انگیز تر: زیادہ جنون پیدا کرنے والی' زیادہ دیوانہ بنا دینے والی (جنون = دیوانگی' وحشت' سودا' محبت کا دیوانگی کی حد تک بڑھا ہوا جذبہ' دھن + انگیز = پیدا کرنے والی' انگیختن = ابھارنا' اکسانا سے اسم فاعل کا لاحقہ + تر = زیادہ) بگیر: تو پکڑ' تو لے' تو اختیار کر (گرفتن = پکڑنا' لینا)

(اس) مسافر کے غم کو زیادہ پر نشاط بنا دے
اس کی فریاد کو زیادہ دیوانگی پیدا کرنے والی بنا دے
اے ساربان کوئی لمبا راستہ اختیار کر
اور میری جدائی کی تپش کو اور تیز کر دے

بیا اے ہم نفس باہم بنالیم
من و تو کشتہ شان جمالیم
دو حرفے برمراد دل بگوئیم
بپائے خواجہ چشماں را بمالیم

لغت : بنالیم: ہم نالہ کریں' فریاد کریں' روئیں (نالیدن = نالہ کرنا' فریاد کرنا' رونا) کشتہ شان جمالیم: ہم شان جمال کے مارے ہوئے ہیں' ہم حضورؐ کے حسن و جمال کے عاشق ہیں (کشتہ = کشتن = مار ڈالنا سے مشتق' مارا ہوا' قتیل' عاشق' فدائی' فریفتہ + شان + جمال + ایم = ہم ہیں) بگوئیم: ہم کہیں۔ بپائے آقا: آقا کے پاؤں پر' رسول اکرمؐ کے قدموں پر (بہ = پر + پا + خواجہ = آقا مراد آقائے دو جہاںؐ) بمالیم: ہم ملیں (مالیدن = ملنا)

اے ہمدم آ' ہم مل کر فریاد کریں
میں اور تو دونوں (حضورؐ کی) شان جمال کے فدائی ہیں
آ ہم اپنی دلی مراد کے مطابق دو باتیں کر لیں
اور آقاؐ کے قدموں پر اپنی آنکھیں ملیں

حکیماں را بہا کمتر نہادند
بناداں جلوۂ مستانہ دادند
چہ خوش بختے' چہ خرم روزگارے
در سلطاں بہ درویشے کشادند

لغت : بہا: قیمت' قدروقیمت' قدرو منزلت۔ کمتر نہادند: انہوں نے (کارکنان قضا و قدر نے) بہت کم لگائی' مقرر کی۔ (کم تر + نہادند = انہوں نے رکھی' لگائی' مقرر کی' نہادن = رکھنا' لگانا' متعین کرنا) جلوۂ مستانہ: وہ جلوہ جس میں مستی کی کیفیت پائی جائے' جو دیکھنے والے کو مست کر دے (جلوہ = تجلی' روشنی' نور کی جھلک + مستانہ) دادند: انہوں نے دیا' کارکنان قضا و قدر نے عطا کیا (دادن = دینا) بہ درویشے: ایک درویش پر' ایک فقیر کے لیے (بہ + درویش + ے = ایک' یاے عددی) کشادند: انہوں نے کھولا (کشادن = کھولنا' کھول دینا' در کشادن = دروازہ کھولنا' اندر آنے کی اجازت دینا' اذن باریابی بخشنا)

انہیں یعنی کارکنان قضا و قدر نے داناؤں کی بہت تھوڑی قیمت لگائی
مگر نادان (بے علم) کو مستانہ جلوہ عطا کیا
کیسی خوش نصیبی ہے اور کیسا اچھا وقت ہے
کہ انہوں نے بادشاہ کا دروازہ ایک فقیر پر کھول دیا

جہان چار سو اندر بر من
ہواے لامکاں اندر سر من
چو بگذشتم ازیں بام بلندے
چو گرد افتاد پرواز از پر من

لغت : جہان چار سو: چار طرفوں کا جہان' یہ محدود دنیا جو چار اطراف سے گھری ہوئی ہے' کائنات (جہان = عالم' دنیا + چار + سو = سمت' طرف اطراف) اندر بر من: میرے پہلو' بغل یا آغوش میں' مجھ میں (اندر + بر = پہلو' بغل + من) ہوا: آرزو + لامکان = وہ مقام جس میں مکانیت کا تصور نہ پایا جائے' مکان سے ماورا' عالم لاہوت' عالم قدس' صفات الہیہ کا عالم) بگذشتم: میں گذرا' میں گزر گیا' آگے بڑھ گیا۔ ازیں بام بلندے: اس اونچی چھت سے مراد حضورؐ کے

روضہ اقدس یا بارگاہ رسالتؐ سے۔ افتاد: گر گئی، گر پڑی، نہ رہی (افتادن = گرنا)

یہ عالم چار سو میرے پہلو میں (آگیا)
لامکاں کی آرزو میرے سر میں (سماگئی)
جب میں اس اونچی چھت (حرم نبویؐ) سے (آگے) گزرا
تو اڑنے کی طاقت میرے پروں سے گرد کی طرح جھڑ گئی

دریں وادی زمانی جاودانی
زخاکش بے صور روید معانی
حکیماں با کلیماں دوش بردوش
کہ ایں جا کس نگوید لن ترانی

لغت : دریں وادی: اس وادی میں مراد وادی بطحا میں (در + ایں + وادی) بے صور: صورتوں یعنی مادی شکلوں کے بغیر' یہاں مراد ہے الفاظ کے بغیر (بے = بغیر + صور = صورت کی جمع' صورتیں' شکلیں' الفاظ) روید: اگتے ہیں' پیدا ہوتے ہیں' عیاں ہوتے ہیں (روئیدن' رستن = اگنا) دوش بردوش: دوش بہ دوش' کندھے سے کندھا ملائے ہوئے' ساتھ ساتھ (دوش = کندھا + بر = پر + دوش) نگوید: نہیں کہتا۔ لن ترانی: تو مجھے نہیں دیکھ سکتا' کوہ طور پر "رب ارنی" (اے رب مجھے اپنا جلوہ دکھا) کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا "لن ترانی" (تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا) مراد یہ ہے کہ حضورؐ کسی کو اپنے دیدار سے محروم نہیں رکھتے۔

اس وادی میں زمانی یعنی فانی بھی جاودانی ہیں
اس کی خاک سے الفاظ کے بغیر معانی پیدا ہوتے ہیں
یہاں اہل حکمت اور اہل معرفت دونوں ساتھ ساتھ ہیں
کیونکہ یہاں کوئی "لن ترانی" نہیں کہتا

مسلماں آن فقیر کج کلاہے
رمید از سینہ او سوز آہے

دلش نالد، چرا نالد؟ نداند
نگاہے یا رسولؐ اللہ نگاہے

لغت : فقیر کج کلاہے: کج کلاہ فقیر، سر پر ٹیڑھی ٹوپی پہننے والا فقیر، ایسا فقیر یا درویش جس کی فقیری میں شاہانہ تمکنت پائی جائے، فقیری میں بادشاہی کرنے والا درویش (فقیر = صاحب فقر، درویش + کج = ٹیڑھی، ٹیڑھا + کلا = ٹوپی) رمید: رم کر گیا، نکل گیا، چلا گیا (رمیدن = بھاگ جانا، نکل جانا) نالد: فریاد کرتا ہے، روتا ہے (نالیدن = نالہ کرنا، فریاد کرنا، رونا) چرا: کیوں۔ نداند: وہ نہیں جانتا (دانستن = جانتا) نگاہے: ایک نگاہ، ایک نظر، ایک نگاہ کرم، ایک نگاہ التفات (نگاہ + ے = یائے وحدت = ایک)

مسلمان وہ کج کلاہ (شاہانہ تمکنت رکھنے والا) فقیر
(افسوس) اس کے سینے سے عشق کی گرمی نکل گئی
اس کا دل روتا ہے، کیوں روتا ہے؟ وہ نہیں جانتا
ایک نظر، یا رسولؐ اللہ! ایک نظر

تب و تاب دل از سوز غم تست
نوائے من ز تاثیر دم تست
بنالم زانکہ اندر کشور ہند
ندیدم بندۂ کو محرم تست

لغت : از سوز غم تست: تیرے سوز غم سے ہے تیرے غم (عشق) کی حرارت کی وجہ سے ہے، تیرے جذبہ عشق کی بدولت ہے (از = سے، کی وجہ سے، کی بدولت + سوز + غم = غم عشق + تو = تیرا، تیرے + است) ز تاثیر دم تست: تیرے نفس کی تاثیر سے ہے، تیرے فیضان کا نتیجہ ہے (ز + تاثیر + دم = نفس، سانس ہستی + تو + است) بنالم: میں فریاد کرتا ہوں، میں روتا ہوں۔ زانکہ: اس سے کہ، اس لیے کہ، کیونکہ (ز + آں = اس، اس، اس وجہ + کہ) بندۂ: کوئی بندہ، ایک بھی شخص۔ کو: کہ وہ، کہ جو (کہ + او = وہ، جو)

میرے دل کی گرمی اور حرارت آپؐ کے عشق کی تپش سے ہے

میری نوا (شاعری) آپؐ کے نفس کی تاثیر سے ہے
میں اس لیے روتا ہوں کہ ہندوستان کے ملک میں
میں نے ایک شخص بھی نہیں دیکھا جو آپؐ کا محرم ہو (یعنی آپؐ کی حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہو)

شب ہندی غلاماں را سحر نیست
بایں خاک آفتابے را گذر نیست
بما کن گوشۂ چشمے کہ در شرق
مسلمانے زما بیچارہ تر نیست

لغت : بایں خاک: اس خاک پر، اس سرزمین (دھرتی) میں (بہ = پر، میں + ایں + خاک) آفتابے: کسی سورج کا (افتاب = سورج + ے = کوئی، کسی، ایک، یاے وحدت یا تنکیری + را = کا، کو) بما: ہم پر، ہماری طرف (بہ = پر، طرف + ما = ہم، ہماری) زما: ہم سے، ہم ہندی مسلمانوں سے۔ بیچارہ تر: زیادہ سے بے چارہ، زیادہ بے بس یا مجبور۔

ہندوستانی غلاموں کی رات کی سحر نہیں ہے
اس دھرتی پر کسی سورج کا گزر نہیں ہے
(اے خدا کے رسولؐ) ہماری طرف نظر التفات فرمایئے کیونکہ مشرق میں کوئی مسلمان ہم سے زیادہ بے بس نہیں

چہ گویم زاں فقیرے دردمندے
مسلمانے بہ گوہر ارجمندے
خدا ایں سخت جاں را یار بادا
کہ افتاد است از بام بلندے

لغت : زاں فقیرے دردمندے: اس دردمند فقیر کے بارے میں (ز + آں = اس، فقیرے = فقیر، درویش، غریب + درمندے = درمند، دکھی، مصیبت زدہ) بہ گوہر: اپنی اصل میں، اپنی فطرت کے لحاظ سے (بہ = میں + بہ + گوہر = اصل، جوہر، فطرت، نسل) ارجمندے: قدر وقیمت والا، ذی رتبہ، ذی

شان (ارج = قیمت، قدر + مند = اسم صفت کا لاحقہ) افتاد است: گر پڑا ہے (افتادن = گرنا، گر پڑنا)

میں اس درد مند فقیر کے بارے میں کیا کہوں
یہ وہ مسلمان ہے جو اپنی اصل کے لحاظ سے ارجمند ہے
خدا اس سخت جان کی مدد کرے
کیونکہ یہ ایک اونچی چھت (اونچے مقام) سے گر پڑا ہے

چساں احوال اورا برلب آرم
تو می بینی نہاں و آشکارم
ز روداد دو صد سالش ہمیں بس
کہ دل چوں کندۂ قصاب دارم

لغت : چساں: کس طرح، کیونکر، کیسے (چہ = کیا، کس + ساں = طرح، حرف تشبیہ) برلب آرم: ہونٹوں پر لاؤں، زباں پر لاؤں، بیان کروں (بر = پر + آرم = میں لاؤں، آوردن = لانا) تو می بینی: تو دیکھتا ہے، تو دیکھ رہا ہے (تو + دیدن = دیکھنا) نہاں و آشکارم: میرا پوشیدہ اور ظاہر، میرا باطن اور ظاہر۔ چوں کندۂ قصاب: قصاب کی قیمہ کوٹنے والی لکڑی کی طرح (چوں = کی طرح، مانند + کندہ = موٹی لکڑی کا ٹکڑا، وہ لکڑی کا ٹکرا جس پر قصائی قیمہ کوٹتے ہیں + قصاب) دارم: میں رکھتا ہوں (داشتن = رکھنا)

میں اس (ہندی مسلمان) کا حال کیونکر زبان پر لاؤں
تو میرے باطن اور ظاہر کو دیکھتا ہے
اس کی دو سو سالہ سرگذشت کے بارے میں اتنا ہی کہنا کافی ہے
کہ میں اپنا دل کندۂ قصاب کی طرح رکھتا ہوں (میرا دل کندۂ قصاب بن چکا ہے)

ہنوز ایں چرخِ نیلی کج خرام است
ہنوز ایں کارواں دور از مقام است
زکار بے نظام او چہ گویم
تو می دانی کہ ملت بے امام است

لغت : چرخ نیلی: چرخ نیلی فام، نیلے رنگ کا آسماں (چرخ = آسمان، فلک + نیلی = نیلے رنگ کا، نیلا) کج خرام: کج رفتار، کج رو، ٹیڑھی چال چلنے والا (کج = ٹیڑھا، ٹیڑھی، ترچھا + خرام = رفتار، رفتار ناز، چال، مٹک چال، ٹہلنے اور آہستہ آہستہ چلنے کی حالت، خرامیدن = ٹہلنا، نزاکت اور ناز سے چلنا، مٹک کر چلنا، سے اسم فاعل کی علامت) ز کار بے نظام او: اس کے بے نظام کام سے، اس کی غیر منظم زندگی کے بارے میں (ز + کار = کام، معاملہ، معاملات، معاملات زندگی + بے + نظام + او) تو می دانی: تو جانتا ہے، تجھے معلوم ہے (تو + می دانی = تو جانتا ہے = دانستن = جاننا) ملت: مراد ملت اسلامیہ۔

ابھی تک یہ نیلگوں آسمان ٹیڑھی چال چل رہا ہے
ابھی تک یہ قافلہ منزل سے دور ہے
میں اس (ملت) کے بے ترتیب کام (غیر منظم زندگی) سے متعلق کیا کہوں
آپ جانتے ہیں کہ یہ ملت بے امام ہے

نماند آں تاب و تب در خون نابش
نہ روید لالہ از کشت خرابش
نیام او تہی چوں کیسۂ او
بطاق خانہ ویراں کتابش

لغت : نماند: نہ رہی، باقی نہ رہی (ماندن = رہنا سے صیغہ ماضی) در خون نابش: اس کے خالص خون میں۔ از کشت خرابش: اس کی ویران کھیتی۔ چوں کیسہ او: اس کی جیب کی طرح (چوں = طرح، مانند، مش + کیسے = جیب۔ تھیلی + او) بطاق خانہ ویران: ویران گھر کے طاقچے میں (بہ + طاق = طاقچہ، محراب، دیوار میں خم دار بنی ہوئی جگہ + خانہ = گھر + ویران + غیر آباد) کتابش: اس کی کتاب (کتاب = کتاب اللہ، قرآن پاک + ش = اس کی)

اس (ملت) کے خالص خون میں وہ گرمی اور حرارت نہیں رہی
اب اس کی ویران کھیتی سے گل لالہ نہیں اگتا

اس کا نیام اس کی جیب کی طرح خالی ہے
اس کی کتاب (قرآن مجید) ویران گھر کے طاقچے میں (پڑی) ہے

دل خود را اسیر رنگ و بو کرد
تہی از ذوق و شوق و آرزو کرد
صفیر شاہبازاں کم شناسد
کہ گوشش باطنین پشہ خو کرد

لغت : اسیر رنگ و بو: رنگ و بو کا قیدی' عیش و عشرت میں مبتلا' دنیوی لذتوں میں گرفتار' ظاہری زیب و زینت کا فدائی (اسیر = قیدی' گرفتار + رنگ رنگت' ظاہری حسن' سجاوٹ' مراد آنکھوں کو لبھانے والی چیزیں + و + بو = خوشبو) صفیر شاہبازاں: شاہبازوں کی آواز (صفیر = آواز' پرندوں کی آواز' وہ سیٹی جو پرندوں کے لیے بجاتے ہیں + شاہبازاں = شاہباز (بڑا باز) کی جمع شاہ = اسم مکبر کا سابقہ بمعنی بڑا + باز = مشہور شکاری پرندہ) کم شناسد: کم پہچانتا ہے مراد نہیں پہچانتا (شناختن = پہچاننا) باطنین پشہ: مچھر کی آواز سے' مچھر کی بھنبھناہٹ سے (با = سے' ساتھ + طنین = بھنبھناہٹ' مکھی اور مچھر غیرہ کی آواز + پشہ = مچھر) خوکرد: خوگر ہو چکا ہے' عاری ہو گیا ہے (خوکردن = خوگر ہونا' عاری ہونا)

اس (مسلمان) نے اپنے دل کو رنگ و بو کا قیدی بنالیا ہے
نیز اسے ذوق' شوق اور آرزو سے خالی کر لیا ہے
وہ شاہبازوں کی آواز کو کم ہی پہچانتا ہے
کیونکہ اس کے کان مچھر کی بھنبھناہٹ کے عادی ہو گئے ہیں

بروے او در دل ناکشادہ
خودی اندر کف خاکش نزادہ
ضمیر او تہی از بانگ تکبیر
حریم ذکر او از پا فتادہ

لغت : بروے او: اس کے منہ پر' اس پر (بہ = پر + رو = چہرہ' منہ + او =

اس، اس کا، اس کے) ناکشادہ: نہ کھلا ہوا، کھلا ہوا نہیں، بند ہے، دل کا دروازہ بند ہونے کا مطلب دل کا روحانیت سے محروم ہونا ہے (کشادن = کھلنا، کھولنا) خودی: خود شناسی، اپنی ذات کا عرفان، اپنے آپ کو پہچاننا۔ اندر کف خاکش: اس کی کف خاک میں، اس کی مٹھی بھر مٹی میں، اس کے پیکر خاکی میں، اس کے خاکی جسم میں (اندر + کف = مٹھی + خاک + ش = اس کی) نزادہ: نہیں پیدا ہوئی (زادن = جنم لینا، پیدا ہونا) حریم ذکر او: اس کا حریم ذکر مراد دل جو ذکر الٰہی کا مرکز ہے (حریم = گھر کی چار دیواری، خانہ کعبہ کے اردگرد کی دیوار، وہ محفوظ مقام جس میں غیر کا گزر نہ ہو + ذکر = ذکر الٰہی = او = اس کا) از پا فتادہ: بنیاد سے ہل گیا ہے، گر گیا ہے (افتادن، فتادن = گرنا، گر جانا، گر پڑنا، از پا افتادن۔ فتادن = بنیاد سے ہل جانا، عاجز اور بے بس ہو جانا)

اس (مسلمان) پر اپنے دل کا دروازہ نہیں کھلا (بند ہے)
اس کی مشت خاک میں خودی پیدا نہیں ہوئی
اس کا ضمیر تکبیر کی آواز سے خالی ہے
اور اس کے حریم ذکر، کی بنیاد ہل گئی ہے

گریباں چاک و بے فکر رفو زیست
نمی دانم چساں بے آرزو زیست
نصیب او ست مرگ ناتمامے
مسلمانے کہ بے اللہ ہو زیست

لغت : زیست: وہ جیا، زندہ رہا، اس نے زندگی گزاری (زیستن = جینا، زندہ رہنا، زندگی گزارنا یا بسر کرنا) نمی دانم: میں نہیں جانتا (دانستن = جاننا) مرگ ناتمامے: مرگ مسلسل، ناتمام موت، وہ حالت جس میں انسان نہ زندہ ہو نہ مردہ، ہر وقت نزع میں رہنے کی کیفیت (مرگ = موت + ناتمام = نامکمل) بے اللہ ہو: اللہ ہو کے بغیر، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی محبت کے بغیر۔

مسلمان گریباں چاک تھا مگر اس نے فکر رفو کے بغیر زندگی گزار دی
میں نہیں جانتا کہ وہ آرزو کے بغیر کیونکر زندہ رہا

جو مسلمان اللہ ہو کے بغیر زندہ رہا
مرگ ناتمام اس کا مقصدر ہے

حق آں دہ کہ مسکین و اسیر است
فقر و غیرت او دیر میر است
بروے او در میخانہ بستند
دریں کشور مسلماں تشنہ میر است

لغت : حق آں: اس کا حق (حق = حق، حصہ + آں = اس، اس کا) مسکین و اسیر: مسکین اور قیدی (مسکین = غریب، نادار، بے نوا، عاجز، بے چارہ، اصطلاح فقہ میں وہ شخص جس کے پاس کوئی مال نہ ہو + و + اسیر = قیدی، شریعت کی رو سے مسکین اور قیدی دونوں زکوٰۃ کے مستحق ہوتے ہیں) غیرت او: اس کی غیرت (غیرت = حمیت، خود داری، شرم، لاج، احساس غرت + او) دیر میر: دیر سے مرنے والی، سخت جان (دیر = لمبی، لمبا عرصہ + میر = مردن = مرنا سے علامت اسم فاعل) بستند: انہوں نے (کارکنان قضا و قدر نے) بند کر دیا (بستن = باندھنا، بند کرنا) تشنہ میر: پیاسا مرنے والا، خدا کی نگاہ کرم سے محروم (تشنہ = پیاسا = میر = مردن = مرنا سے علامت اسم فاعل)

(اے خدا کے حبیبؐ) اسے اس کا حق دیجئے کہ وہ مسکین اور قیدی ہے
وہ فقیر ہے مگر اس کی غیرت دیر میر (سخت ترین) ہے
(کارکنان قضا و قدر نے) اس پر میخانے کا دروازہ بند کر دیا (ہے)
اس لیے مسلمان اس ملک میں پیاسا مر رہا ہے

دگر پاکیزہ کن آب و گل او
جہانے آفریں اندر دل او
ہوا تیز و بداماںش دو صد چاک
بیندیش از چراغ بسمل او

لغت : آفریں: تو پیدا کر، تو پیدا کر دے، تو تخلیق کر (آفریدن = پیدا کرنا) بداماںش: اس کے دامن میں (بہ = میں + داماں = دامن، قمیص کا نچلا حصہ،

ش = اس کا، اس کے) دو صد چاک: دو سو چاک ہیں، بہت زیادہ چاک ہیں، جگہ جگہ سے پھٹا ہوا ہے (دو صد + چاک = کپڑے کا پھٹا ہوا حصہ) بیندیش: تو سوچ، تو فکر کر (اندیشیدن = سوچنا، غور یا فکر کرنا) چراغ بسمل او: اس کے ٹمٹماتے یا بجھتے ہوئے چراغ کے بارے میں (از شراغ = بسمل = زخمی، ٹمٹماتا ہوا، بجھتا ہوا = او)

تو اس کی فطرت کو از سر نو پاک صاف کر دے
اس کے دل میں ایک نیا جہان پیدا کر
ہوا تیز ہے اور اس کا دامن سو جگہ سے پھٹا ہوا ہے
اس کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی فکر کر

عروس زندگی در خلوتش غیر
کہ دارد در مقام نیستی سیر
گنہگاریست پیش از مرگ در قبر
نکیرش از کلیسا، منکر از دیر

لغت : در خلوتش: اس کی خلوت میں، اس کی خلوت گاہ میں۔ دارد: رکھتا ہے (داشتن = رکھنا) سیر: گزر۔ گنہگاریست: ایک گنہگار ہے، ایک مجرم یا خطاکار ہے (گنہگار + ے = ایک، یاے وحدت + است) نکیرش: اس کا نکیر (نکیر = مشہور فرشتہ + ش = اس کا) منکر: مشہور فرشتہ (منکر اور نکیر دو فرشتے ہیں جو قبر میں مردے سے اس کے عقائد و اعمال کے بارے میں سوال و جواب کریں گے، نکیرین)

زندگی کی دلہن اس مسلمان کی خلوت میں غیر (غیر محرم) ہے
کیونکہ وہ (ہستی کی بجائے) نیستی کے مقام کی سیر کر رہا ہے
وہ ایک ایسا گنہگار ہے جو موت سے پہلے ہی قبر میں (پہنچ چکا) ہے
اس کا نکیر کلیسا (مغرب) سے ہے اور منکر، بت خانہ سے

بچشم او نہ نور و نے سرور است
نہ دل در سینۂ او ناصبور است

خدا آں امتے را یار بادا
کہ مرگ او زجان بے حضور است

لغت : ناصبور: بے صبر، صبر سے محروم، بے قرار، بے تاب۔ آن امتے را: اس امت کا، اس ملت (قوم) کا (آں + امت + را) بادا: بودن سے کلمہ دعائیہ، ہو، رہے۔ جان بے حضور: حضور قلب سے محروم زندگی، ایمان و یقین سے خالی روح (جان = روح، زندگی + بے = بغیر + حضور = حضور قلب، حضوری، ایمان باللہ)

اس (امت) کی آنکھ میں نہ نور ہے اور نہ سرور ہے
نہ اس کے پہلو میں بے قرار دل ہے
خدا اس امت کا حامی و ناصر ہو
کہ جس کی موت تجلیات الٰہی سے محروم روح کی بنا پر ہے

مسلماں زادہ و نامحرم مرگ
زبیم مرگ لرزاں تادم مرگ
دے در سینہ چاکش ندیدم
دم بگستہ بود و غم مرگ

لغت : نامحرم مرگ: موت سے ناآشنا، موت سے ناواقف۔ زبیم مرگ: موت کے خوف سے۔ در سینہ چاکش: اس کے چاک چاک سینے میں، اس کے پھٹے ہوئے سینے میں (در + سینہ + چاک = پھٹا ہوا، زخمی، شق + ش) دم بگستہ: ایک اکھڑی ہوئی سانس، خوف اور گھبراہٹ کی کیفیت (دم = سانس + بگستہ = اکھڑی ہوئی، اکھڑا ہوا، ٹوٹتا ہوا، گستن = ٹوٹنا، توڑنا سے اسم مفعول + ء = ایک، ہمزۂ وحدت)

مسلمان کا بیٹا ہوتے ہوئے بھی وہ موت سے ناواقف ہے
وہ موت کے خوف سے مرتے دم تک کانپتا رہتا ہے
میں نے اس کے زخمی سینے میں دل نہیں دیکھا
ہاں ایک اکھڑی ہوئی سانس تھی اور موت کا غم

ملوکیت سراپا شیشہ بازی است
از و ایمن نہ رومی نے حجازی است
حضور تو غم یاراں بگویم
بامیدے کہ وقت دلنوازی است

لغت : شیشہ بازی: شیشے کا کھیل، ایک قسم کا رقص جس میں رقص کرنے والے پانی وغیرہ سے بھرے ہوئے شیشے یا صراحی کو سر پر رکھ کر رقص کرتے ہیں، بازی گری، شعبدہ بازی، مراد دغا بازی، مکاری، دھوکا، فریب اور عیاری (شیشہ = شیشے کا برتن یا صراحی وغیرہ + بازی = کھیلنے کا عمل، بازیدن = کھیلنا) ایمن: امن میں، محفوظ۔ رومی: روم (موجودہ، ترکی) رہنے والا مراد ترک، ترک قوم۔ حجازی: حجاز کا رہنے والا، عرب، عرب قوم۔ بگویم: میں کہتا ہوں، سنتا ہوں، بیان کرتا ہوں۔ بامیدے کہ: اس امید پر کہ (بہ = پر + امیدے = امید + کہ)

بادشاہت سراسر شعبدہ بازی ہے
اس سے نہ تو ترک محفوظ ہے اور نہ عرب
(اے آقاؐ) میں آپؐ کے سامنے (اپنے) دوستوں کا غم بیان کرتا ہوں
اس امید پر کہ یہ ہماری دلجوئی کا وقت ہے

تن مرد مسلماں پایدار است
بنائے پیکر او استوار است
طبیب نکتہ رس دید از نگاہش
خودی اندر وجودش رعشہ دار است

لغت : پایدار: پاؤں رکھنے والا، دیر تک قائم رہنے والا، مضبوط، محکم، مستحکم (پاے = پاؤں + دار = رکھنے والا، داشتن = رکھنا سے اسم فاعل کی علامت) بنائے پیکر او: اس کے جسم کی بنیاد (بنائے = بنیاد، اساس، جڑ + پیکر = وجود، جسم + او) استوار: قائم۔ مضبوط، مستحکم، پختہ۔ طبیب نکتہ رس: نکتہ بیں طبیب، دقیقہ رس طبیب، بات کی تہ تک پہنچنے والا = نکتہ = باریکی، باریک بات

+ رس = پہنچنے والا' رسیدن = پہنچنا سے اسم فاعل کی علامت) از نگاہش: اس کی نگاہ سے' اس کی نظر سے۔ خودی: خود شناسی' اپنے نفس کو پہچاننے کی کیفیت' اپنی شخصیت' اپنے وجود کا احساس' اپنی ہستی کا شعور' اپنی ذات کا عرفان۔ وجودش: اس کے وجود میں۔ رعشہ دار: رعشہ رکھنے والی' کانپنے والی (رعشہ = بدن کانپنے کا مرض' کپکپی' لرزہ + دار = رکھنے والی)

مرد مسلماں کا وجود پائدار ہے
اس کے وجود کی بنیاد مستحکم ہے
نکتہ شناس معالج نے اس کی نظر کو دیکھا (اور جان لیا کہ)
اس کے وجود میں خودی پر رعشہ طاری ہے

مسلماں شرمسار از بے کلاہی است
کہ دینش مرد و فقرش خانقاہی است
تو دانی در جہاں میراث ما چیست
گلیمے از قماش پادشاہی است

لغت : دینش: اس کا دین۔ مرد: مرگیا' ختم ہو گیا (مردن = مرنا) تو دانی: تو جانتا ہے (دانستن = جاننا) گلیمے: ایک گدڑی (گلیم = گدڑی' فقیروں کا جبہ جس میں پیوند لگے ہوتے ہیں + ے) از قماش پادشاہی: بادشاہت کے کپڑے سے' بادشاہت کے کپڑے کی بنی ہوئی' شاہانہ جلال رکھنے والی (از + قماش = کپڑا' وضع + پادشاہی' بادشاہ سے منسوب' بادشاہت)

مسلمان اپنی بے کلاہی سے شرمندہ ہے
کیونکہ اس کا دین مردہ اور اس کا فقر خانقاہی ہو چکا ہے
تو جانتا ہے کہ دنیا میں ہمارا ورثہ کیا ہے؟
ایک گدڑی جو بادشاہت کے لباس سے بنی ہے

مپرس از من کہ احوالش چساں است
زمینش بہ گہر چوں آسماں است
بر آں مرغے کہ پروردی بانجیر
تلاش دانہ در صحرا گراں است

لغت : مپرس: تو نہ پوچھ (پرسیدن = پوچھنا) احوالش: اس کا حال، اس کی حالت یا کیفیت (احوال = حال کی جمع، بطور واحد بھی مستعمل ہے، حالت، کیفیت + ش) زمینش: اس کی زمین (زمین + ش) چوں: مانند۔ طرح، مثل۔ برآں مرغے: اس پرندے پر، اس پرندے کے لیے (بر = پر + آں = وہ، اس + مرغے = مرغ، پرندہ + ے) پروردی: تو نے پالا (پروردن = پالنا) گراں: بھاری، بوجھل، دشوار۔

مجھ سے مت پوچھ کہ اس کی (مسلمان کی) حالت کیا ہے
اس کی زمین، آسمان کی طرح بد اصل (ہو چکی) ہے
اس پرندے پر، جسے تو نے انجیر سے پالا (تھا)،
اب صحرا میں دانے (رزق) کی تلاش دشوار ہے

بچشم وا نمودم زندگی را
کشودم نکتہ فردا و دی را
تواں اسرار جاں را فاش تر گفت
بدہ نطق عرب ایں اعجمی را

لغت : وانمودم: میں نے کھولا، میں نے آشکار کیا (وانمودن = کھولنا، ظاہر کرنا) زندگی را: زندگی کے رموز، حقائق اور مقاصد کو (زندگی۔ زندگی کے حقائق اور مقاصد + را) کشودم: میں نے کھولا، میں نے واضح کیا، میں نے کھول کر بیان کیا (کشودن = کھولنا) نکتہ فردا و دی: آنے والے اور گزرے ہوئے کل کا نکتہ، ماضی اور مستقبل کے حقائق (نکتہ = باریک بات، راز کی بات + فردا = آنے والا کل، مستقبل + وہ + دی = گزرا ہوا کل، ماضی) تواں: توانستن (سکنا) مصدر سے فعل امکانی ہے۔ نطق عرب: عرب کی زبان، عربوں جیسی قوت گویائی، اہل عرب کی سی فصاحت و بلاغت (نطق = زبان، گویائی + عرب = اہل عرب) ایں اعجمی: اس عجمی = عجمی، عجم سے منسوب، غیر عرب، عرب سے باہر کا باشندہ، اس کے لغوی معنی گونگا کے ہیں، عربوں کو اپنی فصاحت و بلاغت پر اس

قدر ناز تھا کہ وہ اپنے مقابلے میں دوسروں کو گونگا سمجھتے تھے
میں نے اس کی آنکھوں پر زندگی کی حقیقت کو کھول دیا ہے
میں نے ماضی اور مستقبل کے راز آشکار کر دیے ہیں
زندگی کے حقائق کو زیادہ کھول کر بیان کیا جا سکتا ہے
تو اس عجمی کو اہل عرب کی سی قوت گویائی عطا فرما

مسلماں گرچہ بے خیل و سپاہ است
ضمیر او ضمیر پادشاہ است
اگر او را مقامش باز بخشند
جمال او جلال بے پناہ است

لغت : بے خیل و سپاہ: خیل اور سپاہ کے بغیر' گھوڑوں اور فوج کے بغیر' کسی لاؤ لشکر کے بغیر' کسی عسکری قوت کے بغیر (بے = بغیر + خیل = بہت سے گھوڑے' بہت سے سوار' گروہ + و = اور + سپاہ = سپاہ' فوج) مقامش: اس کا مقام' اس کا کھویا ہوا مقام' اس کی عظمت رفتہ (مقام = مرتبہ' حیثیت + ش) باز بخشند: دوبارہ بخش دیں' پھر عطا کر دیں (باز = پھر' دوبارہ + بخشند = بخش دیں' عطا کر دیں' بخشیدن = بخشنا) جمال او: مراد اس کے اخلاقی اور روحانی اوصاف (جمال = حسن' خوبصورتی مراد اخلاقی حسن + او) جلال بے پناہ: بے پناہ جلال' غیر معمولی رعب اور دبدبہ جس سے کہیں پناہ نہ مل سکے (جلال = دبدبہ' رعب' شان و شوکت' طاقت اور قوت + بے = بغیر + پناہ = پناہ' امان)

مسلمان اگرچہ (آج) گھوڑوں اور فوجوں کے بغیر ہے (عسکری قوت سے محروم ہے)
(اس کے باوجود) اس کا ضمیر ایک بادشاہ کا سا ضمیر ہے
اگر اسے اس کا (کھویا ہوا) مقام دوبارہ عطا کر دیا جائے
تو اس کا جمال (اب بھی) بے پناہ جلال ہے۔

متاع شیخ اساطیر کہن بود
حدیث او ہمہ تخمین و ظن بود
ہنوز اسلام او زنار دار است
حرم چوں دیر بود او برہمن بود

لغت : اساطیر: پرانے قصے کہانیاں (اساطیر = اسطورہ کی جمع' قصے کہانیاں' من گھڑت افسانے + کہن = کہنہ' پرانا) حدیث او: اس کی بات (حدیث = بات' داستان' بیان' گفتگو + او) ہمہ: تمام' سب۔ زناردار: زنار رکھنے والا' زناری' ہندوؤں یعنی کافروں کے طور طریقے رکھنے والا (زنار = وہ تاگا یا دھاگا جو ہندو گلے میں ڈالے رہتے ہیں' بتوں کے پجاری کی علامت' جنیؤ + دار = رکھنے والا' داشتن = رکھنا سے اسم فاعل کا لاحقہ)

شیخ کا سرمایہ پرانے قصے کہانیاں تھیں
اس کی باتیں تمامتر گمان اور قیاس پر مبنی تھیں
اس کا اسلام ابھی تک زنار دار ہے
جب کعبہ بت خانہ تھا' وہ اس کا برہمن تھا

دگر گوں کرد لادینی جہاں را
ز آثار بدن گفتند جاں را
ازاں فقرے کہ باصدیقؓ داری
بشورے آور ایں آسودہ جاں را

لغت : دگر گوں: اور طرح کا' دوسرے رنگ کا' بدلا ہوا' متغیر' انقلاب سے دوچار (دگر = دوسرا + گون = رنگ) ز آثار بدن: بدن کے آثار سے' جسم کی علامات سے (ز + آثار = اثر کی جمع' نشانیاں + بدن = جسم) گفتند: انہوں نے کہا' لامذہبوں نے کہا' مادہ پرستوں نے کہا (گفتن = کہنا) باصدیقؓ: صدیقؓ کو' حضرت ابو بکر صدیقؓ کو (با = ساتھ' کو + صدیقؓ = حضرت ابو بکر صدیقؓ) داری: تو نے دیا۔ بشورے آور: شور میں لا' حالت جنوں میں لا (بہ = میں + شور = عشق' جنون' ولولہ' جوش' ہنگامہ + اور = تو لا' آوردن = لانا) آسودہ جان: آرام طلب' آسائش پسند (آسودہ = آرام پایا ہوا' آسودن = آرام پانا +

جان)
لادینی نے دنیا کو دگرگوں کر دیا
انہوں' یعنی مادہ پرستوں نے روح کو بدن کا حصہ قرار دیا
(اے نبی ﷺ!) اس فقرے' جو آپؐ نے صدیقؓ کو دیا
اس آرام طلب (مسلمان) کو جوش میں لایئے

حرم از دیر گیرد رنگ و بوے
بت ما پیرک ژولیدہ موئے
نیابی در بر ما تیرہ بختاں
دلے روشن زنور آرزوئے

لغت : بت ما: ہمارا بت' ہمارا محبوب (بت = محبوب + ما = ہم' ہمارا) پیرک ژولیدہ موے: الجھے ہوئے بالوں والا بوڑھا' جٹا دھاری سادھو (پیرک = پیر کی تصغیر' بوڑھا + ژولیدہ الجھا ہوا' الجھے ہوئے' ژولیدن = الجھنا + مو = بال) نیابی: تو نہیں پائے گا (یافتن = پانا) برما تیرہ بختاں: ہم سیاہ بختوں کے پہلو میں' ہم بدنصیبوں کے سینے میں (در + بر = پہلو' بغل' سینہ + ما = ہم + تیرہ بختاں = تیرہ بخت کی جمع' تیرہ = سیاہ' تاریک + بخت)
حرم (اب) دیر (بت خانے) سے رنگ و بو حاصل کرتا ہے
(اب) ہمارا بت (محبوب) الجھے ہوئے بالوں والا بڈھا ہے
وہ دل جو نور آرزو سے روشن ہو
تو ہم سیاہ بختوں کے سینے میں نہیں پائے گا۔

فقیراں تا بمسجد صف کشیدند
گریبان شہنشاہاں دریدند
چو آں آتش درون سینہ افسرد
مسلمانان بدرگاہاں خزیدند

لغت : صف کشیدند: انہوں نے صفیں بنائیں' صفوں میں کھڑے ہوئے (صف = قطار + کشیدند = انہوں نے بنائی' انہوں نے باندھی' کشیدن = کھینچنا'

بنانا، باندھنا) دریدند: انہوں نے پھاڑے، انہوں نے چاک کر ڈالے، دریدن = پھاڑنا، چاک کرنا) آتش: مراد حرارت ایمانی، جوش، جذبہ۔ افسرد: بجھ گئی، سرد پڑ گئی، (افسردن = بجھنا، ٹھٹھرنا) خزیدند: گھس گئے (خزیدن = گھسنا، رینگنا، رینگ کر چلنا)

فقیروں نے جب تک مسجدوں میں صف بندی کی
انہوں نے بادشاہوں کے گریبان چاک کر دیے
(لیکن) جب وہ آگ سینوں میں بجھ گئی،
تو مسلمان شاہی درباروں میں گھس گئے

مسلمانان بخویشاں در ستیزند
بجز نقش دوئی بردل نہ ریزند
بنالند ار کسے خشتے بگیرد
ازاں مسجد کہ خود از وے گریزند

لغت : درستیزند: جنگ میں ہیں، جنگ کرتے ہیں، لڑتے ہیں (در = میں + ستیز = جنگ، لڑائی، جھگڑا، ند = اندر = ہیں) بجز نقش دوئی: دوئی کے نقش کے سوا، اختلاف اور تعصب کے نشان کے سوا (بجز = سوا + نقش = نشان، تحریر، تصویر + دوئی = بیگانگی، اختلاف) نہ ریزند: نہیں ڈالتے، نہیں بناتے (ریختن = گرانا، ڈالنا، بنانا) بنالند: فریاد کرتے ہیں، چیختے چلاتے ہیں (نالیدن = نالہ کرنا، فریاد کرنا، چیخنا چلانا) ار: اگر، کسی، کوئی، کوئی شخص۔ خشتے: ایک اینٹ (خشت = اینٹ + ے) بگیرد: لے لے، لے لیتا ہے۔ کہ خود از وے: کہ جس سے خود (کہ + خود = آپ + از + وے = اس، جس) گریزند: گریز کرتے ہیں، بھاگتے ہیں (گریختن = بھاگنا)

مسلمان اپنوں سے جنگ کرتے ہیں
وہ دلوں پر صرف دوئی (بیگانگی) کا نقش بٹھاتے ہیں
وہ چیخ اٹھتے ہیں اگر کوئی ایک اینٹ بھی لیتا ہے،
اس مسجد سے کہ جس سے وہ خود دور بھاگتے ہیں

جبیں را پیش غیر اللہ سودیم
چو گبراں در حضور او سرودیم
ننالم از کسے، می نالم از خویش
کہ ما شایان شان تو نبودیم

لغت : پیش غیر اللہ: غیر اللہ کے آگے، ماسوا اللہ کے سوا، خدا کے۔سوا کسی اور کے سامنے (پیش = سامنے، آگے + غیر = علاوہ، سوا + اللہ) سودیم: ہم نے گھسایا (سودن = گھسنا، گھسانا، رگڑنا) چوگبراں: آتش پرستوں کی طرح (چو = طرح، مانند + گبراں = گبر کی جمع، آگ کی پوجا کرنے والے = گبر = آتش پرست + اں = علامت جمع) سرودیم: ہم نے گایا، ہم نے راگ الاپا، ہم نے گیت گائے، ہم نے تعریف کی (سرودن = گانا، راگ الاپنا) ننالم: میں نہیں روتا، میں فریاد نہیں کرتا، میں شکایت نہیں کرتا (نالیدن = رونا، فریاد کرنا) می نالم: میں روتا ہوں، میں فریاد کرتا ہوں۔ نبودیم: ہم نہیں تھے (بودن = ہونا)

ہم نے ماسوئ اللہ کے آگے ماتھا رگڑا
اور آتش پرستوں کی طرح اس کے سامنے گیت گائے
میں کسی اور کے بارے میں فریاد نہیں کرتا (بلکہ) اپنے آپ ہی سے فریاد کرتا ہوں
کہ ہم آپؐ کی شان کے لائق نہیں تھے

بدست میکشاں خالی ایاغ است
کہ ساقی را بہ بزم من فراغ است
نگہ دارم درون سینہ آہے
کہ اصل او زدود آں چراغ است

لغت : ایاغ: پیالہ، ساغر، جام۔ بہ بزم من: میری محفل میں (بہ = میں + بزم = محفل، انجمن، مجلس + من = میری) نگہ دارم: میں محفوظ رکھتا ہوں، میں حفاظت سے رکھتا ہوں (نگہداشتن = حفاظت کرنا، محفوظ رکھنا) اصل او: جس کی اصل، جس کا سرچشمہ (اصل = جڑ، بنیاد، سرچمہ + او) زدود آں چراغ: اس

چراغ کے دھوئیں سے' اس چراغ توحید کے دھوئیں سے (ز + دود = دھواں + آں = اس + چراغ)

میکشوں کے ہاتھوں میں جام خالی ہیں
کیونکہ میری محفل میں ساقی فارغ (بیٹھا) ہے
میں اپنے سینے میں اس آہ کو محفوظ کیے ہوئے ہوں'
جس کی اصل اس چراغ کے دھوئیں سے ہے

سبوے خانقاہاں خالی از مے
کند مکتب رہ طے کردہ را طے
ز بزم شاعراں افسردہ رفتم
نواہا مردہ بیروں افتد از نے

لغت : سبوے خانقاہاں: خانقاہوں کے سبو' خانقاہوں کے مٹکے (سبو = مٹکا' گھڑا + خانقاہاں = خانقاہ کی جمع' خانقاہ = درویشوں اور مشائخ کے رہنے کی جگہ) رہ طے کردہ را: طے کیے ہوئے راستے کو' طے کیا ہوا راستہ (رہ + طے + کردہ = کیا ہوا + را) افسردہ: اداس' رنجیدہ' کبیدہ خاطر' بجھا ہوا (افسردن = بجھنا' ٹھٹھر جانا' اداس یا غمگین ہونا) بیرون افتد: باہر نکلتے ہیں (بیروں = باہر + افتد = گرتے ہیں' نکلتے ہیں (افتادن = گرنا)

خانقاہوں کا مٹکا شراب سے خالی ہے
مدرسہ طے کیے ہوئے راستے کو طے کر رہا ہے
میں شاعروں کی محفل سے کبیدہ خاطر چل دیا
جہاں بانسری سے بے روح نغمے نکلتے ہیں

مسلمانم غریب ہر دیارم
کہ با ایں خاکداں کارے ندارم
بایں بے طاقتی در پیچ و تابم
کہ من دیگر بغیر اللہ دچارم

لغت : غریب ہر دیارم: میں ہر ملک میں اجنبی ہوں' میں ہر کہیں غریب

الدیار ہوں (غریب = جو اپنے وطن میں نہ ہو' غریب الوطن' پردیسی' مسافر + ہر + دیار = ملک + م = میں ہوں) بااین خاکداں: اس خاکدان کے ساتھ' اس عالم خاکی سے (با = ساتھ' سے + این = اس + خاکدان = خاک = مٹی + دان = علامت طرف = مٹی کا گھر' خاکی دنیا) بایں بے طاقتی: اس سے بے طاقتی کی وجہ سے' اپنی اس بے بسی اور لاچاری کے باعث (بہ = سے' وجہ سے + این + بے طاقتی = کمزوری' ناتوانی' بے = بغیر + طاقتی = طاقت) در پیچ و تابم: میں پیچ و تاب میں ہوں' میں پیچ و تاب کھا رہا ہوں' میں بے قرار ہوں (در + پیچ = بل' چکر' پیچیدن = بل کھانا + او + تاب = بٹے جانے کی کیفیت' تافتن = بٹنا' مروڑنا + م = میں ہوں) دچارم: میں دو چار ہوں' مجھے سامنا کرنا پڑ رہا ہے (دچار = دوچار' روبرو' آمنے سامنے + م = میں ہوں)

میں مسلمان ہوں' ہر ملک کے لیے اجنبی ہوں
کیونکہ میں اس عالم خاکی سے کوئی سرورکار نہیں رکھتا
میں اپنی اس ناتوانی اور بے بسی کے باعث پیچ و تاب کھا رہا ہوں
کہ میں پھر غیر اللہ سے دوچار ہوں (میرا پھر غیر اللہ سے سامنا ہے)

باں بالے کہ بخشیدی پریدم
بسوز نغمہ ہائے خود تپیدم
مسلمانے کہ مرگ از وے بلرزد
جہاں گردیدم و او را ندیدم

لغت : باں بالے: اس پر سے' ان پروں سے (بہ + آں + بال = بال و پر) بخشیدی: تو نے بخشا یا بخشے' تو نے عطا کیا یا عطا کیے (بخشیدن = بخشنا' عطا کرنا) پریدم: میں اڑا' میں اڑتا رہا (پریدن = اڑنا) بسوز نغمہ ہائے خود: اپنے نغموں کے سوز سے' اپنے اشعار کی گرمی اور حرارت سے (بہ + سوز = گرمی' حرارت' سوختن = جلنا سے سوز حاصل مصدر + نغمہ ہا = نغمہ کی جمع' نغمے' اشعار + خود) تپیدم: میں تڑپا' میں تڑپتا رہا' میں مضطرب رہا (تپیدن = تڑپنا) از وی: اس سے' جس سے۔ بلرزد: کانپے' کانپ جائے' لرزے' لرز جائے' خوف کھائے

(لرزیدن = لرزنا، کانپنا) گردیدم: میں پھرا، میں گھوما (گریدن = پھرنا، گھومنا، چکر لگانا)

میں ان پروں سے، جو تو نے مجھے عطا کیے، اڑتا رہا۔
میں اپنے نغموں کی حرارت سے تڑپا کیا۔
میں دنیا بھر میں پھرا، مگر مسلمان جس سے موت خوف کھائے وہ کہیں نظر نہ آیا

شبے پیش خدا بگریستم زار
مسلماناں چرا زارند و خوارند
ندا آمد، نمی دانی کہ ایں قوم
دلے دارند و محبوبے ندارند

لغت : بگریستم زار: میں زار زار رویا، میں بہت رویا (زار گریستن = بہت رونا، بڑے عجز سے زاری کرنا) زارند: کمزور ہیں (زار = کمزور، ناتوان + اند = ہیں) نمی دانی: تو نہیں جانتا (دانستن = جاننا) محبوبے: کوئی محبوب۔ ندارند: نہیں رکھتے (داشتن = رکھنا)

ایک رات میں خدا کے حضور زار زار رویا
کہ مسلمان کیوں کمزور اور ذلیل و رسوا ہیں
(غیب سے) آواز آئی، تو نہیں جانتا کہ یہ لوگ
دل تو رکھتے ہیں مگر کوئی محبوب نہیں رکھتے

نگویم از فرو فالے کہ بگذشت
چہ سود از شرح احوالے کہ بگذشت
چراغے داشتم در سینہ خویش
فسرد اندر دو صد سالے کہ بگذشت

لغت : از فرو فالے: اس شان و شوکت سے، اس جاہ و جلال سے متعلق، اس دبدبے اور شاہانہ شوکت کے بارے میں (از + فر = شان و شوکت، دبدبہ + و + فال = شگون، شوکت) بگذشت: گزر گئی، گزر گیا، جاتی رہی، جاتا رہا (گذشتن = گزرنا، گزر جانا، نہ رہنا) شرح احوالے: اس حال کی شرح سے، اس

حالت کے بیان کرنے سے، ان حالات کی تفصیل بیان کرنے سے (از + شرح = تشریح، تفسیر، کھول کر بیان کرنا + احوال = حال کی جمع) چراغے: ایک چراغ مراد چراغ جیسا ایک روشن دل (چراغ + ے = ایک) در سینہ خویش: اپنے سینے میں۔ دو صد سالے: دو صدیوں میں، غلامی کے دو سو سال میں (اندر = میں + دو + صد = سو + سالے = سال)

میں اس شان و شوکت کے بارے میں (کچھ) نہیں کہتا جو گزر گئی
ان حالات کی تفصیل بیان کرنے سے کیا فائدہ جو گزر گئے
میں اپنے سینے میں ایک چراغ (دل) رکھتا تھا
وہ ان دو سو سالوں میں جو گزر گئے بجھ گیا

نگہبان حرم معمار دیر است
یقینش مردہ و چشمش بغیر است
ز انداز نگاہ او تواں دید
کہ نومید از ہمہ اسباب خیر است

لغت : یقینش: اس کا یقین (یقین = ایمان + ش = اس کا) بغیر: غیر پر، غیروں کی طرف، اغیار پر (بہ = پر، کی طرف + غیر = بیگانہ) تواں دید: دیکھا جاسکتا ہے، معلوم کیا جاسکتا ہے (تواں = توانستن = سکنا + دید = دیدن = دیکھنا سے تواں دید فعل امکانی) از ہمہ اسباب خیر: بھلائی کے تمام اسباب سے، بہتری کی تمام صورتوں سے (از + ہمہ = تمام، سب، جملہ + اسباب = سبب کی جمع، وسائل، سامان + خیر = بہتری، بھلائی، نیکی۔

کعبے کا محافظ (مسلمان) بت خانے کا معمار (بن گیا) ہے
اس کا یقین مردہ (ہو چکا) ہے اور اس کی آنکھیں غیر پر (لگی ہوئی) ہیں
اس کے انداز نظر سے یہ جانا جاسکتا ہے
کہ وہ بھلائی کہ جملہ اسباب سے مایوس ہو چکا ہے

ز سوز ایں فقیر رہ نشینے
بدہ او را ضمیر آتشینے

دلش را روشن و پاینده گرداں
ز امیدے کہ زاید از یقینے

لغت : ز.. رہ نشینے: اس راہ نشیں فقیر کے سوز سے راستے میں بیٹھے ہوئے اس فقیر کی' درد انگیز صدا سے' مجھ بینوا شاعر کے پرسوز کلام سے (ز + سوز = سوختن = جلنا + ایں + فقیر = درویش + رہ + نشیں = بیٹھنے والا' نشستن = بیٹھنا سے علامت فاعل) بدہ: تو دے۔ ضمیر آتشینے: آتشیں ضمیر' آگ سے بھرا ہوا ضمیر' سوز و گداز سے لبریز دل (ضمیر = دل' باطن' باطنی قوت + آتش = آگ + ین = صفت نسبتی کی علامت + ے = ایک) دلش را: اس کے دل کو۔ پاینده: قائم رہنے والا (پا ۔یدن = قائم رہنا) گرداں: تو کر دے' تو بنا دے (گردانیدن = کر دینا' بنا دینا) ز امیدے: اس امید سے۔ زاید: پیدا ہوتی ہے (زا ۔یدن = پیدا ہونا' جنم لینا)

اس راہ نشیں فقیر کے سوز سے
اس (مسلمان) کو آتشیں ضمیر عطا کر
اس کے دل کو روشن اور پائندہ کر دے
اس امید سے جو یقین کی کوکھ سے جنم لیتی ہے

گہے افتم گہے مستانہ خیزم
چہ خوں بے تیغ و شمشیرے بریزم
نگاہ التفاتے بر سر بام
کہ من با عصر خویش اندر ستیزم

لغت : گہے: کبھی۔ مستانہ: مستوں کی طرح (مست + انہ = صفت نسبتی کی علامت) خیزم: میں اٹھتا ہوں (خاستن = اٹھنا) بریزم: میں گراتا ہوں' میں بہاتا ہوں (ریختن = گرانا' بہانا) بر سر بام: لب بام آکر' چھت کے کنارے آکر۔ با عصر خویش: اپنے زمانے کے ساتھ' اپنے دور سے (با = ساتھ' سے + عصر = زمانہ' دور' عہد + خویش = اپنا' اپنے) اندر ستیزم: جنگ میں ہوں' جنگ کر رہا ہوں (اندر + ستیز = جنگ' لڑائی + م = میں ہوں' ستیزیدن = جنگ کرنا)

میں کبھی گرتا ہوں اور کبھی مستوں کی طرح اٹھتا ہوں
یہ کیسا خون ہے جو میں تلوار کے بغیر بہا رہا ہوں
(ذرا) لب بام (آکر) ایک نگاہ التفات (کیجئے)
کیونکہ میں اپنے زمانے کے ساتھ جنگ کر رہا ہوں

مرا تنہائی و آہ و فغاں بہ
سوے یثرب سفر بے کارواں بہ
کجا مکتب' کجا میخانہ شوق
تو خود فرما مرا ایں بہ کہ آں بہ

لغت : مرا: مجھ کو' مجھے' میرے لیے۔ سوے یثرب: یثرب کی طرف' مدینے کی طرف' (سوے = طرف + یثرب = مدینہ منورہ کا پرانا نام) تو خود فرما: آپ ہی فرمائیے۔

میرے لیے تنہائی اور آہ و فغاں اچھی ہے
اور یثرب کی طرف قافلے کے بغیر سفر کرنا ہی اچھا ہے
کہاں مدرسہ اور کہاں عشق کا میکدہ
تو خود ہی فرما کہ میرے لیے یہ (مدرسہ) اچھا ہے یا وہ (عشق کا میخانہ)

پریدم در فضاے دلپذیرش
پرم تر گشت از ابر مطیرش
حرم تا در ضمیر من فرو رفت
سرودم آنچہ بود اندر ضمیرش

لغت : پریدم: میں اڑا' میں اڑتا رہا۔ در فضاے دلپذیرش: اس کی دلپذیر فضا میں' اس کی دلکش فضاؤں میں (در + فضا = زمین سے آسمان تک کی خالی جگہ' کرۂ ہوا + دلپذیر = دلچسپ' جسے دل قبول کرے' دل لگتا' دل + پذیر = پذیرفتن = قبول کرنا) گشت: ہو گیا' ہو گئے (گشتن = ہونا' ہو جانا) از ابر مطیرش: اس کے برسنے والے بادل سے (از + ابر = بادل + مطیر = برسنے والا + ش = اس کا' اس کے) تا: جب سے۔ فرو رفت: گہرا اترا ہے' جذب ہو گیا ہے'

سرایت کر گیا ہے (فرو رفتن = نیچے جانا، گہرا ترنا، کھب جانا، دھنس جانا)

سرودم: میں نے گایا، میں نے الاپا (سرودن = گانا، الاپنا، بیان کرنا) آنچہ: جو کچھ

میں اس (حرم) کی دلکش فضا میں اڑتا رہا

میرے پر و بال اس کے برسنے والے بادل سے تر ہو گئے

حرم نے جب سے میرے ضمیر میں نفوذ کیا ہے

میں نے وہی کچھ الاپا جو اس کے (حرم کے) ضمیر میں تھا

باں رازے کہ گفتم پے نبردند
ز شاخ نخل من خرما نخوردند
من اے میرؐ امم داد از تو خواہم
مرا یاراں غزل خوانے شمردند

لغت : باں رازے: اس راز سے متعلق، اس راز کے بارے میں (بہ = سے، سے متعلق، کے بارے میں + آں = اس + رازے = راز، بھید، باریک نکتہ) پے نبردند: انہوں نے حقیقت معلوم نہ کی، انہوں نے کھوج نہ لگایا (پے بردن = کھوج لگانا، سراغ لگانا) زشاخ نخل من: میرے نخل کی شاخ سے، میرے درخت کی ٹہنی سے (ز + شاخ = ٹہنی + نخل = نخیل، پودا، درخت، کھجور کا درخت + من = میرا، میرے) خرما: کھجور۔ نخوردند: انہوں نے نہیں کھائی، انہوں نے نہ کھائیں (خوردن = کھانا) اے میرؐ امم: اے امتوں کے امیر، اے قوموں کے سردار، اے رسول اکرمؐ (اے + میرؐ = امیر، سردار، آقا + امم = امت کی جمع، امتیں، قومیں) داد: انصاف۔ خواہم: میں مانگتا ہوں، میں چاہتا ہوں، میں طلب کرتا ہوں (خواستن = چاہنا، مانگنا، طلب کرنا) شمردند: انہوں نے شمار کیا، انہوں نے تصور کیا (شمردن = شمار کرنا، گننا، تصور کرنا)

ان مسلمانوں نے اس راز کی، جو میں نے بتایا، حقیقت معلوم نہیں کی

انہوں نے میرے نخل کی شاخ سے کھجوریں نہ کھائیں

اے امتوں کے سردار! میں آپؐ سے انصاف چاہتا ہوں

(افسوس ہے کہ) میرے دوستوں نے مجھے (محض) ایک غزل گو شاعر سمجھا

نہ شعر است ایں کہ بروے دل نہادم
گرہ از رشتہ معنی کشادم
بامیدے کہ اکسیرے زند عشق
مس ایں مفلساں را تاب دادم

لغت : بروے: اس پر (بر = پر + وے = وہ، اس) دل نہادم: میں نے دل رکھا۔ میں نے انحصار کیا (دل + نہادم = میں نے رکھا، نہادن = رکھنا) از رشتہ معنی: معنی کے رشتے سے۔ حقیقت کی ڈوری سے (از + رشتہ = تاگا، دھاگا، ڈوری + معنی = حقیقت) کشادم: میں نے کھولی (کشادن = کھولنا) بامیدے کہ: اس امید پر کہ (بہ = پر، ساتھ + امیدے = امید + کہ) اکسیرے زند: اکسیر لگا دے گا، سونا بنا دے گا (اکسیر = ایک بوٹی جس کے ساتھ چھونے سے معمولی دھات سونا یا چاندی بن جاتی ہے + زند = لگائے گا۔ لگا دے گا۔ مس کرے گا، زدن = مارنا، لگانا، مس کرنا) مس ایں مفلساں را: ان مفلسوں کے تانبے کو، ان غریبوں کی معمولی دھات کو (مس = تانبا + ایں = ان + مفلساں، مفلس کی جمع، غریب لوگ + را = کو) تاب دادم: میں نے آب و تاب دی، میں نے چمکایا (تاب = آب و تاب، چمک، روشنی، گرمی، حرارت + دادم = میں نے دی، دادن = دینا)

یہ شاعری نہیں ہے کہ جس سے میں نے دل لگایا
میں نے تو رشتہ حقیقت کی گرہ کھولی
اس امید پر کہ عشق اسے اکسیر لگا دے گا،
میں نے ان غریبوں (مسلمانوں) کے تانبے کو چمکایا

تو گفتی از حیات جاوداں گوے
بگوش مردۂ پیغام جاں گوے
ولے گویند ایں ناحق شناساں
کہ تاریخ وفات این و آں گوے

لغت : گوے: تو کہہ، تو بتا۔ بگوش مردۂ: کسی مردے کے کان میں (بہ =

میں + گوش = کان + مردہ = ایک مردہ) گویند: کہتے ہیں (گفتن = کہنا) این حق ناشناساں: یہ حق ناشناس لوگ۔ حقیقت کو نہ سمجھنے والے یہ لوگ (ایں = یہ + ناحق شناساں = ناحق شناس کی جمع، حق کو نہ پہچاننے والے، شناختن = پہچانا) تاریخ وفات این و آں: اس اور اس کی وفات کی تاریخ، ہر کس و ناکس کی تاریخ وفات (تاریخ + وفات + ایں + او + آں)

تو نے مجھ سے کہا: بقائے دوام کے بارے میں (کچھ) بتا
مردے کے کان میں زندگی کا پیغام کہہ۔
لیکن یہ حق ناشناس لوگ مجھ سے کہتے ہیں
کہ ہر کس و ناکس کی تاریخ وفات کہہ

رخم از درد پنہاں زعفرانی
تراود خون زچشم ارغوانی
سخن اندر گلوے من گرہ بست
تو احوال مرا ناگفتہ دانی

لغت : رخم: میرا چہرہ (رخ = چہرے + م = میرا) زعفرانی: زعفران کے رنگ کا، کیسری رنگ کا، پیلا (زعفران زرد رنگ کا ایک خوشبودار پھول جسے کیسر بھی کہتے ہیں) تراود: ٹپکتا ہے (تراویدن = ٹپکنا، رسنا) ارغوانی: ارغوان کے رنگ کی، سرخ (ارغوان = ایک پودا جس کے پھل اور پھول سرخ ہوتے ہیں) اندر گلوے من: میرے گلے میں، میرے حلق کے اندر۔ گرہ بست: پھنس گئی۔ اٹک گئی (گرہ بستن = گرہ باندھنا، پھنسنا، اٹکنا) ناگفتہ: بن کہے، کہے بغیر۔ دانی: تو جانتا ہے

میرا چہرہ درد پنہاں سے زعفرانی ہے
میری سرخ آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے
میری بات میرے گلے میں اٹک گئی
تو میرا حال کہے بغیر (ہی) جانتا ہے

زبان ما غریباں از نگاہیست
حدیث درد منداں اشک و آہیست
کشادم چشم و بربستم لب خویش
سخن اندر طریق ما گناہیست

لغت : از نگاہیست: نگاہ سے ہے (از + نگاہے = نگاہ، نظر + ست) یعنی ہم نگاہ سے زبان کا کام لیتے ہیں۔ کشادم چشم: میں نے آنکھ کھولی، میں نے آنکھیں کھول لیں (کشادم = میں نے کھولی یا کھولیں، کشادن = کھولنا + چشم = آنکھ، آنکھیں بربستم: میں نے بند کر لیے (بستن = باندھنا، بند کر لینا)

ہم غریبوں کی زبان نگاہ سے ہے
درد مندوں کا بیان آنسو اور آہیں ہیں
میں نے آنکھیں کھولیں اور اپنے لب بند کر لیے
کیونکہ ہمارے مسلک میں بولنا گناہ ہے

خودی دادم زخود نا محرمے را
کشادم در گل او زمزمے را
بدہ آں نالہ گرمے کہ از وے
بسوزم جز غم دیں ہر غمے را

لغت : زخود نامحرمے را: اپنے آپ سے غافل کو، اپنی ہستی سے بے خبر کو (ز + خود = نامحرمے = نامحرم، غافل، بے خبر، ناواقف + را = کو) در گل او: اس کی مٹی میں، اس کے پیکر خاکی میں (در + گل = گیلی مٹی مراد خاکی جسم + او) زمزمے را: ایک زمزم کو۔ آب زمزم کا ایک چشمہ (زمزم = وہ مشہور چشمہ جو حضرت اسماعیلؑ کے ایڑیاں زمین پر مارنے سے پھوٹا تھا + را) آں نالہ گرمے: وہ گرم نالہ، وہ پر سوز فریاد (اں + نالہ + فریاد، نالیدن = نالہ کرنا، فریاد کرنا، رونا + گرمے = گرم، پر سوز) کہ از وے: کہ جس سے (کہ + از + وے = اس، جس) بسوزم: میں جلا دوں (سوختن = جلانا، جلا دینا)

میں اپنے آپ سے غافل (مسلمان) کو خودی کا درس دیا
میں نے اس کی مٹی میں زمزم (کا چشمہ) کھول دیا

(اے خدا) مجھے وہ گرم نالہ عطا کر کہ جس سے
میں دین کے غم کے سوا ہر غم کو جلا دوں

درون ما بجز دود نفس نیست
بجز دست تو مارا دسترس نیست
دگر افسانہ غم با کہ گویم
کہ اندر سینہ ہا غیر از تو کس نیست

لغت : بجز دود نفس: سانس کے دھوئیں کے سوا (بجز = جز' سوا' علاوہ + دود = دھواں + نفس = سانس (یہاں آہوں کا دھواں مراد ہے) دسترس: رسائی' پہنچ' کسی چیز تک ہاتھ کا پہنچنا (دست = ہاتھ + رس = رسیدن' پہنچنا) با کہ: کس کے ساتھ' کس سے (با = ساتھ' سے + کہ = کس' کون) غیر از تو: تیرے بغیر' تیرے سوا (غیر = سوا + از = سے + تو = تجھ' تیرے)

ہمارے اندر سانس کے دھوئیں کے سوا (اور کچھ) نہیں ہے
تیرے ہاتھ کے سوا ہماری (اور کہیں) رسائی نہیں
میں اب (اپنے) دکھ کی داستان کس سے کہوں
کیونکہ (ہمارے) سینوں میں تیرے سوا اور کوئی نہیں ہے

غریبے' درد مندے' نے نوازے
ز سوز نغمہ خود در گدازے
تو می دانی چہ می جوید' چہ خواہد
دلے از ہر دو عالم بے نیازے

لغت : نے نوازے: ایک بانسری بجانے والا' ایک نغمہ گر' ایک شاعر (نے = بانسری + نواز = بجانے والا' نواختن = بجانا سے اسم فاعل کی علامت + ے = ایک) در گدازے: گداز میں' گداز میں ہے' پگھل رہا ہے (در + گدازے = گداز = پگھلنے کی کیفیت' رقت کی حالت' متاثر ہونے کی کیفیت' گداختن = پگھلنا) می جوید: وہ ڈھونڈتا ہے (جستن = ڈھونڈنا) خواہد: چاہتا ہے
ایک مسافر' ایک صاحب درد' ایک نے نواز (بانسری بجانے والا)

جو اپنے نغمے کی گرمی سے پگھل رہا ہے،
تو جانتا ہے کہ وہ کیا ڈھونڈتا ہے، کیا چاہتا ہے
وہ ایک ایسا دل چاہتا ہے جو دونوں عالم سے بے نیاز ہو۔

نم و رنگ از دم بادے نجویم
زفیض آفتاب تو برویم
نگاہم از مہ و پرویں بلند است
سخن را بر مزاج کس نگویم

لغت : نم و رنگ: نمی اور رنگ، طراوت اور شگفتگی (نم = نمی، تری، رطوبت، طراوت + و = اور + رنگ = رنگت، شگفتگی، حسن) از دم بادے: کسی ہوا کے جھونکے سے (از + دم = جھونکا، سانس، پھونک + باد = ہوا ے = کسی، کوئی) نجویم: میں نہیں ڈھونڈتا (جستن = ڈھونڈنا) برویم: میں اگتا ہوں، نشوونما پاتا ہوں، پھلتا پھولتا ہوں (رستن = اگنا) بر مزاج کس: کسی کے مزاج پر، کسی کے منشا کے مطابق، دوسروں کی پسند کے مطابق (بر = پر، کے مطابق + مزاج = طبیعت، پسند + کس = کوئی، کسی)

میں کسی ہوا کے جھونکے سے نمی اور رنگت (تازگی اور شگفتگی) حاصل نہیں کرتا
بلکہ میں تیرے آفتاب کے فیض (نگاہ کرم) سے نشوونما پاتا ہوں
میری نظر ماہ و پرویں سے بلند ہے
میں اپنی بات کسی کے مزاج کے مطابق نہیں کہتا

در آں دریا کہ او را ساحلے نیست
دلیل عاشقاں غیر از دلے نیست
تو فرمودی رہ بطحا گرفتیم
وگرنہ جز تو مارا منزلے نیست

لغت : او را: اس کا، جس کا۔ دلیل عاشقاں: عاشقوں کے لیے رہنما (دلیل = راہنما + عاشقاں) تو فرمودی: تو نے فرمایا (تو + فرمودی = تو نے فرمایا، فرمودن = فرمانا) گرفتیم: ہم نے لی، ہم نے لیا (گرفتن = پکڑنا، لینا)

اس سمندر میں کہ جس کا کوئی ساحل نہیں ہے'
عاشقوں کے لیے دل کے سوا کوئی راہنما نہیں
تو نے فرمایا تو ہم نے مکے کا راستہ لیا
ورنہ تیرے سوا ہماری کوئی منزل نہیں ہے۔

مراں از در کہ مشتاق حضوریم
ازاں دردے کہ دادی ناصبوریم
بفرما ہر چہ می خواہی بجز صبر
کہ ما از وے دو صد فرسنگ دوریم

لغت : مراں: نہ ہٹا' نہ دھتکار' دور نہ کر (راندن = ہٹانا' دھتکارنا' ہانکنا) مشتاق حضوریم: ہم حضوری کے مشتاق ہیں' ہم حاضری کا اشتیاق رکھتے ہیں (مشتاق = اشتیاق رکھنے والا' شوق رکھنے والا + حضور = حضوری' حاضری + یم = ہم ہیں) ناصبوریم: ہم ناصبور ہیں' ہم بے صبر ہیں' ہم بے قرار ہیں (نا + صوبر = صبر کرنے والا' صابر + یم) بفرما: تو فرما' تو حکم دے۔ ہرچہ: جو کچھ۔

ہمیں دروازے سے نہ دھتکار کیونکہ ہم حاضری کے مشتاق ہیں
ہم اس درد سے جو تو نے ہمیں دیا ہے' بے قرار ہیں
تو صبر کے سوا (ہم سے) جو کچھ بھی کہنا چاہتا ہے' کہہ لے
کیونکہ ہم اس صبر سے دو سو کوس (کوسوں) دور ہیں۔

بہ افرنگی بتاں دل باختم من
ز تاب دیریاں بگداختم من
چناں از خویشتن بیگانہ بودم
چو دیدم خویش را نشناختم من

لغت : بہ افرنگی بتاں: بتان فرنگ کو' یورپ کے حسینوں کو (بہ = کو + افرنگ = افرنگ یعنی یورپ کا رہنے والا + بتاں = بت کی جمع' حسین لوگ) دل باختم من: میں نے دل دے دیا' میں نے دل ہار دیا (دل + باختم = میں نے ہار دیا' باختن = ہارنا) زتاب دیریاں: اہل دیر کی گرمی سے' بتاں کافر کے حسن کی

گرمی سے (ز = سے + تاب = گرمی، حسن و جمال کی گرمی، حسن کی چمک دمک + دیریاں = دیری کی جمع، دیر (بت خانہ) سے تعلق رکھنے والے، اہل دیر) بگداختم: میں پگھل گیا، میں موم ہو گیا، میں بے حد متاثر ہوا (گداختن = پگھلنا) چناں: اس طرح، یوں، اس حد تک۔ چو: جب۔ خویش را: اپنے آپ کو (خویش = اپنا آپ + را) شناختم: میں نے نہ پہچانا (شناختن = پہچانا)

میں یورپ کے حسینوں کو دل دے بیٹھا
میں اہل دیر (بتان ہند) (کے حسن) کی گرمی سے پگھل گیا
میں اپنے آپ سے اس قدر بیگانہ ہو گیا تھا
کہ جب میں نے اپنے آپ کو دیکھا تو پہچان نہ سکا

مے از میخانہ مغرب چشیدم
بجان من کہ درد سر خریدم
نشستم بانکویان فرنگی
ازاں بے سوز تر روزے ندیدم

لغت : چشیدم: میں نے چکھی، میں نے پی (چشیدن = چکھنا) بجان من: میری جان کی قسم، مجھے اپنی جان کی قسم۔ نشستم: صحبت اختیار کی۔ بانکویان فرنگی: حسینان فرنگ کے ساتھ (با = ساتھ + نکویان = نکو کی جمع، خوبرو لوگ + فرنگی = فرنگ (یورپ) کے رہنے والے) بے سوز تر: زیادہ بے سوز، زیادہ بے کیف (بے = کلمہ نفی + سوز = حرارت، گداز، کیف - تر = زیادہ) روزے: کوئی دن

میں نے یورپ کے میخانے سے شراب چکھی
مجھے اپنی جان کی قسم کہ میں نے درد سر مول لے لیا
(جس روز) میں حسینان فرنگ کے پاس بیٹھا
میں نے اس روز سے زیادہ بے کیف دن کوئی نہیں دیکھ

فقیرم از تو خواہم ہر چہ خواہم
دل کوہے خراش از برگ کاہم

مرا درس حکیماں دردسر داد
کہ من پروردۂ فیض نگاہم

لغت : از تو خواہم: میں مانگتا ہوں (خواستن = چاہنا، مانگنا، طلب کرنا) خراش: تو چھیل دے (خراشیدن = چھیلنا) از برگ کاہم: میری خشک گھاس کے پتے سے (از + برگ = پتہ + کاہ = خشک گھاس + م = میری) پروردۂ فیض نگاہم: میں فیضان نظر کا پروردہ ہوں، میں بزرگوں کے سایہ فیض میں پروان چڑھا ہوں (من + پروردہ + پالا ہوا، پرورش پایا ہوا، تربیت یافتہ، پروردن = پالنا + فیض = فیضان، برکت، بخشش، نفع پہنچانے کا عمل + نگاہ = نظر + م)

میں فقیر (درویش) ہوں، جو کچھ مانگتا ہوں، تجھ سے مانگتا ہوں
تو میری خشک گھاس کے پتے سے پہاڑ کا دل چھیل دے
مجھے فلسفیوں کے درس نے دردسر ہی دیا
کیونکہ میں فیضان نظر کا پالا ہوا ہوں

نہ با ملا نہ با صوفی نشینم
تو میدانی کہ من آنم نہ اینم
نویس اللہ، بر لوح دل من
کہ ہم خود را ہم او را فاش بینم

لغت : نشینم: میں بیٹھتا ہوں (نشستن = بیٹھنا) آنم: وہ ہوں (آن = وہ + م) اینم: یہ ہوں (ایں = یہ + م) نویس: تو لکھ، تو لکھ دے (نوشتن = لکھنا سے صیغہ امر) ہم خود را: اپنے آپ کو بھی (ہم = بھی + خود را) ہم او را: اس (خدا) کو بھی (ہم + او = اس + را) فاش: ظاہر، آشکار، کھلا۔ بینم: میں دیکھوں (دیدن = دیکھنا)

میں نہ ملا کے پاس بیٹھتا ہوں نہ صوفی کے پاس
تو (خوب) جانتا ہے کہ میں نہ تو وہ (ملا) ہوں نہ یہ (صوفی)
تو میرے دل کی تختی پر "اللہ" لکھ دے
تاکہ میں اپنے آپ کو بھی اور اس کو بھی آشکارا دیکھوں

دل ملا گرفتار غمے نیست
نگاہے ہست در چشمش نمے نیست
ازاں بگریختم از مکتب او
کہ در ریگ حجازش زمزمے نیست

لغت : در چشمش: اس کی آنکھ میں (در + چشم + ش = اس کی) نمے: کوئی، نمی، آنسوؤں کی نمی۔ بگریختم: میں بھاگا، میں بھاگ آیا (گریختن = بھاگنا) در ریگ حجازش: اس کے حجاز کی ریت میں، اس کی بے کیف مذہبی تعلیم میں (در = میں + ریگ = ریت + حجاز = عرب کا وہ صوبہ جس میں مکہ اور مدینہ واقع ہیں + ش) زمزمے: کوئی زمزم (زمزم = آب زم زم + ے) مراد سوز و گداز اور جذب و شوق کی کوئی کیفیت

ملا کا دل کسی غم میں مبتلا نہیں ہے
اس کی آنکھ میں نگاہ تو ہے نمی نہیں ہے
میں اس کے مکتب سے اسی لیے بھاگ نکلا
کہ اس کے حجاز کی ریت میں کوئی زمزم نہیں ہے

سر منبر کلامش نیشدار است
کہ او را صد کتاب اندر کنار است
حضور تو من از خجلت نگفتم
ز خود پنہاں و برما آشکار است

لغت : نیشدار: ڈنک رکھنے والا، زہریلا، زہریلی، زہر بھرا، زہر بھری (نیش = ڈنک، تیز نوک، زہر + دار = رکھنے والا، رکھنے والی، داشتن = رکھنا سے اسم فاعل کی علامت) اندر کنار: بغل میں (اندر + کنار = بغل) حضور تو: تیرے حضور، تیرے روبرو، تیرے سامنے (حضور = سامنے + تو = تیرے) از خجلت: شرمندگی سے، شرم کے مارے (از + خجلت = خجالت، ندامت، شرمندگی، شرم)

منبر پر اس (ملا) کا کلام (بڑا) زہر بھرا ہوتا ہے
کیونکہ اس کی بغل میں سیکڑوں کتابیں ہیں

(اے خدا کے رسول ﷺ) میں نے شرم کے مارے آپؐ کی سرکار میں بیان نہ کیا

(کہ یہ شخص) اپنے آپ سے پوشیدہ اور ہم پر آشکار ہے

دل صاحبدلاں او برد یا من؟
پیام شوق او آورد یا من؟
من و ملا زکیش دیں دو تیریم
بفرما برہدف او خورد یا من؟

لغت : برد: لے گیا، جیت گیا (بردن = لے جانا) آورد: لایا (آوردن = لانا) زکیش دیں: دین کے ترکش سے، دین کے ترکش کے (ز = سے کے + کیش = ترکش، تیر رکھنے کا خانہ + دین) بفرما: تو فرما، تو ہی بتا (فرمودن = فرمانا) برہدف: نشانے پر (بر = پر + ہدف = نشانہ) خورد: لگا، بیٹھا (برہدف خوردن = نشانے پر لگنا یا بیٹھنا)

دردمندوں کا دل اس نے لیا (جیتا) یا میں نے؟
شوق کا پیغام وہ لایا یا میں؟
میں اور ملا دین کے ترکش کے دو تیر ہیں
اب تو ہی فرما (ٹھیک) نشانے پر وہ لگا یا میں؟

غریبم درمیان محفل خویش
تو خود گو باکہ گویم مشکل خویش
ازاں ترسم کہ پنہانم شود فاش
غم خود را نگویم با دل خویش

لغت : درمیان محفل خویش: اپنی محفل کے درمیان، اپنی ہی مجلس میں۔ گو: تو کہہ، تو بتا (گفتن = کہنا، بتانا) باکہ: کس کے ساتھ، کس سے (با ساتھ، سے + کہ = کس) ترسم: میں ڈرتا ہوں (ترسیدن = ڈرنا) پنہانم: میرا پوشیدہ، میرا پوشیدہ راز (پنہان = پوشیدہ، چھپی ہوئی بات + م = میرا، میری) شود: ہو جائے گا (شدن، ہونا، ہو جانا)

میں اپنی محفل میں بھی اجنبی ہوں
تو ہی بتا کہ میں اپنی مشکل کس سے بیان کروں
میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میرا راز فاش ہو جائے گا
(اس لیے) میں اپنا غم اپنے دل سے بھی نہیں کہتا

دل خود را بدست کس ندادم
گرہ از روے کار خود کشادم
بغیر اللہ کردم تکیہ یک بار
دو صد بار از مقام خود فتادم

لغت : ندادم: میں نے نہ دیا۔ از روئے کار خود: اپنے کام کے چہرے سے (از + روے = چہرہ' صورت + کار = کام' معاملہ' مسئلہ + خود) کشادم: میں نے کھولی (کشادن = کھولنا' گرہ از روے کشادن = اپنے کام کی گرہ کھولنا' اپنی مشکل حل کرن' اپنی گتھی سلجھانا' اپنا عقدہ حل کرنا۔ تکیہ: بھروسا' انحصار۔

میں نے اپنا دل کسی کے ہاتھ میں نہ دیا
میں نے اپنی مشکل خود حل کی
جب میں نے ایک بار غیر اللہ پر بھروسا کیا' تو دو سو مرتبہ اپنے مقام سے گرا

ہماں سوز جنوں اندر سر من
ہماں ہنگامہ ہا اندر بر من
ہنوز از جوش طوفانے کہ بگذشت
نیا سود است موج گوہر من

لغت : بر: سینہ' پہلو۔ از جوش طوفانے: اس طوفان کے جوش سے' اس طوفان کے تھپیڑوں سے (از + جوش = ابال' ہیجان + طوفان = سیلاب) نیا سود است: آسودہ نہیں ہوئی ہے' سکون نہیں پا سکی ہے (آسودن = آسودہ ہونا' آرام یا سکون پانا)

دیوانگی کی وہی حرارت میرے سر میں موجود ہے
وہی ہنگامے میرے سینے میں (دبے ہوئے) ہیں

اس طوفان کے جوش سے، جو گزر چکا ہے
ابھی تک میرے گوہر کی موج آسودہ نہیں ہو سکی

هنوز این خاک دارای شرر هست
هنوز این سینه را آه سحر هست
تجلی ریز بر چشمم که بینی
باین پیری مرا تاب نظر هست

لغت : دارائے شرر: اپنے اندر چنگاری رکھنے والی، جس میں چنگاری دبی ہوئی ہو (دارا = رکھنے والی، داشتن = رکھنا + شرر = شرار، شرارہ، چنگاری) ریز: گرا، ڈال، پھینک (ریختن = گرانا، ڈالنا) بینی: تو دیکھتا ہے، تو دیکھ رہا ہے (دیدن = دیکھنا) باین پیری: اس بڑھاپے میں (بہ = میں، کے باوجود + این = اس + پیری = بڑھاپا) تاب نظر: نگاہ کی تاب، دیکھنے کی طاقت، دیکھنے کا حوصلہ (تاب = طاقت، حوصلہ، ہمت + نظر)

ابھی میری اس خاک میں چنگاری (دبی ہوئی) ہے
ابھی اس سینے میں آہ سحر موجود ہے
میری آنکھوں پر تجلی گرا کیونکہ تو دیکھ رہا ہے
کہ اس بڑھاپے میں بھی مجھ میں دیکھنے کی طاقت ہے

نگاہم زانچہ بینم بے نیاز است
دل از سوز درونم در گداز است
من و این عصر بے اخلاص و بے سوز
بگو با من کہ آخر این چہ راز است

لغت : زانچہ بینم: اس سے جو کچھ میں دیکھتا ہوں (ز + ان = اس + چہ = جو، جو کچھ + بینم = میں دیکھتا ہوں، دیدن = دیکھنا) در گداز است: گداز میں ہے، گداز ہو رہا ہے، پگھل رہا ہے (در + گداز = پگھلنے کی حالت، گداختن = پگھلنا + است) بگو: تو کہہ، تو بتا۔

جو کچھ میں دیکھتا ہوں، میری نگاہ، اس سے بے نیاز ہے

(میرا) دل میرے باطن کی حرارت سے پگھل رہا ہے
(ایک طرف) میں اور (دوسری طرف) خلوص اور محبت کی گرمی سے عاری یہ زمانہ
مجھے بتا کہ آخر یہ کیا راز ہے

مرا در عصر بے سوز آفریدند
بخاکم جان پر شورے دمیدند
چو نخ در گردن من زندگانی
تو گوئی برسر دارم کشیدند

لغت : آفریدند: انہوں نے پیدا کیا، قدرت نے پیدا کیا (آفریدن = پیدا کرنا) بخاکم: میری خاک میں، میرے خاکی وجود میں (بہ = میں + خاک = مٹی، خاکی جسم + م) دمیدند: انہوں نے پھونکی (دمیدن = پھونکنا) چو نخ: ریشم کے تار کی طرح، ریشمی دھاگے کی طرح (چو = طرح، مانند + نخ = ریشم کا تار) در گردن من: میری گردن میں (در + گردن + من) تو گوئی: تو کہے۔ برسر دارم کشیدند: انہوں نے مجھے دار پر کھینچ دیا (بر = پر سر = سرا + دار = سولی + م = مجھے + کشیدند = انہوں نے کھینچ دیا، بردار کشیدن = سولی چڑھانا، پھانسی دینا)

انہوں نے (قدرت نے) مجھے سوز محبت سے عاری زمانے میں پیدا کیا
اور میرے خاکی پیکر میں ایک مضطرب روح پھونک دی
زندگی ریشم کے دھاگے کی طرح میری گردن میں (ڈال دی گئی) ہے
گویا انہوں نے (قدرت نے) مجھے دار پر کھینچ دیا ہے۔

نگیرد لالہ و گل رنگ و بویم
درون سینہ ام مرد آرزویم
غم پنہاں بحرف اندر نہ گنجد
اگر گنجد چہ گویم با کہ گویم

لغت : نگیرد: نہیں لیتے، نہیں پکڑتے، قبول نہیں کرتے (گرفتن = پکڑنا مرد: مر گئی، ختم ہو گئی، مٹ گئی۔ بحرف اندر: بیان میں، الفاظ میں (بہ = میں +

حرف = بات' الفاظ' بیان + اندر = میں) نہ گنجد: نہیں سماتا' نہیں سما سکتا (گنجیدن = سمانا) باکہ: کس سے (با = ساتھ' سے + کہ = کس' کون)

لالہ و گل (مراد افراد قوم) میرا رنگ و بو یعنی اثر قبول نہیں کرتے
میری آواز میرے سینے میں مرگئی
میرا درد نہاں الفاظ میں نہیں سما سکتا
اگر سما بھی جائے تو کیا کہوں اور کس سے کہوں

من اندر مشرق و مغرب غریبم
کہ از یاران محرم بے نصیبم
غم خود را بگویم با دل خویش
چہ معصومانہ غربت را فریبم

لغت : معصومانہ: معصوموں کی طرح' معصومیت سے' بھولے پن سے' بچوں کی طرح (معصوم = گناہوں سے پاک' پاک دامن' بھولا' سیدھا سادہ + انہ = صفت نسبتی کی علامت) غربت: اجنبیت' غریب الوطنی' پردیس' تنہائی' مسافری۔ فریبم: میں فریب دیتا ہوں' بہلاتا ہوں (فریفتن = فریب دینا' غافل کرنا)

میں مشرق اور مغرب میں غریب الوطن (اجنبی) ہوں
کیونکہ میں ہم خیال دوستوں سے محروم ہوں
میں اپنا غم اپنے دل سے کہہ لیتا ہوں
(اس طرح) میں کتنی سادگی سے اپنی غریب الوطنی کو بہلاتا ہوں۔

طلسم علم حاضر را شکستم
ربودم دانہ و دامش گسستم
خدا داند کہ مانند براہیمؑ
بہ نار او چہ بے پروا نشستم

لغت : طلسم علم حاضر: علم حاضر کا طلسم' جدید علوم کا جادو' مغربی افکار و نظریات کے مہلک اثرات (طلسم = جادو + علم = علوم' افکار' نظریات + حاضر =

موجودہ دور، زمانہ حال) شکستم: میں نے توڑ دیا۔ ربودم: میں نے اڑا لیا، میں نے اچک لیا، میں نے ضائع کر دیا (ربودن = اچک لینا، اڑا لینا، بے بھاگنا) دانہ: مراد مالی اور مادی مفادات۔ دامش: اس کا جال۔ گسستم: میں نے توڑ دیا۔ بہ ناز او: اس کی آگ میں (بہ = میں + نار = آگ + او = اس کی) نشستم: میں بیٹھا۔

میں نے علم حاضر کا جادو توڑ دیا
میں نے دانہ اچک لیا اور اس کا جال توڑ دیا
خدا جانتا ہے کہ میں حضرت ابراہیمؑ کی طرح
اس کی (علم حاضر کی) آگ میں کتنی بے پروائی سے بیٹھا

بچشم من نگہ آوردۂ تست
فروغ لا الہ آوردۂ تست
دو چارم کن بہ صبح من رآنی
شبم را تاب مہ آوردۂ تست

لغت : نگہ: یہاں بصارت کی بجائے بصیرت مراد ہے۔ آوردۂ تست: تیری لائی ہوئی، تیری دی ہوئی ہے (آوردہ = لائی ہوئی + تست) فروغ لا الہ: لا الہ کی روشنی، توحید کی روشنی (فروغ = روشنی، نور + لا = نہیں + الہ = معبود، خدا، لا الہ الا اللہ کا مخفف جس کا مطلب ہے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں) دو چارم کن: مجھے دو چار کر، مجھے روبرو کر، دو چار = مقابل، روبرو، آمنے سامنے + م = مجھے + کن = تو کر، تو کر دے، کردن = کرنا) بہ صبح من رآنی: من رآنی کی صبح سے (بہ = سے صبح + من = جس نے + رآنی = مجھے دیکھا، مشہور حدیث من رآنی فقد رأ اللہ یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھا، کی طرف اشارہ ہے) تاب مہ: چاند کی روشنی، چاندنی

میری آنکھوں میں نگاہ (بصیرت) تیری ہی لائی ہوئی (دی ہوئی) ہے
لا الہ کی روشنی تیری ہی لائی ہوئی (دی ہوئی) ہے
مجھے من رآنی کی صبح کے روبرو کر دے

میری رات کے لیے چاند کا نور تیرا ہی لایا ہوا ہے

چو خود را در کنار خود کشیدم
بہ نور تو مقام خویش دیدم
دریں دیر از نوائے صبحگاہی
جہان عشق و مستی آفریدم

لغت : در کنار خود: اپنی گود میں، اپنے پہلو میں، اپنی بغل میں۔ کشیدم: میں نے کھینچا (خود را در کنار خود کشیدن = اپنے آپ کو اپنی آغوش میں لینا، اپنے من میں ڈوب جانا) مقام خویش دیدن: اپنی حقیقت کو جان لینا، اپنے آپ کو پہچان لینا، اپنا عرفان حاصل کرنا۔ از نوائے صبحگاہی: صبح کی فریاد سے، پچھلی رات کو اٹھ کر خدا کے حضور گریہ و زاری کرنے سے (از = سے + نوا = آواز، نغمہ، سر، فریاد، نالہ، فغاں، کوک + صبحگاہی = صبح کے وقت کی، صبح + گاہ = وقت + ی = یائے نسبتی) آفریدم: میں نے پیدا کیا، میں نے پیدا کی (آفریدن = پیدا کرنا)

جب میں نے اپنے آپ کو اپنی آغوش میں لیا (اپنا عرفان حاصل کیا)
تو تیرے نور سے اپنے مقام کو دیکھا (اپنی حقیقت کو سمجھا)
میں نے اس بت خانے (دنیا) میں فغاں سحر گاہی سے
عشق و مستی کی (ایک نئی) دنیا پیدا کی

دریں عالم بہشت خرمے ہست
بشاخ او ز اشک من نمے ہست
نصیب او ہنوز آں ہاوہو نیست
کہ او در انتظار آدمے ہست

لغت : بہشت خرمے: ایک سرسبز و شاداب بہشت، ایک پر بہار جنت (بہشت = جنت، فردوس، خلد + خرم = شاداب، سرسبز، تروتازہ + ے = ایک) ہاوہو: ہو حق، وجد و مستی میں منہ سے نکلنے والا نعرہ، ہنگامہ، شورش، جوش جنوں (ہاے = ہو) در انتظار آدمے: ایک آدم کے انتظار میں، کسی عظیم

انسان یا مرد کامل کے انتظار میں (در + انتظار + آدم + اے = ایک)
اس دنیا میں ایک سرسبز و شاداب جنت (موجود) ہے
اس کی شاخوں میں میرے آنسوؤں سے تازگی ہے
ابھی اس (جنت) کے نصیب میں جنوں کی وہ شورش نہیں
کیونکہ وہ ابھی کسی آدم کے انتظار میں ہے۔

بدہ او را جوان پاکبازے
سرورش از شراب خانہ سازے
قوی بازوے او مانند حیدرؓ
دل او از دو گیتی بے نیازے

لغت : جوان پاکبازے: ایک پاکباز جوان، ایک پاکیزہ سیرت نوجوان، قائد (جوان + پاکباز = پاکیزہ سیرت، جس کے مشاغل پاکیزہ ہوں، متقی، پاک + باز = باختن (کھیلنا) سے علامت فاعل + ے = ایک) سرورش: اس کا سرور، اس کی مستی (سرور = مستی، نشہ، کیف، خمار + ش) شراب خانہ سازے: خانہ ساز شراب سے، گھر کی بنی ہوئی شراب سے مراد اپنی ملی روایات سے (از + شراب + خانہ = گھر + ساز = بنی ہوئی، ساختن = بنانا سے اسم مفعول کی علامت + ے زائد) مانند حیدرؓ: حیدرؓ کی طرح، حضرت علیؓ جیسے۔

اسے ایک پاکیزہ سیرت جوان (قائد) عطا کر
جس کی مستی خانہ ساز (گھر کی بنی ہوئی) شراب سے ہو
جس کے بازو حضرت علیؓ کی طرح مضبوط ہوں
(اور) جس کا دل دونوں عالم سے بے نیاز ہو

بیا ساقی بگرداں جام مے را
زمے سوزندہ ترکن سوز نے را
دگر آں دل بنہ در سینہ من
کہ پیچم پنجہ کاؤس و کے را

لغت : بگرداں: گردش میں لا، (گردانیدن۔ گھمانا، گردش میں لانا) سوزندہ

تر: زیادہ جلانے والا یا زیادہ جلانے والی' جو زیادہ سوز و مستی پیدا کرے (سوزندہ = جلانے والا' جلانے والی + تر = زیادہ' سوختن = جلانا سے اسم فاعل) سوز نے را: بانسری کے سوز کو' بانسری کی پر سوز لے کو مراد میری شاعری کو۔ بنہ: تو رکھ دے (نہادن = رکھنا) پیچم: میں مروڑ دوں' میں مروڑ ڈالوں (پیچیدن = مروڑنا' بل دینا) پنجہ کاؤس و کے را: کاؤس اور کے کے پنجے کو' کاؤس اور کے کا پنجہ (پنجہ = ہاتھ + کاؤس = کیکاؤس' قدیم ایران کا ایک مشہور بادشاہ + و + کے = کیخسرو' قدیم ایران کا ایک مشہور بادشاہ + را)

(اے) ساقی! جام شراب کو گردش میں لا
(میری) بانسری (شاعری) کے سوز کو شراب سے بھی زیادہ پر سوز کر دے
(ایک بار) پھر وہ دل میرے سینے میں رکھ دے
کہ میں کیکاؤس اور کیخسرو کا پنجہ مروڑ ڈالوں

جہاں از عشق و عشق از سینہ تست
سرورش از مے دیرینہ تست
جز ایں چیزے نمی دانم ز جبریل
کہ او یک جوہر از آئینہ تست

لغت : از سینہ تست: تیرے سینے سے ہے' تیرے سینے سے تعلق رکھتا ہے۔ از مے دیرینہ: تیری پرانی شراب سے' تیرے بادۂ کہن سے ہے۔ جز ایں: اس کے سوا۔ چیزے: کوئی چیز' کچھ۔ ز جبریل: جبرائیل سے' جبرائیل کے بارے میں' جبرائیل کے متعلق۔ جوہر: چمک' آب و تاب' آئینے کے وہ قدرتی خطوط جن سے اس کی جلا (چمک) ظاہر ہوتی ہے۔

جہان عشق سے (تخلیق ہوا) ہے اور عشق (کا تعلق) تیرے سینے سے ہے
اس (جہان) کا کیف و سرور تیری پرانی شراب سے ہے
میں جبریل کے بارے میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا
کہ وہ تیرے آئینے کا ایک جوہر ہے

مرا ایں سوز از فیض دم تست
بتاکم موج مے از زمزم تست
خجل ملک جم از درویشی من
کہ دل در سینہ من محرم تست

لغت : بتاکم: میرے انگور کی بیل میں، میری شخصیت میں، میرے وجود میں (بہ = میں + تاک = انگور کی بیل + م = میرا، میرے، میری) از زمزم تست: تیرے زمزم سے، تیرے روحانی فیض کا نتیجہ ہے (از + زمزم = مکہ کا وہ مشہور چشمہ جو حضرت اسماعیلؑ کے ایڑیاں رگڑنے سے جاری ہوا تھا + تست) ملک جم: جمشید کا ملک (ملک + جم = جمشید، ایران قدیم کا ایک مشہور بادشاہ) محرم تست: تیرا محرم ہے، تیرا راز دار ہے، تجھ سے محرمانہ تعلق رکھتا ہے۔

میرا یہ سوز و گداز تیری ہستی کے فیض سے ہے
میری انگور کی بیل میں شراب کی لہر تیرے زمزم سے ہے
میری درویشی کے سامنے جمشید کی سلطنت شرمندہ ہے
کیونکہ میرے سینے میں میرا دل تیرا محرم ہے

دریں بتخانہ دل باکس نہ بستم
و لیکن از مقام خود گسستم
ز من امروز می خواہد سجودے
خداوندے کہ دی او را شکستم

لغت : نہ بستم: میں نے نہ باندھا، میں نے نہ لگایا (دل بستن = دل لگانا) گسستم: میں ٹوٹ گیا، میں الگ ہو گیا (گستن = ٹوٹنا) می خواہد: چاہتا ہے، طلب کرتا ہے (خواستن = چاہنا، مانگنا) خداوندے: وہ خدا یعنی وہ معبود باطل۔ دی: دیروز، کل، ماضی میں۔ شکستم: میں نے توڑا، میں نے توڑ دیا تھا (شکستن = توڑنا، توڑ دینا)

میں نے اس بت خانے میں کسی سے دل نہیں لگایا
لیکن (اس کے باوجود) میں اپنے مقام سے گر گیا
وہ (مصنوعی) خدا، جسے کل میں نے توڑ دیا تھا

مجھ سے آج سجدہ طلب کرتا ہے

دمید آں لالہ از مشت غبارم
کہ خونش می تراود از کنارم
قبولش کن ز راہ دلنوازی
کہ من غیر از دلے چیزے ندارم

لغت : دمید: پھوٹا' اگا (دمیدن = پھوٹنا' اگنا) از مشت غبارم: میری مشت خاک سے' میرے خاکی وجود سے (از + مشت = مٹھی + غبار + م) تراود: ٹپک رہا ہے (ترادیدن = ٹپکنا) از کنارم: میرے پہلو سے۔ قبولش کن: اس کو قبول کر (قبول + ش = اس کو' اسے + کن = تو کر' تو کر لے' کردن = کرنا) چیزے ندارم: میں کوئی چیز نہیں رکھتا' میں کچھ نہیں رکھتا' میرے پاس اور کچھ نہیں

میری مشت غبار سے لالے کا وہ پھول اگا ہے'
جس کا خون میرے پہلو سے ٹپک رہا ہے
تو از راہ دل نوازی اسے قبول کر لے
کیونکہ میں دل کے سوا کچھ اور نہیں رکھتا

حضور ملت بیضا تپیدم
نواے دلگدازے آفریدم
ادب گوید سخن را مختصر گوے
تپیدم' آفریدم' آرمیدم

لغت : حضور ملت بیضا: روشن ملت کے سامنے' ملت اسلامیہ کے سامنے' (حضور + ملت = قوم + بیضا = روشن) تپیدم: میں تڑپا' میں تڑپتا رہا (تپیدن = تڑپنا' بے قرار ہونا) نواے دلگدازے: دل کو پگھلا دینے والی یک آواز' دلوں پر اثر کرنے والا نغمہ (نوا = آواز' نغمہ' شعر + دل + گداز = پگھلانے والی' گداختن = پگھلانا سے علامت فاعل + ے) آفریدم: میں نے پیدا کی (آفریدن = پیدا کرنا) گو: تو کہہ' تو بیان کر (گفتن = کہنا' سنانا) آفریدم: یعنی میں نے

دوسروں میں بھی تڑپ پیدا کی' دوسروں میں بھی محبت کا جذبہ پیدا کیا۔
آرمیدم: میں نے سکون پایا' میں پرسکون ہوگیا' میں نے آرام کیا' اپنا مشن پورا کرکے آرام سے قبر میں جالیٹا (آرمیدن = آرام پانا' ستانا)

میں ملت اسلامیہ کے سامنے تڑپا کیا'
میں نے دل کو گداز کرنے والی آواز (شاعری) تخلیق کی
اور ادب کہتا ہے کہ بات کو اختصار سے کہہ
(چنانچہ) پہلے میں تڑپا' میں نے جذبہ پیدا کیا پھر آرام کیا

بصدق فطرت رندانہ من
بسوز آہ بیتابانہ من
بدہ آں خاک را ابر بہارے
کہ در آغوش گیرد دانہ من

لغت : بصدق... من: میری رندانہ (عاشقانہ) فطرت کی سچائی کے وسیلے سے' میری پاک فطرت کی برکت سے (بہ = کی بدولت + صدق = سچائی' خلوص' پاکیزگی + فطرت = سرشت' ضمیر + رندانہ = رندوں جیسی' عاشقانہ' رند = مرد آزاد' وہ شخص جو بظاہر شروع کا پابند نہ ہو مگر باطن کا پاک صاف ہو = انہ = صفت نسبتی کی علامت + من = میری) بسوز آہ بیتابانہ من: میری بیتاب آہوں کے سوز کے طفیل' میری پرسوز نوا کی بدولت (بہ + سوز + آہ + بیتابانہ = بیتاب = بے = علامت نفی' بغیر + تاب = چین' قرار' سکون + انہ + من) ابر بہارے: مراد حضورؐ کی نگاہ کرم (ابر = بادل + بہار + ے = ایک) در آغوش گیرد: آغوش میں لے لے اپنے آپ میں جذب کرلے (در + آغوش = گود = لے لے' اٹھالے' گرفتن = لینا) دانہ من: میرا دانہ مراد میرا پیغام۔

میری رندانہ (عاشقانہ) فطرت کی سچائی کی برکت سے
میری بے قرار آہوں کے سوازو گداز کے طفیل
تو اس خاک (خاکی وجود) کو ابر بہاری عطا کر
ہو (خاک) میرے دانے (پیغام) کو (اپنی) آغوش میں لے لے۔

دلے برکف نہادم دلبرے نیست
متاعے داشتم غارتگرے نیست
درون سینہ من منزلے گیر
مسلمانے زمن تنہا ترے نیست

لغت : نہادم: میں نے رکھا (نہادن = رکھنا) متاعے داشتم: میں ایک متاع رکھتا تھا، میرے پاس قیمتی اثاثہ تھا (متاع = سامان تجارت، اثاثہ، پونجی، سرمایہ + ے = ایک + داشتم = میں رکھتا تھا، داشتن = رکھنا) منزلے گیر: ٹھکانا بنا، مقام کر (منزل = اترنے کی جگہ، ٹھکانہ، گھر، مقام + ے = زائد + گیر = بنا، منزل گرفتن = قیام کرنا، ٹھکانا بنانا) تنہا ترے: زیادہ تنہا، مراد جس کے جذبوں کو صحیح طور پر نہیں سمجھا گیا۔

میں نے دل ہتھیلی پر رکھا مگر کوئی دل لینے والا نہیں
میرے پاس ایک (قیمتی) اثاثہ تھا مگر اسے لوٹ لے جانے والا نہیں
(اے خدا کے رسولؐ!) میرے سینے میں قیام فرمائیے
کیونکہ کوئی مسلمان مجھ سے زیادہ تنہا نہیں ہے

چو رومی در حرم دادم اذاں من
ازو آموختم اسرار جاں من
بہ دور فتنہ عصر کہن او
بہ دور فتنہ عصر رواں من

لغت : چو رومی: رومی کی طرح (چو = طرح، مانند، رومی = مولانا جلال الدین رومی، علامہ اقبال کے روحانی مرشد ساتویں صدی ہجری کے فارسی کے عظیم صوفی شاعر جن کا مزار قونیہ (ترکی) میں ہے، ان کی مشہور مثنوی کو قرآن پہلوی کہا جاتا ہے) آموختم: میں نے سیکھے (آموختن = سیکھنا) اسرار جاں: جان کے اسرار، زندگی کے راز، روحانی کمالات، اسلام کے حقائق اور معارف (اسرار۔ سر کی جمع، بھید، راز، رموز، حقائق + جان = روح، زندگی، باطن) بہ دور فتنہ عصر کہن: پرانے زمانے کے فتنہ و آشوب کے دور میں (بہ = میں + دور

= زمانہ، ماحول + فتنہ = فساد، اخلاقی اور روحانی بگاڑ + عصر = زمانہ + کہن = پرانا) عصرِ رواں: موجودہ دور۔

میں نے رومی کی طرح حرم میں اذان دی
میں نے ان سے روحانی اسرار و رموز سیکھے
وہ خرابیوں اور برائیوں سے پُر قدیم دور میں تھے
جبکہ میں خرابیوں برائیوں سے پُر موجودہ دور میں ہوں۔

گلستانے ز خاک من برانگیز
نم چشمم بخون لالہ آمیز
اگر شایاں نیم تیغ علیؓ را
نگاہے دہ چو شمشیر علیؓ تیز

لغت : برانگیز: اٹھا، پیدا کر (برانگیختن، اٹھانا، ابھارنا) نم چشم: میری آنکھوں کا نم، میری آنکھوں کے آنسو۔ آمیز: ملا دے (آمیختن = ملانا، آمیز کرنا) نیم: میں نہیں ہوں (نہ = نہیں + ام = میں ہوں) نگاہے: ایک نگاہ، ایک نظر۔ دہ: تو دے، تو عطا کر (دادن = دینا)

میری خاک سے ایک گلشن پیدا کر
میری آنکھوں یعنی آنسوؤں کی نمی گل لالہ کے خون میں ملا دے
اگر میں حضرت علیؓ کی تلوار کے لائق نہیں ہوں تو
تو مجھے ایک ایسی نگاہ عطا کر دے جو حضرت علیؓ کی تلوار کی طرح تیز ہو۔

مسلماں تا بساحل آرمید است
خجل از بحر و از خود نا امید است
جز ایں مرد فقیرے درد مندے
جراحت ہائے پنہانش کہ دید است

لغت : آرمید است: آرام کیے ہوئے ہے، آرام کر رہا ہے، حالت آرام میں ہے، چین سے بیٹھا ہے (آرمید است = آرمیدہ است = آرام کیے ہوئے ہے، آرمیدن = آرام کرنا، پانا) بجز مرد فقیرے درد مندے: ایک درد

مند مرد فقیر کے سوا، مجھ درد مند درویش کے سوا۔ جراحت ہائے پنہانش: اس کے (مسلمان کے) پوشیدہ زخم (جراحت۔ زخم + ہا = علامت جمع + ے = حرف اضافت + پنہاں = پوشیدہ، دل پر لگے ہوئے + ش = اس کے) کہ: کس نے دید است دیکھے ہیں (دید است = دیدہ است = دیکھے ہیں، دیدن = دیکھا)

مسلمان جب سے ساحل پر آرام کر رہا ہے
وہ سمندر سے شرمندہ اور اپنے آپ سے مایوس ہے
اس درد مند مرد درویش کے سوا
اس کے پوشیدہ زخم کس نے دیکھے ہیں؟

کہ گفت او را کہ آید بوئے یارے؟
کہ داد او را امید نو بہارے؟
چو آں سوز کہن رفت از دم او
کہ زد بر نیستان او شرارے؟

لغت : کہ: کس نے۔ آید: آ رہی ہے، آتی ہے۔ یارے: کوئی محبوب، مراد رسولؐ اکرم۔ رفت: چلی گئی، چلا گیا (رفتن = جانا، چلا جانا، ختم ہو جانا) از دم او: اس کے سانس سے، اس کے وجود سے (از = دم = سانس، وجود، ہستی، ذات، شخصیت + او = اس کی) زد: مارا، پھینکا، لگایا (زدن = مارنا، پھینکنا، لگانا) بر نیستان او: اس کے نیستان پر، اس کے مردہ جسم میں (بر = پر + نیستان = نر کل، نرسل + ستان = علامت ظرف، جگہ، نرکل یا نرسل کے پودوں کا جنگل جو ذرا سی چنگاری پڑنے سے بھڑک اٹھتا ہے + او)

کس نے اس کو بتایا کہ محبوبؐ کی خوشبو آ رہی ہے؟
کس نے اسے بہار تازہ (عروج کے نئے دور) امید دلائی؟
جب اس کے وجود سے وہ پرانی (ایمانی) حرارت نکل گئی
تو کس نے اس کے نیستان پر چنگاری پھینکی؟

ز بحر خود بجوے من گہر دہ
متاع من بکوہ و دشت و در دہ

دلم نکشود ازاں طوفاں کہ دادی
مرا شورے ز طوفانے دگر دہ

لغت : بجوے من: میری ندی کو، میری نہر کو، میری ناچیز ہستی کو (بہ = کو + جو = ندی، نہر + من = میری) گہر: گوہر، موتی، حقائق و معارف کے موتی۔ متاع من: میری متاع، میرا سرمایہ، میرا اثاثہ، میرا پیغام، میری دولت عرفان (متاع = اثاثہ، پونجی، سرمایہ، مال تجارت + من) بکوہ و دشت و در: مراد ساری دنیا کے رہنے والوں کو (بہ + کوہ = پہاڑ + و + دشت = جنگل، صحرا، بیابان + و + در = وادی، دامن کوہ) دلم نکشود: میرا دل نہیں کھلا، میرا دل مطمئن نہیں ہوا، میرے دل کی تسکین نہیں ہوئی، میرے دل کو کشاد نہیں ملی (دلم = میرا دل، دل + م = میرا + نکشود = نہیں کھلا، کشودن = کھلنا) ازاں طوفان: مراد اس جذبہ عشق سے، اس فیضان روحانی سے (از + آں + طوفان = مراد جذبہ عشق، روحانی فیض) کہ دادی: جو تو نے دیا۔ شورے: جنوں کی شورش، ولولہ شوق، عشق کی دیوانگی اور شوریدہ سری۔

اپنے سمندر سے میری ندی کو موتی عطا کر
میرا سرمایہ پہاڑوں، جنگلوں اور وادیوں کو عطا کر
جو طوفان یعنی جذبہ عشق تو نے مجھے دیا، اس سے میرا دل نہیں کھلا
مجھے ایک اور طوفان کی شورش عطا کر

بجلوت نے نوازی ہاے من بیں
بخلوت خود گدازی ہاے من بیں
گرفتم نکتہ فقر از نیاگاں
ز سلطاں بے نیازی ہائے من بیں

لغت : بجلوت: جلوت میں، مجلس یا مجلسوں میں (بہ + جلوت = مجلس بزم، محفل، انجمن۔ نے نوازی ہائے من: میری نے نوازیاں، میرا بانسری بجانا میرا شعر و شاعری کرنا، میرا درد انگیز شعر کہنا، میرا شعر کے ذریعے اپنے افکار و نظریات کی اشاعت کرنا۔ بیں: تو دیکھ (دیدن = دیکھنا) خود گدازی ہائے من:

میری خود گدازیاں، اپنے آپ کو پگھلانا، غم کی آنچ سے پگھلنا، غور و فکر میں اپنی جان گھلانا (خود + گدازی = پگھلانے یا گھلانے کا عمل + ہا + ے = من = میری + گداختن = پگھلانا، پگھلنا) گر فتم: میں نے لیا، میں نے سیکھا (گرفتن = پکڑنا، لینا، حاصل کرنا، اخذ کرنا) از نیاگاں: بزرگوں سے، اسلاف سے، آباو اجداد سے (از = سے + نیا گاں = نیا کی جمع = نیا = دادا، نانا + گاں = علامت جمع) ز سلطاں: حاکم وقت سے، بادشاہ سے، حکومت سے، اہل اقتدار سے (ز = سے + سلطاں = بادشاہ)

تو جلوت (مجلس) میں میری نے نوازیاں دیکھ
تو خلوت میں میری خود گدازیاں دیکھ
میں نے فقر کا نکتہ (راز) اسلاف سے سیکھا ہے
تو بادشاہ سے میری بے نیازیاں دیکھ

بہر حالے کہ بودم خوش سرودم
نقاب از روے ہر معنی کشودم
مپرس از اضطراب من کہ بادوست
دمے بودم دمے دیگر نبودم

لغت : بہرحالے کہ: جس حال میں کہ، جس حال میں بھی (بہ + ہر + حالے = حال + کہ) خوش سرودم: میں نے خوب گایا، میں نے خوب نغمہ سرائی کی، میں نے خوب شاعری کی، میں شاعری کے ذریعے اپنے خیالات کا اظہار کرتا رہا (خوش = اچھا، خوب + سرودم = میں نے گایا، سرودن = گانا) ہر معنی: ہر حقیقت (ہر + معنی = حقیقت) مپرس: نہ پوچھ (پرسیدن = پوچھنا سے فعل نہی) دمے بودم: میں ایک پل تھا، میں کبھی موجود تھا، میں کبھی اپنے آپ میں تھا (دمے = ایک دم، دم = لمحہ، پل، سانس + ے = ایک + بودم = میں تھا) دمے دیگر نبودم: میں دوسرے پل نہیں تھا، میں کبھی موجود نہ تھا، میں کبھی اپنے آپ میں نہ تھا یعنی مجھ پر بیخودی طاری تھی (دمے دیگر = دوسرے لمحے، ے = زائد + دیگر + نبودم = میں نہیں تھا)

میں جس حال میں بھی تھا (رہا) خوب گاتا رہا
میں نے ہر حقیقت کے چہرے سے نقاب اٹھایا
میری بے چینی کے بارے میں نہ پوچھ کیونکہ میں دوست کے ساتھ
اگر ایک پل تھا تو دوسرے پل نہیں تھا

شریک درد و سوز لالہ بودم
ضمیر زندگی را وا نمودم
ندام با کہ گفتم نکتہ شوق
کہ تنہا بودم و تنہا سرودم

لغت : شریک... لالہ: لالے کے درد و سوز میں شریک، مسلمان قوم کے دکھ درد میں شریک (شریک = شریک کرنے والا، شامل + درد + و + سوز + لالہ = گل لالہ، یہاں زخم خوردہ مسلمان قوم مراد ہے) ضمیر زندگی: زندگی کے ضمیر کو، انسانی زندگی کی حقیقت کو، زندگی کے اسرار اور حقائق کو (ضمیر = دل، باطن، حقیقت + زندگی، انسانی زندگی، حیات انسانی + را، کو) وانمودم: میں نے ظاہر کیا، میں نے کھول دیا، میں نے کھول کر بیان کیا (وانمودن = کھولنا، ظاہر کرنا) با کہ: کس کے ساتھ، کس سے، کس شخص سے۔ نکتہ شوق: شوق کا نکتہ، مراد عشق رسولؐ کی باریک باتیں اور رمزیں (نکتہ = باریک بات، لطیف بھید، راز + شوق) سرودم: میں نے گایا یعنی میں حضورؐ کی محبت کے گیت گاتا رہا۔

میں گل لالہ (مسلمان قوم) کے درد و سوز میں شریک رہا
میں نے زندگی کے ضمیر (حقائق) کو کھول دیا
میں نہیں جانتا کہ میں نے (آپؐ کے) عشق کا نکتہ کس سے بیان کیا
کیونکہ میں تو اکیلا ہی تھا اور اکیلا ہی گاتا رہا

بنور تو بر افروزم نگہ را
کہ بینم اندرون مہر و مہ را
چو می گویم مسلمانم، بلرزم
کہ دانم مشکلات لا الہ را

لغت : بنورتو: تیرے نور سے (بہ + نور + تو) برافروزم: میں روشن کرتا ہوں، میں منور کرتا ہوں (برافروختن = روشن کرنا، چمکانا) نگہ را: نگہ کو مراد اپنے قلب و نظر کو (نگہ = نگاہ، نظر، قلب = را) ببینم: میں دیکھوں، میں دیکھ سکوں۔ اندرون مہر و مہ را: سورج اور چاند کے اندرون کو، کائنات کی حقیقت کو (اندرون = اندر، باطن، حقیقت + مہر = سورج + مہ = ماہ، چاند + را) چو جب۔ بلرزم: میں کانپ جاتا ہوں (لرزیدن = کانپنا) مشکلات لا الہ را لا الہ کی مشکلات، توحید کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات۔

(اے خدا کے رسولؐ!) میں آپؐ کے نور سے اپنی نگاہ کو روشن کرتا ہوں
تاکہ سورج اور چاند کے باطن کو دیکھ سکوں
جب میں کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو کانپ جاتا ہوں
کیونکہ میں لاالہ کی مشکلات کو جانتا ہوں

بکوے تو گداز یک نوا بس
مرا ایں ابتدا ایں انتہا بس
خراب جرات آں رند پاکم
خدارا گفت ما را مصطفےؐ بس

لغت : گداز یک نوا: ایک نوائے عاشقانہ کا گداز، سوز و گداز سے بھری ہوئی ایک آواز۔ بس: کافی ہے۔ خراب... پاکم: میں اس پاکباز رند کی جرات کا مارا ہوا ہوں، میں اس عاشق رسولؐ کی جرات رندانہ کا شیدائی ہوں (خراب = مارا ہوا، فریفتہ، فدائی + جرات = دلیری + آں = اس + رند = وہ شخص جو قید شرع سے آزاد ہو + پاک = پاکباز، پاک فطرت + م = میں ہوں) مارا: ہم کو، ہمیں۔

اے خدا کے رسولؐ! آپؐ کے کوچے میں ایک نوا کا گداز کافی ہے
میرے لیے اہ ابتدا اور یہ انتہا کافی ہے
میں اس پاکباز کی جرات پر فریفتہ ہوں
جس نے خدا سے کہا: ہمیں مصطفےؐ (ہی) کافی ہیں۔

ز شوق آموختم آں ہا و ہوے
کہ از سنگے کشاید آبجوے
ہمیں یک آرزو دارم کہ جاوید
ز عشق تو بگیرد رنگ و بوے

لغت : ز شوق: عشق رسولؐ کی بدولت، حضورؐ کی محبت کے طفیل۔ آموختم: میں نے سیکھا، میں نے سیکھی (آموختن = سیکھنا) از سنگے کشاید آبجوے: ایک پتھر سے ایک نہر کھولتی ہے، نکالتی ہے، ایک سنگدل انسان پر بھی رقت طاری کر دیتی ہے، ایک پتھر دل انسان میں بھی عشق رسولؐ کا جذبہ پیدا کر دیتی ہے (از + سنگے = ایک سنگ = پتھر + ے = ایک + کشاید = کھولتی ہے، نکالتی ہے، کشادن = کھولنا + آبجوے = آب = پانی + جو = نہر، ندی = ے) جاوید: جاوید، فرزند اقبال، ڈاکٹر جاوید اقبال۔ رنگ و بوے: رنگ اور خوشبو (رنگ + و + بو = خوشبو، مہک، تاثیر، یعنی اس میں تیرے عشق کا رنگ پیدا ہو، وہ تیری محبت کے رنگ میں رنگا جائے۔

میں نے تیرے عشق سے وہ ہاو ہو (فریاد) سیکھی
جو ایک پتھر (میں) سے پانی کی نہر جاری کر دیتی ہے
میری یہی ایک آرزو ہے کہ (میرا بیٹا) جاوید
تیرے عشق کے رنگ میں رنگا جائے

یکے بنگر فرنگی کج کلاہاں
تو گوئی آفتابانند و ماہاں
جوان سادۂ من گرم خون است
نگہدارش ازیں کافر نگاہاں

لغت : یکے: ایک، ذرا۔ بنگر: تو دیکھ (نگریستن = دیکھنا) فرنگی کج کلاہاں: فرنگی کج کلاں، فرنگ کے کج کلاہ، حسین، حسینان فرنگ (فرنگی = فرنگ سے منسوب، یورپ کے رہنے والے، انگریز + کج کلاہاں = کج کلاہاں کی جمع = کج کلاہ = ٹیڑھی ٹوپی والا، خوش ادا + اں = علامت جمع) تو گوئی: تو کہے، تو سمجھے،

گویا (تو + گوئی = تو کہے، گفتن = کہنا) آفتابانند: وہ سورج اور چاند ہیں، وہ سورج اور چاند کی مانند حسین ہیں، وہ چندے آفتاب اور چندے ماہتاب ہیں (آفتابانند = وہ سورج ہیں، آفتاب = سورج + اں = علامت جمع + ند = اند = ہیں + و + ماہ = چاند + اں) جوان سادۂ من: میرا سادہ جوان، میری قوم کا سادہ دل نوجوان (جوان + سادہ = سادہ دل + من = میرا) نگہداش: تو اسے محفوظ رکھ، تو اسے بچا، تو اس کا ایمان سلامت رکھ (نگہدار = تو بچا، نگہداشتن = بچانا، حفاظت کرنا، محفوظ رکھنا + ش = اس کو) ازیں کافر نگاہاں: ان کافر نگاہوں سے، ان کافرانہ نگاہیں رکھنے والوں سے، ان کافر اداؤں سے، کافر ادا حسینوں سے (از + ایں = ان + کافر نگاہاں = کافر نگاہ کی جمع = کافر نگاہ + اں = علامت جمع = کافرانہ نگاہ رکھنے والے، ایمان کے غارت گر، ایمان کے متاع لوٹ لینے والے حسین)

ترجمہ : ذرا ان فرنگی کج کلاہوں کی طرف دیکھ
تو کہے کہ یہ سورج اور چاند کی مانند ہیں
میرا سادہ دل جوان، گرم خون ہے
تو اسے ان کافر نگاہوں سے محفوظ رکھ

بدہ دستے ز پا افتادگاں را
بہ غیر اللہ دل نادادگاں را
ازاں آتش کہ جان من بر افروخت
نصیبے دہ مسلماں زادگاں را

لغت : بدہ دست: ہاتھ دے، دستگیری (مدد) کر (بدہ = تو دے، دادن = دینا + دستے = دست = ہاتھ + ے = زائد) زپا افتادگان را: پاؤں سے گرے ہوؤں کو، بے بسوں کی، عاجزوں اور ناتوانوں کی (زپا افتادگاں = زپا افتادہ کی جمع، پاؤں سے گرے ہوئے، ز + پا + افتادگاں = گرے ہوئے، بے بس، عاجز اور ناتواں، لاچار + را، ازپا افتادن = عاجز اور بے بس ہو جانا) دل نادادگان را: دل نہ دیے ہوؤں کی، دل نہ دینے والوں کی (دل + نادادگاں = نادادہ کی جمع، نہ

دیئے ہوئے' نہ دینے والے + را + دادن) برافروخت: روشن کیا' منور کیا (برافروختن = روشن کرنا (نصیبے دہ: تو کچھ نصیب دے' تو حصے دے' تو بہرہ ور کر دے (نصیبے = ایک نصیب' کچھ یا خاص حصہ + دہ = تو دے' تو عطا کر' دادن) مسلمان زادگاں را: مسلماں زادوں کو' مسلمانوں کو (مسلماں زادگاں = مسلمان زادہ کی جمع' مسلمانوں کے ہاں پیدا ہونے والے + را)

(اے خدا کے رسولؐ!) آپؐ بے بسوں کی دست گیری فرمایئے
ماسوا اللہ کو دل نہ دینے والوں کی (مدد فرمایئے)
اس آگ سے جس نے میری روح کو منور کیا
مسلمانوں کو کچھ عطا کیجئے (بہرہ ور فرمایئے)

تو ہم آں مے بگیر از ساغر دوست
کہ باشی تا ابد اندر بر دوست
سجودے نیست اے عبدالعزیز ایں
بروبم از مژہ خاک در دوست

لغت : مے: شراب' محبت کی شراب۔ از ساغر دوست: دوست کے پیالے سے' حضورؐ کی بارگاہ سے (از + ساغر = پیالہ' جام + دوست = مراد حضور اکرمؐ) باشی: تو رہے (باشیدن = رہنا) اندر بر دوست: دوست کی آغوش میں' حضورؐ کی پناہ میں (اندر + بر = آغوش' پہلو + دوست = حضور اکرمؐ) اے عبدالعزیز: اے + عبدالعزیز = سلطان ابن مسعود والی حجاز کا نام) بروبم: میں صاف کرتا ہوں (رفتن = جھاڑو دینا' صاف کرنا) در دوست: دوست کے دروازے کی مٹی' حضورؐ کی چوکھٹ کی خاک۔

تو بھی دوست (حضورؐ) کے جام سے وہ شراب لے (پی)
تاکہ تو ابد تک دوست (حضورؐ) کے پہلو (پناہ) میں رہے
اے عبدالعزیز! یہ سجدہ نہیں
میں تو پلکوں سے دوست (حضورؐ) کے دروازے کی خاک صاف کرتا ہوں

تو سلطان حجازی من فقیرم
ولے در کشور معنی امیرم
جہانے کو ز تخم لا الہ رست
بیا بنگرم باغوش ضمیرم

لغت : در کشور معنی: حقیقت کے ملک میں' دین کے حقائق و معارف کا صحیح ادراک رکھنے کے لحاظ سے (در + کشور + معنی = حقیقت) رست: اگا' پھوٹا' پیدا ہوا (رستن = اگنا' پھوٹنا) میرے ضمیر کی آغوش میں' میرے ضمیر میں' میرے باطن میں' میرے دل کے اندر۔

(اے عبدالعزیز!) تو حجاز کا سلطان ہے' میں فقیر ہوں
لیکن میں ملک معنی کا امیر ہوں
وہ جہان جو لا الہ کے بیج سے پھوٹا
آ (اور اسے) میرے ضمیر کی آغوش میں دیکھ

سراپا درد درماں ناپذیرم
نہ پنداری زبون و زار و پیرم
ہنوزم در کمانے میتواں راند
ز کیش ملتے افتادہ تیرم

لغت : درد درماں ناپذیرم: میں علاج قبول نہ کرنے والا درد ہوں' میں ایک لا علاج درد ہوں (درد + درماں = علاج' دوا + نا پذیر = قبول نہ کرنے والا' پذیر فتن = قبول کرنا + م = میں ہوں) نہ پنداری: تو نہ سمجھے' تو یہ نہ سمجھنا (نہ + پنداری = تو سمجھے' پنداشتن = سمجھنا' تصور کرنا' گمان یا خیال کرنا) زبوں و زار و پیرم: میں زبوں و زار اور بوڑھا ہوں' میں خستہ حال' کمزور اور بوڑھا ہوں (زبون = کراب' خستہ' لاغر' رسوال' ذلیل و خوار + و + زار = کمزور' ناتواں' نڈھال + و + پیر = بوڑھا + م = میں ہوں) ہنوزم: ابھی مجھے (ہنوز = ابھی' اب بھی + م = مجھے) در کمانے: کسی کمان میں (در + کمان + ے) میتواں راند: چلایا جاسکتا ہے (توانستن = سکنا' فعل امکانی' راندان = چلانا' ہانکنا) ز کیش

ملتے: ملت کے ترکش سے، قوم کے تیردان سے (ز + کیش = ترکش، تیردان + ملت + ے) افتادہ تیرم: میں گرا ہوا تیر ہوں، وہ تیر ہوں جو ترکش سے گر پڑا ہو (افتادہ: گرا ہوا، افتادن = گرنا، گر جانا + تیر + م = میں ہوں)

میں سر سے پاؤں تک (ایک) علاج قبول نہ کرنے والا درد ہوں
تو یہ نہیں سمجھ لینا کہ میں خستہ حال، کمزور اور بوڑھا ہوں
ابھی مجھے کسی بھی کمان میں چلایا جا سکتا ہے
میں ملت کے ترکش سے گرا ہوا (ایک) تیر ہوں۔

بیا باہم در آویزیم و رقصیم
ز گیتی دل برانگیزیم و رقصیم
یکے اندر حریم کوچہ دوست
ز چشماں اشک خوں ریزیم و رقصیم

لغت : آویزیم: ہم لپٹ جائیں (در آویختن = لپٹنا، لٹکنا) رقصیم: ہم رقص کریں، عشق رسولؐ سے سرشار ہو کر اسلام کی تبلیغ کریں (رقصیدن = رقص کرنا، ناچنا، وجد میں آنا) ز گیتی: دنیا سے + گیتی = دنیا، جہان) دل برانگزیم: ہم دل اٹھالیں، دنیا کی محبت سے آزاد ہو جائیں (برا نگیختن = اٹھانا، ابھارنا) یکے: ایک بار، ذرا۔ اندر حریم کوچہ دوست: دوست کے کوچے کی چار دیواری میں (اندر + حریم = چار دیواری، وہ محفوظ مقام جہاں بیرونی لوگوں کی رسائی یا غیر کا گزر نہ ہو + کوچہ + دوست = مراد حضور اکرمؐ) ز چشماں: آنکھوں سے (ز + چشماں = چشم کی جمع، آنکھیں) ریزیم: ہم گرائیں، ہم بہائیں (ریختن = گرانا، بہانا)

آ ہم آپس میں لپٹ جائیں اور رقص کریں
دنیا سے دل اٹھالیں اور رقص کریں
ذرا دوست (حضورؐ) کے کوچے کی چار دیواری میں
آنکھوں سے خون کے آنسو بہائیں اور رقص کریں

ترا اندر بیابانے مقام است
کہ شامش چوں سحر آئینہ فام است
بہر جائے کہ خواہی خیمہ گستر
طناب از دیگراں جستن حرام است

لغت : شامش: اس کی شام، جس کی شام۔ چون سحر: صبح کی مانند۔ آئینہ فام: آئینے، کے رنگ کی، آئینے جیسی (آئینہ = شیشے + فام = رنگ، لاحقہ صفت) بہر جائے کہ: جس جگہ پر بھی (بہ = پر + ہر = جس + جائے = جگہ + کہ) خواہی: تو چاہے (خواستن = چاہنا) خیمہ گستر: تو خیمہ لگالے، تو خیمہ نصب کر لے (خیمہ + گستر = بچھالے، نصب کر لے، گستردن = بچھانا) طناب: خیمے کی رسی۔ جستن: ڈھونڈنا، تلاش کرنا، مانگنا

تیرا قیام ایک ایسے بیابان میں ہے
کہ جس کی شام صبح کی مانند آئینے ایسی روشن ہے
تو جس جگہ پر بھی چاہے، خیمہ نصب کر لے
(لیکن) دوسروں سے خیمے کی رسی مانگنا حرام ہے

مسلمانیم و آزاد از مکانیم
بروں از حلقہ نہ آسمانیم
بما آموختند آں سجدہ کز وے
بہائے ہر خداوندے بدانیم

لغت : مسلمانیم: ہم مسلمان ہیں۔ آزاد از مکانیم: ہم مکان سے آزاد ہیں، ہم جغرافیائی حدود اور زمان و مکان کی قیود سے آزاد ہیں (آزاد + از + مکانیم) از حلقہ نہ آسمانیم: ہم نو آسمانوں کے حلقے سے ہیں (از + حلقہ = دائرہ، گھیرا، حد + نہ = نو + آسمانیم) بما آموختند: انہوں نے (کارکنان قضا و قدر نے) ہمیں سکھایا (بما = بہ = کو + ما = ہم + آموختند = انہوں نے (قدرت نے) سکھایا، آموختن = سکھانا) کزوے: کہ اس سے، کہ جس سے۔ بہائے ہر خداوندے: ہر خدا کی قیمت، ہر مصنوعی خدا کی حیثیت (بہائے = قیمت + ہر + خداوندے = ایک یا کوئی: خداوند، مصنوعی خدا، معبود باطل + بدانیم: ہم جانتے ہیں (دانستن

= جاننا)

ہم مسلمان ہیں اور مکان (قید مقام) سے آزاد ہیں
ہم نو آسمانوں کے حلقے سے باہر ہیں
قدرت نے ہمیں وہ سجدہ سکھایا ہے کہ جس سے
ہم ہر (مصنوعی) خدا کی حیثیت کو جانتے ہیں

ز افرنگی صنم بیگانہ تر شو
کہ پیمانش نمی ارزد بیک جو
نگاہے وام کن از چشم فاروقؓ
قدم بیباک نہ در عالم نو

لغت : ز افرنگی صنم: فرنگی صنم سے، بت افرنگ سے، انگریزی استعمار سے، یورپ کی حکومتوں سے (ز + افرنگی = افرنگ سے منسوب، یورپی، مغربی + صنم = بت مراد باطل کی حکومت) بیگانہ تر: زیادہ بیگانہ، بے تعلق، الگ تھلک۔ شو: تو ہو، تو ہو جا (شدن = ہونا) پیمانش: اس کا وعدہ، جس کا وعدہ (پیمان = عہد، وعدہ، معاہدہ + ش = اس کا، جس کا) نمی ارزد: قیمت نہیں رکھتا (ارزیدن = قیمت پانا، قیمت رکھنا، برابر ہونا) بیک جو: ایک جو کے برابر (بہ = برابر + یک = ایک + جو = مشہور غلہ) وام کن: تو قرض لے، تو مستعار لے (وام کردن = ادھار لینا) از چشم فاروقؓ: فاروق کی آنکھ سے، حضرت عمر فاروقؓ کی آنکھ سے، مراد حضرت عمر فاروقؓ کی بصیرت سے استفادہ کر (از + چشم + فاروق = حضرت عمر فاروقؓ) نہ: تو رکھ (نہادن = رکھنا) در عالم نو: نئے جہان میں، نئی دنیا میں، جدید سائنسی دور میں، مادی ترقی کے اس دور میں (در + عالم + نو، نیا، نئی)

(اے عبدالعزیز!) فرنگی بت سے بیگانہ تر ہو جا
کیونکہ اس کے عہد و پیمان کی قیمت ایک جو برابر بھی نہیں
تو فاروقؓ اعظم کی آنکھ سے ایک نگاہ مستعار لے
(اور پھر) نئی دنیا میں بڑی بے خوفی سے قدم رکھ

حضور ملت

مجو از من کلام عارفانہ
کہ من دارم سرشت عاشقانہ
سر شک لالہ گوں را اندریں باغ
بیفشانم چو شبنم دانہ دانہ

لغت : مجو: نہ ڈھونڈ، طلب نہ کر (جستن = ڈھونڈنا) دارم: میں رکھتا ہوں (داشتن = رکھنا سر شک لالہ گوں را: لالے جیسے آنسوؤں کو مراد سرخ آنسوؤں کو (سر شک = آنسو + لالہ = گل لالہ + گوں (رنگ، مانند، صرف تشبیہ + را) بیفشانم: میں بکھیرتا ہوں (افشاندن = بکھیرنا)

تو مجھ سے عارفانہ کلام کی توقع نہ کر
کیونکہ میں عاشقانہ فطرت رکھتا ہوں
میں اس باغ (ملت اسلامیہ) میں لالے جیسے (سرخ) آنسوؤں کو
شبنم کی طرح قطرہ قطرہ کر کے بکھیرتا ہوں

حضور ملت

بحق دل بند و راہ مصطفےٰ رو

بمنزل کوش مانند مہ نو
دریں نیلی فضا ہر دم فزوں شو
مقام خویش اگر خواہی دریں دیر
بحق دل بند و راہ مصطفےٰؐ رو

لغت : بمنزل کوش: منزل کی کوشش کر، اپنی منزل پر پہنچنے کی کوشش کر، اپنا مقام حاصل کرنے کی کوشش کر (بہ = کا، کے، کی + منزل = مقام + کوش = کوشش کر، کوشیدن = کوشش کرنا) دریں نیلی فضا: اس نیلی فضا میں، اس

نیلگوں فضا' اس نیلے آسمان تلے۔ فزوں شو: زیادہ ہو۔ بڑھتا رہ' ترقی کر (فزوں = زیادہ + شو = تو ہو' شدن = ہونا' فزوں شدن = زیادہ ہونا' ترقی کرنا) خواہی: تو چاہتا ہے (خواستن = چاہنا) بحق: حق سے' خدا سے۔ دل بند: دل لگا' تو دل لگا (دل + بند = تو لگا' بستن = باندھنا' لگانا' دل بستن = دل لگانا) راہ مصطفیٰؐ رو: مصطفیٰؐ کی راہ پر چل' رسول پاکؐ کی اتباع کر' سنت نبویؐ کی پیروی کر (راہ = راستہ' طریقہ' سنت + مصطفیٰؐ = حضرت محمد مصطفیٰؐ + رو = تو چل' رفتن = چلنا)

تو ہلال کی طرح منزل (پر پہنچنے) کی کوشش کر

اس نیلی فضا میں ہر دم بڑھتا رہ

اگر تو اس بت خانے میں اپنا مقام (حاصل کرنا) چاہتا ہے

تو خدا سے دل لگا اور مصطفیٰؐ کی راہ پر چل

چو موج از بحر خود بالیدہ ام من
بخود مثل گہر پیچیدہ ام من
ازاں نمرود با من سرگراں است
بہ تعمیر حرم کوشیدہ ام من

لغت : بالیدہ ام من: میں ابھرا ہوا' میں نے نشوونما پائی ہے (بالیدہ ام = میں بڑھا ہوں' میں نے نمو پائی ہے' بالیدن = بڑھنا' نشوونما پانا + من) پیچیدہ ام من: میں لپٹا ہوں (پیچیدہ ام = میں لپٹا ہوں' پیچیدن = لپٹنا' بخود پیچیدن = اپنے آپ سے لپٹنا' اپنی خودی کو مستحکم کرنا + من) ازاں: اس لیے' نمرود: مشہور کافر بادشاہ جس نے حضرت ابراہیمؑ کو تبلیغ حق کے جرم میں آگ میں ڈال دیا مراد طاغوتی طاقتیں' دشمنان دین۔ سرگراں: سرگراں ہے' ناراض ہے (سرگراں = ناراض' خفا' رنجیدہ + است) بہ تعمیر حرم: حرم کی تعمیر کے لیے' اسلام کی سربلندی کے لیے (بہ + تعمیر + حرم = خانہ کعبہ مراد اسلام) کوشیدہ ام: میں نے کوشش کی ہے (کوشیدہ ام = میں نے کوشش کی ہے' کوشیدن = کوشش کرنا + من)

میں نے موج کی طرح اپنے سمندر سے نشوونما پائی ہے

میں موتی کی طرح اپنے آپ سے لپٹا ہوں
نمرود مجھ سے اس لیے سرگراں (خفا) ہے
کہ میں نے حرم کی تعمیر کے لیے کوشش کی ہے

بیا ساقی بگرداں ساتگیں را
بیفشاں بر دو گیتی آستیں را
حقیقت را بہ رندے فاش کردند
کہ ملا کم شناسد رمز دیں را

لغت : بیاساقی: اے ساقی آ (بیا = تو آ' آمدن = آنا + ساقی = شراب تقسیم کرنے والا' پلانے والا مراد روحانی مرشد) بگرداں: تو گردش میں لا (گردانیدن = گھمانا' پھرانا' گردش میں لانا) ساتگیں را: پیالے کو (ساتگیں = پیالہ' جام' ساغر + را) بیفشاں: تو جھاڑ (افشاندن = جھاڑنا' جھٹکنا) آستین را: آستین کو (آستین = قمیص کا بازو + را = کو' آستین افشاندن = ترک کرنا' چھوڑنا' قطع علائق کرنا) مطلب یہ ہے کہ دونوں جہانوں سے قطع تعلق کر لے' دنیا اور آخرت سے بے نیاز ہو جا) بہ رندے: ایک رند پر (بہ = پر + رند = وہ شخص جو شریعت کی پابندی سے آزاد ہو + ے = ایک) فاش کردند: انہوں نے یعنی کارکنان قضا و قدر نے فاش کیا (فاش کردن = ظاہر کرنا' کھولنا' واضح کرنا) کم شناسد: کم پہچانتا ہے' کم ہی سمجھتا ہے' نہیں جانتا (کم = تھوڑا + شناسد = پہچانتا ہے' جانتا ہے' شناختن = پہچاننا' جاننا' سمجھنا) رمز دین را: دین کی رمز کو' دین کی حقیقت کو' اسلام کی روح کو (رمز = راز' حقیقت' روح + دیں + را)

(اے) ساقی آ اور پیالے کو گردش میں لا
دونوں جہانوں پر اپنی آستین جھاڑ دے (دونوں جہانوں سے قطع تعلق کر لے)
انہوں نے (کارکنان قضا و قدر نے) حقیقت کو ایک رند پر کھول دیا ہے
کہ ملا دین کی رمز کو کم ہی سمجھتا ہے

بیا ساقی نقاب از رخ بر افگن
چکید از چشم من خون دل من

بہ آں لحنے کہ نے شرقی نہ غربی است
نوائے از مقام لاتخف زن

لغت : برافگن: الٹ دے، ہٹا دے (برافگندن = الٹنا، ہٹا دینا) چکید: ٹپکا، ٹپک پڑا (چکیدن = ٹپکنا) بہ آں لحنے: اس لہجے میں، اس آہنگ میں۔ نے شرقی نہ غربی است: ہے نہ غربی نہ شرقی، نہ مشرق سے تعلق رکھتا ہے نہ مغرب سے، وطنیت کی قید سے آزاد ہے۔ نوائے: ایک صدا، ایک آواز۔ از مقام لاتخف: لاتخف کے مقام سے (از = سے + مقام = علم موسیقی کی اصطلاح میں راگ کا پردہ + لاتخف = تو خوف نہ کھا، تو نہ ڈر، آیہ قرآنی لاتخف انک انت الاعلیٰ کی طرف اشارہ ہے، جب حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنا عصا زمین پر پھینکا اور وہ سانپ بن کر لہرانے لگا تو حضرت موسیٰؑ ڈر گئے، اس وقت غیب سے آواز آئی کہ اے موسیٰؑ! نہ ڈرو) زن: تو لگا، (زدن = لگانا، نوازدن = سر یا دھن نکالنا، راگ الاپنا

اے ساقی آ اور اپنے چہرے سے نقاب الٹ دے
میرے دل کا خون میری (آنکھوں) سے ٹپک پڑا ہے
تو لاتخف کے مقام سے اس لہجے میں، جو نہ شرقی ہے نہ غربی، ایک نغمہ چھیڑ

بروں از سینہ کش تکبیر خود را
بخاک خویش زن اکسیر خود را
خودی را گیر و محکم گیر و خوش زی
مدہ در دست کس تقدیر خود را

لغت : کش: نکال (کشیدن = کھینچنا، نکالنا) تکبیر خود را: اپنی تکبیر کو، اپنے نعرۂ توحید کو، اپنی توحید پرستی کے جذبے کو (تکبیر = اللہ اکبر کہنا، اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اعلان کرنا + خود + را) اکسیر خود را: اپنی اکسیر کو، عقیدۂ توحید کو، مراد یہ ہے کہ عقیدۂ توحید کی اکسیر سے اپنی خاک کو سونا بنا لے (اکسیر = وہ روایتی چٹکی جس سے تانبے کو سونا بناتے ہیں + خود + را) خوش زی: تو خوش خوش جی، خوشگوار زندگی گزار، عزت کی زندگی بسر کر (خوش = اچھا، اچھی، خوشگوار + زی

= تو جی، تو زندہ رہ، تو زندگی گزار، زیستن = جینا، زندگی بسر کرنا) مدہ: تو نہ دے (دادن = دینا سے فعل نہی)

تو اپنی تکبیر کو اپنے سینے سے باہر نکال
اپنی اکسیر کو اپنی خاک پر لگا
خودی کو تھام اور مضبوطی سے تھام اور خوش زندگی گزار
اور اپنی تقدیر کو کسی غیر کے ہاتھ میں نہ دے

مسلماں از خودی مرد تمام است
بخاکش تا خودی میرد غلام است
اگر خود را متاع خویش دانی
نگہ را جز بخود بستن حرام است

لغت : مرد تمام: مکمل انسان۔ بخاکش: اس کی خاک میں، اس کے خاکی وجود میں، اس کی شخصیت میں (تا خودی میرد: جب خودی مرجاتی ہے، جب وہ خود شناسی کے جوہر سے محروم ہو جاتا ہے (تا = جب + خودی + میرد = مرجاتی ہے، ختم ہو جاتی ہے، مردن = مرنا) متاع خویش: اپنی متاع، اپنا قیمتی سرمایہ۔ جز بخود بستن: اپنے سوا کسی دوسرے پر جمانا مراد غیر کی طرف دیکھنا، دوسروں کا سہارا ڈھونڈنا (جز = سوا، علاوہ + بخود = بہ = پر + خود + بستن = باندھنا، جمانا، لگانا)

مسلمان خودی ہی سے مرد کامل بنتا ہے
اس کی خاک میں جب خودی مرجاتی ہے تو وہ غلام ہو جاتا ہے
اگر تو اپنے آپ کو اپنی دولت سمجھتا ہے
تو اپنے سوا غیر پر نظر رکھنا حرام ہے

مسلماناں کہ خود را فاش دیدند
بہر دریا چو گوہر آرمیدند
اگر از خود رمیدند اندریں دیر
بجان تو کہ مرگ خود خریدند

لغت : فاش دیدند: فاش دیکھا' اپنے آپ کو پہچانا' اپنی حقیقت سے آگاہ ہوئے' جن پر اپنی خودی آشکار ہوئی (فاش = ظاہر' عیاں' آشکار + دیدند = انہوں نے دیکھا' دیدن = دیکھنا) بہر دریا: ہر دریا میں' ہر قسم کے حالات میں (بہ = میں + ہر + دریا = سمندر' دریا) آرمیدند: آسودہ ہوئے' سکون اور طمانیت سے زندہ رہے' انہوں نے آرام پایا' انہیں سکون ملا (آرمیدن = آرام پانا) از خود رمیدند: اپنے آپ سے بھاگے' اپنی خودی سے غافل ہوئے' اپنی حقیقت سے بے خبر رہے (از خود + رمیدند = وہ بھاگے' رمیدن = رم کرنا' بھاگنا' از خود رمیدن = اپنے آپ سے بے خبر ہونا) بجان تو: تیری جان کی قسم (بہ = بائے قسم + جان + تو = تیری خریدند: انہوں نے خریدی (خریدن = خریدنا) مراد انہوں نے اپنی موت کو دعوت دی' اپنی تباہی کا خود سامان کیا

وہ مسلمان جنہوں نے اپنے آپ کو فاش دیکھا
انہوں نے ہر دریا میں موتی کی طرح آرام پایا
اگر وہ اس بت خانے (دنیا) میں اپنے آپ سے بھاگے
تو تیری جان کی قسم' انہوں نے اپنی موت خریدی

کشودم پردہ را از روے تقدیر
مشو نومید و راہ مصطفےؐ گیر
اگر باور نداری آنچہ گفتم
ز دیں بگریز و مرگ کافرے میر

لغت : کشودم پردہ را: میں نے پردے کو کھولا' میں نے پردہ ہٹایا (کشودم = میں نے کھولا' کشودن = کھولنا + پردہ + را) مشو نومید: تو ناامید نہ ہو' تو خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو (مشو = تو نہ ہو' شدن = ہونا + نومید = ناامید = مایوس) باور نداری: تو یقین نہیں رکھتا' تجھے یقین نہیں' (باور داشتن = باور کرنا' یقین کرنا) ز دیں بگریز: تو دین سے بھاگ' دین چھوڑ دے' اسلام کو ترک کر دے (ز + دیں + بگریز = تو بھاگ' گریختن = بھاگنا) مرگ کافرے میر: کافر کی موت مر' کفر کی حالت میں مر (مرگ = موت + کافرے = ایک کافر' کافر +

ے = ایک + میر = تو مر، مردن = مرنا)

میں نے تقدیر کے چہرے سے پردہ اٹھا دیا ہے
تو مایوس نہ ہو اور محمد مصطفیٰؐ کی راہ پر چل
میں نے جو کچھ کہا ہے اگر تو اس پر یقین نہیں رکھتا
تو پھر تو دین کو چھوڑ دے اور ایک کافر کی موت مر

بہ ترکاں بستہ در ہا را کشادند
بنائے مصریاں محکم نہادند
تو ہم دستے بدامان خودی زن
کہ بے او ملک و دیں کس را ندادند

لغت : بہ ترکاں: ترکوں پر، ترک قوم پر (بہ = پر + ترکاں = ترک کی جمع، ترک) بستہ درہا را: بند دروازوں کو، (بستہ = بند کیے ہوئے، بند، بستن = بند کرنا + درہا = در کی جمع + را) کشادند: انہوں نے (کارکنان قضا و قدر نے) کھولا، قدرت نے کھول دیے، کشادن = کھولنا) بنائے مصریاں: مصریوں کی بنیاد، اہل مصر کی بنیاد (بنا = بنیاد + ے = حرف اضافت + مصریاں = مصری کی جمع، بمعنی مصر کے رہنے والے) محکم: مضبوط، مستحکم۔ نہادند: انہوں نے (کارکنان قضا و قدر نے) رکھی، قدرت نے انہیں استحکام دیا (نہادن = رکھنا) تو ہم: تو بھی (تو + ہم = بھی) دستے: ہاتھ (دست = ہاتھ + ے = زائد) بے او: اس کے بغیر (بے = بغیر + او = اس، اس کے)

انہوں نے (کارکنان قضا و قدر نے) ترکوں پر بند دروازے کھول دیے
اہل مصر کی بنیادیں مضبوط کر دیں
تو بھی خودی کا دامن تھام لے
کیونکہ اس کے بغیر قدرت نے ملک اور دین کسی کو نہیں دیے

ہر آں قومے کہ می ریزد بہارش
نسازد جز بوہائے رمیدہ
زخاکش لالہ ی روید و لیکن
قبائے دارد از رنگ پریدہ

لغت : می ریزد: گر جاتی ہے، ختم ہو جاتی ہے (ریختن = گرنا) بہارش: اس کی بہار، جس کی بہار (بہار + ش = اس کی، جس کی) جس کے چمن پر خزاں چھا جاتی ہے، جس پر زوال آجاتا ہے۔ نسازد: وہ موافقت نہیں کرتی (ساختن = بنانا، سازگاری کرنا، موافقت کرنا) جز بہ بوہاے رمیدہ: اڑی ہوئی خوشبوؤں کے سوا، بیتے ہوئے خوشگوار ایام کی یاد کے سوا، دور عروج کے ذکر کے سوا (جز = سوا + بہ + بوہاے = بو = خوشبو، مہک + ہا = علامت جمع = خوشبوئیں + رمیدہ = بھاگی ہوئی۔ مراد اڑی ہوئی، رمیدن = رم کرنا، بھاگنا، وحشت کر کے بھاگ جانا) لالہ می روید: لالہ اگتا ہے، گل لالہ پیدا ہوتا ہے، نوجوان پیدا ہوتے ہیں، نئی نسل جنم لیتی ہے (لالہ = گل لالہ مراد مسلم نوجوان + می روید = اگتا ہے، پیدا ہوتا ہے، رستن = اگنا) قباے دارد: وہ قبا رکھتا ہے، اس کے جسم پر قبا ہوتی ہے (قباے = قبا = مشہور پوشاک جو امراء پہنتے ہیں، اچکن + ے = ایک + دارد = وہ رکھتا ہے، داشتن = رکھنا) از رنگ پریدہ: اڑے ہوئے رنگ کی، مراد اپنی افسردگی اور مایوسی کی (از = سے، کی + رنگ = رنگت + پریدہ = اڑی ہوئی، اڑا ہوا، پریدن = اڑنا)

ہر وہ قوم جس کی بہار رخصت ہو جاتی ہے
وہ چمن سے اڑی ہوئی خوشبوؤں کے سوا کسی اور چیز سے موافقت نہیں کرتی
اس کی خاک سے گل لالہ اگتا تو ہے، مگر
وہ اڑی ہوئی رنگت کی قبا پہنے ہوتا ہے۔

خدا آں ملتے را سروری داد
کہ تقدیرش بدست خویش بنوشت
بہ آں ملت سروکارے ندارد
کہ دہقانش براے دیگراں کشت

لغت : سروری: سرداری، حکومت، اقتدار، سربلندی، سرفرازی۔ تقدیرش: اپنی تقدیر (تقدیر = مقدر، قسمت + ش ۔ اپنی) بنوشت: لکھی، لکھا

(نوشتن = لکھنا) سروکارے: کوئی سروکار، کوئی غرض، کوئی واسطہ یا تعلق (سروکار تعلق، واسطہ + ے = کوئی) ندارد: وہ نہیں رکھتا (داشتن = رکھنا) دہقانش: اس کے دہقان نے، جس کے کسان نے (دہقان = کسان، کاشتکار + ش = اس کا) کشت: بویا محنت کی (کشتن = بونا، کاشت کرنا)

خدا نے اسی قوم کو سرداری دی
جس نے اپنی تقدیر اپنے ہاتھ سے لکھی
وہ اس قوم سے کوئی سروکار نہیں رکھتا
جس کے دہقان نے دوسروں کے لیے بویا (محنت کی)

ز رازی حکمت قرآں بیاموز
چراغے از چراغ او برافروز
ولے ایں نکتہ را ازمن فراگیر
کہ نتواں زیستن بے مستی و سوز

لغت : ز رازی: رازی سے (ز + رازی = امام فخرالدین رازی، مشہور مفسر قرآن اور فلسفی) حکمت قرآں: قرآن کی حکمت، قرآن کی حکیمانہ باتیں، قرآنی حقائق و معارف (حکمت = دانائی + قرآن) بیاموز: تو سیکھ (آموختن = سیکھنا) برافروز: تو جلا، تو روشن کر، (برافروختن = جلانا، روشن کرنا) فراگیر: تو سیکھ، تو حاصل کر (فراگرفتن = سیکھنا، حاصل کرنا) نتواں زیستن: نہیں جی سکتے، زندہ نہیں رہ سکتے، زندہ نہیں رہا جاسکتا (نتواں = توانستن = سکنا سے نفی فعل امکانی + زیستن = جینا، زندہ رہنا، زندگی گزارنا)

تو رازی سے قرآن کی حکمت سیکھ
اس کے چراغ سے چراغ جلا
مگر یہ نکتہ مجھ سے سیکھ لے
کہ مستی اور سوز کے بغیر زندہ نہیں رہا جاسکتا

خودی

کسے کو بر خودی زد لا الہ را
ز خاک مردہ رویاند نگہ را
مدہ از دست دامان چنیں مرد
کہ دیدم در کمندش مہر و مہ را

لغت : کسے کو: وہ شخص کہ جس نے، جس شخص نے، جس کسی نے (کسے = وہ شخص = کسی = شخص + ے = یاے موصول، وہ، جو + کو = کہ + او = اس نے، جس نے) لا الہ را: لا الہ کو، کلمہ توحید کو (لا الہ - کلمہ توحید کا مخفف + را = کو) یعنی لا الہ سے خودی کو مستحکم کیا، توحید کی مدد سے اپنی خودی کو محکم کیا۔ زخاک مردہ: بے روح انسان کے وجود سے (ز = از = سے + خاک = مٹی، خاکی وجود + مردہ = مرا ہوا، مری ہوئی، بے جان، بے روح۔ رویاند نگہ را: نگاہ کو اگاتا ہے، نگاہ پیدا کرتا ہے، نور بصیرت پیدا کرتا ہے، ایمان کی حرارت پیدا کرتا ہے (رویاند = اگاتا ہے، پیدا کرتا ہے، رویانیدن = اگانا + نگہ = نگاہ، نظر + را) مدہ ازدست: ہاتھ سے نہ دے، ہاتھ سے نہ چھوڑ (مدہ = تو نہ دے، دادن = دینا + از + دست = ہاتھ) دامان چنین مرد: ایسے شخص کا دامن، ایسی صاحب نظر شخصیت کا دامن (دامان = دامن = چنین = ایسا، ایسے + مراد = شخص) در کمندش: اس کی کمند میں، اس کے قبضے میں، اس کے اختیار میں (در + کمند = وہ رسی یا رسی کی سیڑھی جس کے ذریعے بلندی پر چڑھتے ہیں + ش) مہر و مہ را: مراد پوری کائنات کو

جس کسی نے لا الہ کو خودی پر لگایا
وہ مردہ خاک سے نگاہ پیدا کرتا ہے
ایسے شخص کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑ
کیونکہ میں نے سورج اور چاند کو اس کی کمند میں دیکھا ہے

تو اے ناداں دل آگاہ دریاب
بخود مثل نیاگاں راہ دریاب
چساں مومن کند پوشیدہ را فاش
ز لا موجود الا اللہ دریاب

لغت : دل آگاہ: آگاہ دل، حقیقت آشنا دل (دل + آگاہ = حقیقت سے آگاہ، حقیقت شناس، باخبر) دریاب: تو پالے، تو حاصل کر (دریافتن = پانا، حاصل کرنا) مثل نیاگاں: بزرگوں کی طرح، اپنے آباو اجداد یا بزرگان سلف کی طرح (مثل = مانند، طرح + نیاگاں = نیا = دادا، نانا + گاں = علامت جمع = آباو اجداد) راہ دریاب: راستہ معلوم کر (بخود راہ دریافتن = اپنے آپ کی یا اپنی ذات کی راہ پالینا، اپنی خودی سے آگاہی حاصل کرنا) از لا موجود الا اللہ: "اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں۔"

اے ناداں تو دل آگاہ پالے
اپنے آباو اجداد (اسلاف) کی طرح اپنی ذات کی طرف (جانے والا) راستہ پالے
مرد مومن پوشیدہ (حقیقت) کو کس طرح ظاہر کرتا ہے
(یہ نکتہ) لا موجود الا اللہ سے معلوم کرلے

دل تو داغ پنہانے ندارد
تب و تاب مسلمانے ندارد
خیابان خودی را دادہ آب
ازاں دریا کہ طوفانے ندارد

لغت : داغ پنہانی: پوشیدہ داغ، عشق رسولؐ کا جذبہ (داغ + پنہاں = پوشیدہ + ے = زائد) ندارد: نہیں رکھتا، مراد تیرے دل میں عشق رسولؐ کا جذبہ موجود نہیں (داشتن = رکھنا) خیابان خودی را: خودی کی کیاری کو، خودی کے چمن کو (خیابان = باغ کی روش، پھولوں کی کیاری، باغ، چمن + خودی + را) دادہ: تو نے دیا (دادہ = دادہ ای = تو نے دیا، دادن = دینا) آب: پانی، مراد تو نے سینچا ہے۔

تیرے دل میں کوئی پوشیدہ داغ نہیں ہے
اس میں ایک مسلمان کی سی تب و تاب نہیں ہے
تو نے خودی کے باغ کو دل کے اس دریا سے، جس میں کوئی طوفان نہیں ہے، پانی دیا ہے، یعنی اسے سینچا ہے

انا الحق

انا الحق جز مقام کبریا نیست
سزائے او چلیپا ہست یا نیست؟
اگر فردے بگوید سر زنش بہ
اگر قومے بگوید ناروا نیست

لغت : انا الحق: میں حق ہوں، میں خدا ہوں (انا = میں + الحق = حق ہوں، خدا ہوں، یہ نعرہ عالم مستی میں حسین بن منصور حلاج کی زبان سے نکلا تھا جبکہ انہیں اپنی ذات اور کائنات کی ہر چیز میں خدا ہی خدا نظر آتا تھا، اس نعرے کی پاداش میں انہیں سولی پر چڑھا دیا گیا، آپ حضرت جنید بغدادی کے مرید تھے) جز مقام کبریا: مقام کبریا کے سوا، ذات باری تعالیٰ کے علاوہ (جز = سوا، بغیر + مقام = منصب + کبریا = اللہ تعالیٰ) چلیپا: سولی، صلیب۔ سرزنش: ڈانٹ ڈپٹ بہتر ہے، اسے ڈانٹنا مناسب ہے (سرزنش = ملامت، جھڑکی، پھٹکار، ڈانٹ ڈپٹ + بہ = اچھا ہے، اچھی ہے) ناروانیست: ناروا نہیں ہے، نامناسب نہیں ہے (ناروا = نا علامت نفی = نہیں + روا = جائز + نیست)

انا الحق (کہنا) مقام کبریا کے سوا کسی کا منصب نہیں ہے
اس کی سزا سولی ہے یا نہیں؟
اگر ایک فرد کہے تو اسے ملامت کرنا بہتر ہے
اگر ایک قوم کہے تو نامناسب نہیں ہے

بہ آں ملت انا الحق ساز گار است
کہ از خونش نم ہر شاخسار است

نہاں اندر جلال او جمالے
که او را نه سپهر آئینه دار است

لغت : که از خونش: کہ جس کے خون سے (که + از + خونش = اس کا خون، جس کا خون) نم ہر شاخسار است: ہر شاخ میں نمی ہے، ہر ٹہنی کو نمی حاصل ہے، ہر شاخ کو غذا ملتی ہے، ہر فرد کو فائدہ پہنچتا ہے (نم = نمی، رطوبت، طراوت + ہر + شاخسار = شاخ = ٹہنی، ڈالی + سار = علامت ظرف + است) اندر جلال او جمالے: جس کے جلال میں جمال ہو، جس کی ظاہری شان و شوکت میں باہمی محبت اور ہمدردی موجود ہو، جس کی حکومت کا رعب اور دبدبہ نسل انسانی کے لیے باعث رحمت ہو (اندر = میں + جلال = رعب، دبدبہ، طنطنہ + او + جمال = محبت، مروت، رحمت، ہمدردی، حسن اخلاق وغیرہ + ے) آئینہ دار: آئینہ دکھانے والے، عکس دکھانے والے (آئینہ + دار = رکھنے والا، دکھانے والا، داشتن = رکھنا سے علامت فاعل)

انا الحق کہنا اس ملت کے لیے مناسب ہے،
جس کے خون سے ہر شاخ میں نمی ہو
اس کے جلال میں جمال پوشیدہ ہوتا ہے
کیونکہ نو آسماں اس کے آئینہ دار ہوتے ہیں

میان امتاں والا مقام است
که آں امت دو گیتی را امام است
نیاساید ز کار آفرینش
که خواب و خستگی بروے حرام است

لغت : میان امتاں: امتوں کے درمیان، قوموں میں، اقوام عالم میں (میان = درمیان، میں + امتاں = امت = قوم + اں = علامت جمع = قومیں) والا مقام است: بلند مقام ہے، اونچا مقام رکھتی ہے، معزز ہے (والا مقام = اونچے مقام والی، بلند مرتبہ، والا = اونچا، بلند + مقام = مرتبہ + است) امام است: امام ہے، رہنما ہے (امام = رہنما، قائد + است) نیاساید: آرام نہیں

پاتی، فارغ نہیں رہتی (آسودن = آرام پانا) ز کار آفرینش: تخلیق کے عمل سے، اختراع و ایجاد سے (ز + کار = کام، عمل + آفرینش = پیدائش، تخلیق، نت نئے سائنسی انکشافات، آفریدن = پیدا کرنا سے حاصل مصدر) بروے حرام است: اس پر حرام ہے، مراد وہ قوم نہ سوتی ہے نہ کام سے تھکتی ہے (بر = پر + وے = اس + حرام + است)

(مذکورہ قوم) دوسری قوموں میں اونچا مقام رکھتی ہے
کیونکہ وہ امت دونوں جہانوں کی امام ہے
وہ تخلیقی عمل سے فارغ نہیں رہتی
کیونکہ نیند اور تھکن اس پر حرام ہے

وجودش شعلہ از سوز درون است
چو خس او را جہان چند و چون است
کند شرح اناالحق ہمت او
پے ء ہر کن کہ می گوید یکون است

لغت : چو خس: خس و خاشاک کی طرح، گھاس پھوس کی مانند (چو = مانند + خس = سوکھی گھاس کا تنکا، گھاس پھوس) جہان چند و چون: چند و چون کا جہان، کمیت اور کیفیت کی دنیا، یہ مادی دنیا (جہان = دنیا + چند = کتنا، کتنے، کتنی، کمیت + و = اور + چون = کیسا، کیسے، کیسی، کیفیت) ہمت او: مراد اس کا جوش کردار۔ (ہمت = جرات، بلند ارادہ + او = اس کا، اس کی) یعنی وہ قوم خدائی صفات سے متصف ہو کر محیر العقول کارنامے سرانجام دیتی ہے۔ پے ہر کن کہ: ہر کن کے لیے، ہر تخلیقی عزم کے لیے، ہر نئے کام کی خواہش کے لیے (پے = کے لیے، واسطے + ہر + کن = ہو جا) یکون: یکون ہے، ہو جاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ وہ باہمت قوم جس کام کا ارادہ کرتی ہے وہ فوراً ہو جاتا ہے (اس مصرعے میں قرآنی الفاظ کن فیکون کی طرف اشارہ ہے)

اس (قوم) کا وجود سوز دروں کی وجہ سے شعلہ (بن جاتا) ہے
اس کے لیے چند و چون کی یہ دنیا خس و خاشاک کی مانند ہے

اس کی ہمت انا الحق کی شرح کرتی ہے
اس کے ہر "کن" کے لیے، جو وہ کہتی ہے "یکون" ہے

پرد در وسعت گردوں یگانہ
نگاہ او بہ شاخ آشیانہ
مہ و انجم گرفتار کمندش
بدست اوست تقدیر زمانہ

لغت : پرد: اڑتی ہے، پرواز کرتی ہے (پریدن = اڑنا) یگانہ: اکیلی، تنہا۔ بہ شاخ آشیانہ: آشیانے کی شاخ پر، اپنے مرکز پر (بہ = پر + شاخ = ٹہنی، ڈالی + آشیانہ = گھونسلا) بدست اوست: اس کے ہاتھ میں ہے، اس کے ہاتھوں میں ہے (بہ + دست + او = اس کے + ست) تقدیر زمانہ: زمانے کی تقدیر، زمانے کی تقدیر اس کے ہاتھوں میں ہے سے مراد ہے وہ پوری دنیا پر حکومت کرتی ہے

وہ قوم آسمان کی وسعت میں تنہا اڑتی ہے
اس کی نگاہ شاخ نشیمن پر (رہتی ہے)
چاند اور تارے اس کی کمند کے اسیر ہیں
زمانے کی تقدیر اس کے ہاتھ میں ہے

بباغاں عندلیبے خوش صفیرے
براغاں جرہ بازے زود گیرے
امیر او .سلطانی فقیرے
فقیر او بہ درویشی امیرے

لغت : عندلیبے خوش صفیرے: ایک خوش الحان بلبل (عندلیب = بلبل + ے = ایک + خوش صفیر = خوش = اچھی + صفیر = آواز، خوش آواز، خوش الحان، خوش آہنگ، خوشنوا + ے = زائد) براغاں = راغوں میں، جنگلوں بیابانوں میں، رزم میں، میدان جنگ میں (بہ = میں + راغاں = راغ = دامن کوہ، جنگل + اں) جرہ بازے زود گیرے: ایک جلدی پکڑنے والا بہادر باز، ایک بڑی پھرتی سے شکار کرنے والا شہباز، دشمن پر ٹوٹ پڑنے والا مرد مجاہد (جرہ =

دلیر، دلاور، شجاع، باز کا نر + باز = مشہور شکاری پرندہ + ے = ایک + زود گیر = زود = جلدی + گیر = پکڑنے والا، گرفتن = پکڑنا سے اسم فاعل کا لاحقہ + ے) امیر او: اس کا سردار۔ سلطانی فقیرے: سلطانی میں فقیر، بادشاہی میں بھی فقیرانہ زندگی گزارنے والا (بہ = میں + سلطانی = بادشاہی + فقیر = غریب، درویش، صاحب فقر + ے) اس کے غریب اور فاقہ مست افراد (فقیر = غریب + او) بہ درویشی امیرے: درویشی میں امیر، غریبی میں بھی دولت کی ہوس سے بے نیاز، دل کا غنی + اے = زائد)

(وہ قوم) باغوں میں ایک خوش آواز بلبل (کی مانند) ہے،
اور بیابانوں میں ایک زود گیر شہباز ہے
اس کا امیر سلطانی میں (بھی) فقیر ہے
اور اس کا فقیر درویشی میں (بھی) امیر ہے

بجام نو کہن مے از سبو ریز
فروغ خویش را بر کاخ و کو ریز
اگر خواہی ثمر از شاخ منصور
بہ دل لا غالب الا اللہ فروریز

لغت : بجام نو: نئے پیالے میں، نئی نسل کے دل میں (بہ = میں + جام = پیالہ، ساغر، قدح، کاسہ + نو = نیا) کہن مے: پرانی شراب، ماضی کی اخلاقی اقدار، اسلام کی قدیم تعلیمات (کہن = پرانی + مے = شراب) از سبو: شراب کے گھڑے سے، قرآن حکیم سے (از + سبو = شراب کا گھڑا یا مٹکا) ریز: توڈال، تو انڈیل یعنی اسلام کی تعلیمات نئی نسل کو منتقل کر (ریختن = گرانا، ڈالنا، انڈیلنا) فروغ خویش: اپنی روشنی کو، اپنے کردار کی روشنی کو (فروغ = روشنی + خویش = اپنی + را = کو) بر کاخ و کو ریز: کاخ و کو پر ڈال، ایوانوں اور گلی کوچوں میں بکھیر دے، پوری دنیا میں پھیلا دے (بر + کاخ = محل، ایوان + و + کو = کوچہ، گلی + ریز = توڈال) از شاخ منصور: منصور کی شاخ سے، یعنی اگر تو منصور کے نعرۂ انا الحق سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے (از + شاخ = ٹہنی، ڈالی + منصور

= منصور حلاج جس نے انا الحق کا نعرہ لگایا تھا) "لا غالب الا اللہ" "اللہ کے سوا کوئی غالب نہیں" کا تصور، اللہ تعالیٰ کے مختار کل ہونے کا عقیدہ۔ فروریز: تو بٹھا لے، تو اتار لے (فرو ریختن = نیچے گرانا، ڈالنا، بٹھانا، اتارنا)

نئے جام میں مٹکے سے پرانی شراب ڈال
اپنی روشنی کی ایوانوں اور گلی کوچوں میں پھیلا دے
اگر تو منصور کی شاخ سے پھل کھانا چاہتا ہے
تو اپنے دل میں "لا غالب الا اللہ" اتار لے

صوفی و ملا

گرفتم حضرت ملا ترش روست
نگاہش مغز را نشناسد از پوست
اگر با ایں مسلمانی کہ دارم
مرا از کعبہ می راند حق اوست

لغت : گرفتم: میں نے مانا، میں نے فرض کیا (گرفتن = فرض کرنا، تسلیم کرنا، ماننا) ترش روست: ترش مزاج ہے ترش روئی سے پیش آتا ہے، (ترش رو = کھٹے منہ والا، ترشی سے پیش آنے والا، بد مزاج، کج خلق، ترش = کھٹا + رو = منہ، چہرہ + است) اس کی نگاہ (نگاہ = نظر + ش = اس کی) مغز را: مغز کو، حقیقت کو، باطن کو (مغز = پھل کا گودا، حقیقت + را) نشناسد: نہیں پہچانتی (شناختن = پہچاننا) زپوست: پوست سے، چھلکے سے، ظاہر سے، یعنی مغز اور چھلکے میں فرق نہیں کرتی، حقیقت شناس نہیں ظاہر بیں ہے۔ (از + پوست = چھلکا) با این مسلمانی: اس مسلمانی کے ساتھ، اس نام نہاد مسلمانی کے ہوتے ہوئے (با = ساتھ + ایں = اس + مسلمانی = مسلمان + ی = یائے نسبتی = مسلمان ہونے کی حالت) دارم: میں رکھتا ہوں۔ از کعبہ: کعبے سے (از = سے + کعبہ = خانہ کعبہ) می راند: نکالتا ہے، دور بھگاتا ہے (راندن = ہانکنا، بھگانا) حق اوست: وہ حق بجانب ہے (حق + او = اس کا + ست)

میں نے مانا جناب ملا ترش رو (ترش مزاج) ہیں
ان کی نگاہ مغز اور چھلکے میں فرق نہیں کرتی
اگر اس مسلمانی کے ہوتے ہوئے، جس کا میں دعوے دار ہوں
وہ مجھے کعبے سے نکالتے ہیں تو وہ حق بجانب ہیں

فرنگی صید بست از کعبہ و دیر
صدا از خانقاہاں رفت "لاغیر"
حکایت پیش ملا باز گفتم
دعا فرمود "یا رب عاقبت خیر"!

لغت : صید بست: شکار باندھا، شکار کیا، غلامی کی زنجیر میں جکڑا، غلام بنایا (صید = شکار + بست = باندھا، شکار بند میں باندھا، بستن = باندھنا) از کعبہ و دیر: کعبے اور بت خانے سے یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں کو۔ از خانقاہاں: مراد سجادہ نشینوں کے حلقے سے (از + خانقاہ = درویشوں اور مشائخ کے رہنے کی جگہ، صوفیا کی تربیت گاہ + اں = علامت جمع) رفت: اٹھی، آئی (صدا رفتن = آواز اٹھنا) لاغیر: کوئی غیر نہیں ہے، انگریز غیر نہیں بلکہ اولی الامر ہیں، ان کی اطاعت جائز ہے (لا + نہیں + غیر = پرایا، بیگانہ) حکایت: قصہ، مراد صورت حال۔

انگریز نے کعبے اور بت خانے سے شکار باندھا
خانقاہوں سے آواز آئی: لاغیر
جب میں نے ملا سے صورت حال بیان کی
تو اس نے دعا فرمائی "یا رب انجام بخیر ہو" (یعنی اس اہم صورت حال کا دونوں نے کوئی نوٹس نہ لیا)

بہ بند صوفی و ملا اسیری
حیات از حکمت قرآں نگیری
بایاتش ترا کارے جز ایں نیست
کہ از یٰسین او آساں بمیری

لغت : بہ بند صوفی و ملا: صوفی اور ملا کی زنجیر میں، صوفی اور ملا کے پھندے میں (بہ = میں + بند = بندھن، بیڑی، زنجیر، قید، پابندی، پھندا، بستن = باندھنا سے حاصل مصدر + صوفی) اسیری: تو گرفتار ہے (اسیر = گرفتار، قیدی + ی = تو ہے) بایاتش: اس کی آیات سے، اس کی زندگی بخش آیات سے (بہ = سے + آیات = آیت کی جمع، آیتیں، آیتوں + ش = اس کی) جزایں: اس کی سوا۔ از یٰسین او: اس کی یٰسین سے، اس کی سورت "یٰسین کی تلاوت سے (از + یٰسین = قرآن پاک کی مشہور سورت + او = اس کی) آساں بمیری: تو آسان مرے، تو آسانی سے مرے، تیری جان آسانی سے نکلے، مسلمانوں میں رواج ہے کہ جب ان کا کوئی عزیز مرنے لگتا ہے تو اس کے سرہانے سورۂ یٰسین پڑھتے ہیں تاکہ اس کا دم آسانی سے نکلے (آسان = آسانی سے + بمیری = تو مرے، مردن = مرنا)

تو صوفی اور ملا کے پھندے میں گرفتار ہے
تو قرآن کی حکمت سے زندگی حاصل نہیں کرتا
تجھے اس کی آیات سے اس کے سوا کوئی کام نہیں
کہ تو اس کی یٰسین سے باسانی مرے

ز قراں پیش خود آئینہ آویز
دگر گوں گشتہ! از خویش بگریز
ترازوے بنہ کردار خود را
قیامت ہائے پیشیں را برانگیز

لغت : آئینہ آویز: آئینہ لٹکا، قرآن کے آئینے میں اپنی شکل دیکھ، قرآنی احکام کو سامنے رکھ کر اپنے اعمال کا جائزہ لے (آئینہ + آویز = تو لٹکا، تو آویزاں کو، آویختن = لٹکانا) دگرگوں گشتہ: تو دگرگوں ہو چکا ہے، تو بالکل بدل چکا ہے، تجھ میں اسلام کی کوئی بات باقی نہیں رہی ہے (دگرگوں ہو چکا ہے، تو بالکل بدل چکا ہے، تجھ میں اسلام کی کوئی بات باقی نہیں رہی (دگرگوں = دگر = دوسرا + گوں = رنگ = دوسرے رنگ کا، جس پر کوئی دوسرا رنگ چڑھ چکا ہو، متغیر،

بدلا ہوا + گشتہ = گشتہ ای = تو ہو چکا ہے، گشتن = ہونا) از خویش بگریز: اپنے آپ سے بھاگ، اپنی موجودہ حالت کو بدل، اپنی غیر اسلامی زندگی سے کنارا کر (از = سے + خویش = اپنا آپ + بگریز = تو بھاگ، تو کنارہ کر، گریختن = بھاگنا) ترازوے بنہ: ترازو رکھ، میزان لگا، وزن کر، جائزہ لے، محاسبہ کر (ترازو = میزان، وزن کرنے کا آلہ + بنہ = تو رکھ، نہادن = رکھنا) قیامت ہاے پیشیں: پہلی قیامتوں، سابقہ ہنگاموں، ماضی کی معرکہ آرائیوں (قیامت + ہا = علامت جمع = قیامتیں، ہنگامے، انقلابات + پیشیں = پہلے، اگلے، سابقہ) برانگیز: برپا کر، اٹھا (برانگیختن = اٹھانا، ابھارنا، برپا کرنا)

اپنے سامنے قرآن کا آئینہ آویزاں کر
تو (بالکل) بدل چکا ہے، اپنے آپ سے بھاگ
اپنے کردار (کا جائزہ لینے) کے لیے ترازو لگا
پہلی قیامتیں اٹھا (ماضی کے ہنگامے برپا کر)

زمن بر صوفی و ملا سلامے
کہ پیغام خدا گفتند ما را
ولے تاویل شاں در حیرت انداخت
خدا و جبرئیل و مصطفےؐ را

لغت : گفتند مارا: انہوں نے سنائے (گفتن = کہنا، سنانا) تاویلشاں: ان کی تاویل نے (تاویل = مذہبی مسائل اور شرعی احکام میں الٹ پھیر، کسی کلام کو ظاہری معنوں سے پھیر کر کوئی دوسرا ممکن مطلب نکالنا + شاں = ایشاں = ان کی) انداخت: ڈال دیا، انداختن = ڈالنا۔ خدا و جبرئیل و مصطفےؐ: خدا اور جبرئیل اور مصطفےؐ

میری طرف سے صوفی اور ملا پر سلام ہو
جنہوں نے ہم کو خدا کا پیغام تو سنایا
لیکن ان کی تاویل نے خدا اور جبرائیل اور مصطفےؐ کو حیرت میں ڈال دیا

ز دوزخ واعظ کافر گرے گفت
حدیثے خوشتر ازوے کافرے گفت
نداند آں غلام احوال خود را
کہ دوزخ را مقام دیگرے گفت

لغت : واعظ کافر گرے: ایک کافر گر واعظ نے، لوگوں کی تکفیر کرنے والے ایک واعظ نے (واعظ = وعظ کہنے والا + کافر گرے = کافر + گر = علامت فاعل = کافر بنانے والا، کافر ساز، دوسروں کی تکفیر کرنے والا + ے = ایک)۔ گفت: کہا یعنی یہ کہا کہ کافروں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ حدیثے: ایک بات۔ ازوے: اس سے۔ کافرے: ایک کافر نے۔ نداند: نہیں جانتا (دانستن = جاننا) کہ: جس نے۔ مقام دیگرے گفت: دوسرے کا مقام کہا، دوسروں کا (اوروں کا) ٹھکانا بتایا (مقام = ٹھکانا + دیگر = دوسرا، اور + ے = کوئی، کسی، گفت = کہا، بتایا، بیان کیا)

ایک کافر گر واعظ نے دوزخ کا ذکر کیا
اس سے اچھی ایک بات ایک کافر نے کہی
"وہ غلام اپنا حال نہیں جانتا
جس نے دوزخ کو دوسروں کا ٹھکانا بتایا"

مریدے خود شناسے پختہ کارے
بہ پیرے گفت حرف نیش دارے
بمرگ ناتمامے جاں سپردن
گرفتن روزی از خاک مزارے

لغت : مریدے... کارے: ایک خودشناس اور پختہ کار مرید نے (مریدے = مرید = ارادت مند + ے = ایک + خود شناسے = خود = اپنے آپ کو + شناس = پہچاننے والا، شناختن = پہچاننا سے علامت فاعل + ے = زائد، اپنے آپ سے باخبر، اپنی خودی سے آگاہ + پختہ کارے = پختہ = پکا، مضبوط = کار = کام، کردار + ے = زائیہ، زیرک اور ہوشیار) حرف نیش دارے: ایک نیش دار بات، ایک چبھتی ہوئی بات، ایک تلخ بات (حرف = بات + نیش دارے = نیش = ڈنک +

دار = رکھنے والی، داشتن) بمرگ ناتمامے: ایک مرگ ناتمام کے، ایک نامکمل موت کے (بہ = کے + مرگ = موت + ناتمام = نامکمل، ادھوری + ے = ایک، ایک مرگ مسلسل، ایک ختم نہ ہونے والی موت) جان سپردن: جان دینا، اپنی جان سپرد کرنا، حوالے کرنا۔ گرفتن روزی: روزی حاصل کرنا۔ از خاک مزارے: کسی مزار کی خاک سے، کسی بزرگ کے مزار کی مجاوری کرکے، اپنے بزرگوں کی ہڈیاں بیچ کر، قبروں کی آمدنی سے

ایک خود شناس اور پختہ کار مرید نے
ایک پیر سے ایک چبھتی ہوئی بات کہی (اور وہ یہ کہ)
کسی مزار کی خاک سے روزی کمانا
اپنی جان کو ایک مرگ مسلسل کے حوالے کرنا ہے

پسر را گفت پیرے خرقہ بازے
ترا ایں نکتہ باید حرزجاں کرد
بہ نمرودان ایں دور آشنا باش
ز فیض شاں براہیمی تواں کرد

لغت : پسررا: اپنے بیٹے سے (پسر = بیٹا + را = کو، سے) پیرے خرقہ بازے: ایک خرقہ باز پیر نے، ایک پیشہ ور پیر طریقت نے، ایک دنیا پرست روحانی پیشوا نے (پیر = مرشد، (پیرے + خرقہ بازے = خرقہ = گدڑی، درویشانہ لباس + باز = علامت فاعل = خرقہ پہننے والا، دنیا کو دھوکا دینے کے لیے بدیسی لبادہ اوڑھنے والا + ے) باید حرز جاں: حرز جاں بنالینا چاہیے، بہت عزیز رکھنا چاہیے (حرز = جائے پناہ، تعویذ + جاں = حرز جاں = وہ شے جسے انسان بہت عزیز رکھے یا ہردم اپنے ساتھ رکھے + باید کرد = کرنا چاہیے، بنانا چاہیے بایستن = چاہنا، درکار ہونا سے باید، کردن = کرنا) ز نمرودان ایں دور: اس دور کے نمرودوں سے، فرنگی استعمار سے، انگریزی حکومت سے (بہ + نمرودان = نمرود کی جمع = نمرود وہ ظالم بادشاہ جس نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تھا + ان = علامت جمع + ایں + دور) آشنا باش: تو آشنا رہ، تعلقات استوار رکھ (آشنا

= واقف + باش = رہ، باشیدن = رہنا) ز فیضِ شاں: ان کے فیض سے، ان کے ساتھ تعلقات قائم کر کے۔ براہیمی تواں کرد: ابراہیمی کی جاسکتی ہے، مسلمانوں کی مذہبی قیادت کی جاسکتی ہے، مسلمانوں کا روحانی پیشوا بنا جاسکتا ہے (براہیمی = براہیم = ابراہیم = ی = یاے نسبتی مراد مذہبی قیادت + تواں کرد = کی جاسکتی ہے، توانستن = سکنا سے تواں کردن = کرنا)

ایک خرقہ باز پیر نے اپنے بیٹے سے کہا کہ
تجھے یہ نکتہ حرزِ جاں بنا لینا چاہیے
"اس دور کے نمرودوں سے آشنا رہ
کیونکہ ان کے فیض سے براہیمی کی جاسکتی ہے"

بکام خود دگر آں کہنہ مے ریز
کہ باجامش نیرزد ملک پرویز
ز اشعار جلال الدین رومی
بہ دیوار حریم دل بیاویز

لغت : بکام خود: اپنے حلق میں (بہ = میں + کام = حلق، تالو + خود) آں کہنہ مے: وہ پرانی شراب (کہنہ = پرانی + مے = شراب) ریز: انڈیل (ریختن = گرانا، ڈالنا، انڈیلنا) یعنی قدیم روحانی اقدار کو اپنا، اسلام کی تعلیمات پر عمل کر۔ باجامش: جس کے جام کے برابر، جس کے ایک پیالے کی (با = ساتھ، سے، کے برابر + جام = پیالہ + ش = اس کا، جس کا، جس کے) نیرزد: قیمت نہیں پاتا (ارزیدن = قیمت پانا، برابر ہونا) ملک پرویز: پرویز کا ملک، پرویز کی سلطنت (ملک + پرویز = ایران کے ساسانی خاندان کا ایک مشہور بادشاہ خسرو پرویز) بہ دیوار حریم دل: حریم دل کی دیوار پر، خلوت گاہ دل میں (بہ + دیوار + حریم) بیاویز: تو لٹکا، تو آویزاں کر، تو اپنے دل میں جگہ دے یعنی رومی کے کلام سے استفادہ کر (آویختن = لٹکانا، آویزاں کرنا)

اپنے حلق میں ایک بار پھر وہ پرانی شراب انڈیل
کہ پرویز کی سلطنت جس کے ایک جام کی قیمت نہیں رکھتی

مولانا جلال الدین رومی کے اشعار (میں سے کچھ اشعار)
(اپنے) حریم دل کی دیوار سے آویزاں کر

بگیر از ساغرش آں لالہ رنگے
کہ تاثیرش دہد لعلے بہ سنگے

غزالے را دل شیرے بہ بخشد
بشوید داغ از پشت پلنگے

لغت : آں لالہ رنگے: وہ لالہ رنگ شے، وہ سرخ شراب، وہ روحانی تعلیم (آں = وہ + لالہ رنگ، لالہ گوں، لالے کی رنگ کی، سرخ، لالہ = گل لالہ + رنگ + ے = ایک، ایک شے) لعلے بہ سنگے: مراد ناقص کو کامل اور کافر کو مومن بنا سکتی ہے (لعلے = لعل = سرخ رنگ کا مشہور قیمتی پتھر + ے + بہ + سنگے = سنگ = پتھر + ے) غزالے را: ایک ہرن کو، ایک کمزور انسان کو، کم ہمت مسلمان کو (غزال = ہرن + ے = ایک + را = کو) دل شیرے: ایک شیر کا دل، جرات اور حوصلہ۔ بشوید داغ: داغ دھوتی ہے، دھبے مٹاتی ہے (بشوید = دھوتی ہے، شستن = دھونا + داغ = دھبے) از پشت پلنگے: ایک چیتے کی پیٹھ سے۔از + پشت = پیٹھ + پلنگ = چیتا + ے) مراد ناممکن کو ممکن بنا دیتی ہے، قلب ماہیت کر دیتی ہے۔

تو اس (رومی) کے پیالے سے وہ لالہ رنگ (شراب) لے
جس کی تاثیر پتھر کو لعل دیتی ہے
وہ ایک ہرن کو شیر کا دل بخشتی ہے
اور چیتے کی پشت سے داغ دھو دیتی ہے

نصیبے بردم از تاب و تب او
شبم مانند روز از کوکب او

غزالے در بیابان حرم بیں
کہ ریزد خندۂ شیر از لب او

لغت : نصیبے بردم: میں نے حصہ پایا، میں بہرہ یاب ہوا (نصیب = قسمت،

حصہ، بہرہ + ے = زائد، نصیب بردن = حصہ پانا) شبم: مراد میرے دل کی تاریکی۔ از کوکب او: اس کے ستارے سے مراد روشن فکر سے۔ غزالے: ایک ہرن، کمزور اور بزدل۔ در بیابان حرم: حرم کے بیابان میں، دنیائے اسلام میں۔ خندۂ شیر: شیر کی ہنسی (خندہ = ہنسی، خندیدن = ہنسنا سے حاصل مصدر + شیر) از لب او: اس کے لبوں سے، جس کے ہونٹوں سے۔ جس کے ہونٹوں سے شیر کی ہنسی ٹپکتی ہے یعنی اس میں شیروں جیسی جرات پیدا ہو گئی ہے۔

میں نے اس (رومی) کی تب و تاب سے حصہ پایا
میری رات اس کے ستارے سے دن کی طرح (روشن ہے)
تو حرم کے صحرا میں ایک ہرن دیکھ
جس کے لبوں سے شیر کی ہنسی ٹپک رہی ہے

سراپا درد و سوز آشنائی
وصال او زباں دان جدائی
جمال عشق گیرد از نے او
نصیبے از جلال کبریائی

لغت : درد و سوز و آشنائی: وہ (رومی) آشنائی کا درد و سوز ہے، محبت کا سوز و گداز ہے، سوز عشق سے معمور ہے۔ زبان دان جدائی: جدائی کی زبان سمجھتا ہے، اس کے وصل میں بھی فراق کی کیفیت موجود ہرتی ہے یعنی وصل اور ہجر میں فرق باقی رہتا ہے، عاشق کی انفرادی حیثیت قائم رہتی ہے اور وہ اپنے محبوب کی ذات میں گم نہیں ہوتا (زباں دان = زبان جاننے والا، زباں + داں = جاننے والا، دانستن = جاننا سے علامت فاعل + جدائی = فراق، ہجر) جمال عشق: عشق کا جمال، عاشق کی جمالی کیفیت جو عجز و نیاز سے عبارت ہے (جمال = نیاز مندی + عشق) از نے او: اس کی بانسری سے، اس کی (رومی کی) شاعری سے (از + نے = بانسری، شاعری + او) از جلال کبریائی: جلال کبریائی سے، محبوب کی (خدا کی) جلالی شان سے (از + جلال = جلالی شان، جاہ و جلال، قوت اور سطوت + کبریائی = کبریا یعنی خدا سے منسوب) مراد عاشق کی نیاز مندی میں محبوب کی

جلالی شان پیدا ہو جاتی ہے۔

وہ (رومی) سر سے پاؤں تک (مجسم) محبت کا درد و سوز ہے

اس کا وصال جدائی کی زبان جانتا ہے

عشق کا جمال اس کی بانسری (شاعری) کی بدولت جلال کبریائی (جلال خداوندی) سے حصہ لیتا ہے

گرہ از کار ایں ناکارہ وا کرد
غبار رہگذر را کیمیا کرد
نے آں نے نوازے پاکبازے
مرا با عشق و مستی آشنا کرد

لغت : گرہ: گانٹھ' عقدہ' گتھی۔ واکردہ: کھول دی' واکردن = کھولنا' گرہ از کار واکردن = عقدہ کھولنا' مشکل حل کرنا) کیمیا کرد: کیمیا کر دیا' سونا بنا دیا' میری خاک کو اکسیر کر دیا' مجھے سچا مسلمان بنا دیا (کیمیا = سونا + کرد) نے... پاکبازے: اس پاک باز نے نواز کی نے نے' اس پاک باطن بانسری بجانے والے (شاعری) کی بانسری (شاعری) نے (نے = بانسری' شاعری + آں = اس + نے نواز = بانسری بجانے والا' پرسوز شعر کہنے والا شاعر' نے = بانسری + نواز = بجانے والا' نواختن = بجانا سے لاحقہ فاعل + ے = زائد + پاکبازے = پاکباز = پاک باطن' پاک دل' پاک + باز = لاحقہ صفت

(پیر رومی نے) اس ناکارہ کے کام کی گرہ کھول دی

غبار رہگذر کو کیمیا کر دیا (سونا بنا دیا)

اس پاک فطرت نے نواز (شاعر) کی بانسری (شاعری) نے

مجھے عشق و مستی سے آشنا کر دیا

بروے من در دل باز کردند
ز خاک من جہانے ساز کردند
ز فیض او گرفتم اعتبارے
کہ با من ماہ و انجم ساز کردند

لغت : بروے من: میرے منہ پر، مجھ پر۔ باز کردن: انہوں نے کھولا، کارکنان قضا و قدر نے کھولا (باز کردن = کھولنا) مجھے اسرار عشق سے آگاہ کیا۔ جہانے ساز کردند: انہوں نے ایک جہان تعمیر کیا، میرے افکار سے ایک نئی دنیا پیدا کی (جہان = دنیا + ے = ایک + ساز کروند = انہوں نے بنائی، انہوں نے تعمیر کی، ساز کردن = بنانا، تعمیر کرنا) گر فتم اعتبارے: میں نے اعتبار حاصل کیا، مجھے دنیا میں عزت ملی (گر فتم = میں نے پائی، میں نے حاصل کی، گرفتن = لینا، پانا، پکڑنا + اعتبارے = ایسا اعتبار، ایسی عزت) ساز کردند: انہوں نے موافقت کی، وہ موافق ہو گئے، ساز کردن = سازگار ہونا، موافق ہونا، موافقت کرنا) مجھے عالم بالا کی تائید حاصل ہو گی، عناصر فطرت میرے ہم نوا ہو گئے۔

کارکنان قضا و قدر نے مجھ پر دل کا دروازہ کھول دیا
میری خاک سے ایک نیا جہان تعمیر کیا
میں نے اس (رومی) کے فیض سے ایسا اعتبار حاصل کیا
کہ چاند اور ستارے میرے موافق ہو گئے

خیالش با مہ و انجم نشیند
نگاہش آں سوے پرویں بہ بنید
دل بیتاب خود را پیش او نہ
دم او رعشہ از سیماب چیند

لغت : نشیند: بیٹھتا ہے (نشستن = بیٹھنا) ماہ و انجم کا ہم نشیں ہے، بہت اونچا اڑتا ہے، اس کی پرواز بہت بلند ہے۔ آں سوے پرویں: پرویں کے اس طرف، آسمانوں کے اس پار، مادی دنیا سے ماورا، کائنات کے مستور حقائق تک (آں = اس + سو = طرف + ے = حرف اضافت + پرویں = ثریا = وہ چھ ستارے جو ایک گچھے کی شکل میں زمین سے بہت دور بلندی پر واقع ہیں) نہ: تو رکھ، تو کھول کر رکھ دے، تو اپنے دل کا حال کھول کر بیان کر دے (نہادن = رکھنا) دم او: اس کا دم، اس کی پھونک، اس کا روحانی تصرف (دم = سانس، نفس، پھونک + او = اس کا) رعشہ: کپکپی، تھرتھری، تھرتھراہٹ، ایک بیماری کا

نام جس سے ہاتھ یا دیگر اعضا بلا ارادہ کانپتے ہیں۔ از سیماب: پارے سے، پارے کی (از + سیماب = پارا) چیند: چن لیتا ہے، مٹا دیتا ہے (چیدن = چننا)
پارے کی تھرتھراہٹ چن لیتا ہے یعنی بے چین دل کی بے چینی مٹا دیتا ہے
اس کا (رومی کا) تخیل چاند اور ستاروں کے ساتھ بیٹھتا ہے
اس کی نگاہ ثریا کے اس پار دیکھتی ہے
تو اپنے بے قرار دل کو اس کے سامنے رکھ
اس کی پھونک پارے کی تھرتھراہٹ ختم کر دیتی ہے (دل کی بے چینی ختم کر دیتی ہے)

ز رومی گیر اسرار فقیری
کہ آں فقر است محسود امیری
حذر زاں فقر و درویشی کہ از وے
رسیدی بر مقام سر بزیری

لغت : محسود امیری: امیری کا محسود، امیری اس کی حاسد ہے، امیری اس پر رشک کرتی ہے (محسود = جس کا حسد کیا جائے + امیری = امارت، سرداری)
حذر: تو پرہیز کر، تو بچ کر رہ، تو اجتناب کر۔ رسیدی: تو پہنچا (رسیدن = پہنچنا) بر مقام سربزیری: سربزیری کے مقام پر، ذلت اور پستی کی حالت تک (بر + مقام)
بزیری: سر + بہ = طرف، جانب + ریز = نیچے + ی = لاحقہ کیفیت، سر جھکانے یا سرنگوں ہونے کی کیفیت)
تو رومی سے فقیری کے اسرار سیکھ
کیونکہ وہ فقر امیری کا محسود ہے (امیری اس پر حسد کرتی ہے)
اس فقر اور دریشی سے بچ کہ جس سے
تو پستی کے مقام پر پہنچا

خودی تا گشت مہجور خدائی
بہ فقر آموخت آداب گدائی
ز چشم مست رومی وام کردم
سرورے از مقام کبریائی

لغت : تا گشت: جب سے ہوئی (تا = جب سے + گشت = ہوئی، گشتن = ہونا) مہجور خدائی: خدائی (صفات) سے دور، استغنا اور بے نیازی جیسی خدائی صفات سے محروم (مہجور = حالت ہجر میں، جدا، دور + خدائی = خدا سے منسوب مراد خدائی صفات) بہ فقر آموخت: اس نے فقر کو سکھائے، اس نے درویشی میں پیدا کر دیے (بہ = کو + فقر + آموخت = اس نے سکھائے، آموختن = سکھانا) ز چشم مست رومی: رومی کی مست آنکھ سے، رومی کے فیضان نظر سے، رومی کے افکار سے۔ وام کردم میں نے قرض لیا، میں نے مستعار لیا، میں نے حاصل کیا (وام کردن = ادھار لینا، مستعار لینا) سرورے: نشہ، مستی۔ از مقام کبریائی: کبریائی کے مقام کا، خدائی عظمت کا۔ مراد رومی کے فیضان سے مجھ میں عظمت کا احساس پیدا ہوا۔

خودی جب خدائی (صفات) سے محروم ہوئی
تو اس نے فقر کو گدائی کے آداب سکھا دیے
میں نے رومی کی مست آنکھ سے
مقام کبریائی کا سرور (نشہ) مستعار لیا

مے روشن ز تاک من فروریخت
خوشا مردے کہ در دامانم آویخت
نصیب از آتشے دارم کہ اول
سنائی از دل رومی برانگیخت

لغت : ز تاک من: میرے انگور سے، میرے انگور کی بیل سے (ز + تاک = انگور کی بیل + من = میری) فروریخت: نیچے گری، ٹپکی (فروریختن = گرنا، ٹپکنا) شاعر نے اپنی پاکیزہ شاعری اور تاب ناک اشعار کی طرف اشارہ کیا ہے۔ خوشا مردے: کیا ہی اچھا ہے وہ آدمی، وہ آدمی بڑا خوش نصیب ہے۔ در دامانم آویخت: میرے دامن میں لٹکا، مجھ سے وابستہ ہوا، جس نے میرے کلام اور پیغام سے استفادہ کیا (در + دامانم = میرا دامن، دامان = دامن + م = میرا،

میرے + آویخت = لٹکا، وابستہ ہوا، آویختن = لٹکنا، وابستہ ہونا) از آتشے: اس آگ سے، عشق کی اس آگ سے۔ دارم: میں رکھتا ہوں، مجھے عشق کی اس آگ سے حصہ ملا۔ سنائی: سنائی نے، فارسی زبان کے مشہور صوفی شاعر حکیم سنائی غزنوی نے۔ از دل رومی برانگیخت: رومی کے دل سے ابھاری، رومی کے دل میں بھڑکائی، مراد یہ ہے کہ میں نے اپنی شاعری میں جو پیغام دیا ہے وہ حکیم سنائی اور مرشد رومی کی تعلیمات سے ماخوذ ہے

میرے انگور کی بیل سے روشن شراب ٹپکی
کیسا خوش نصیب ہے وہ شخص جو میرے دامن سے وابستہ ہوا
میں اس آگ سے حصہ رکھتا ہوں جو پہلے پہل
سنائی نے رومی کے دل میں بھڑکائی تھی

پیام فاروقؓ

توا ے باد بیاباں از عرب خیز
زنیل مصریاں موجے برانگیز
بگو فاروق را پیغام فاروقؓ
کہ خود در فقر و سلطانی بیامز

لغت : توا ے باد بیاباں: اے بیابان (صحرا) کی ہوا تو۔ از عرب خیز: عرب سے اٹھ (از + عرب + خیز = تو اٹھ، خاستن = اٹھنا) زنیل مصریاں: مصریوں کے نیل سے، اہل مصر کے دریائے نیل سے (ز + نیل = دریائے نیل + مصریاں = مصری کی جمع، مصر سے منسوب، مصر کے رہنے والے) موجے برانگیز: ایک موج (لہر) اٹھا (موجے = موج = لہر + ے = ایک + برانگیز = تو اٹھا، برانگیختن = اٹھانا، ابھارنا) مراد یہ ہے کہ سرزمین عرب سے اٹھ اور مصری قوم میں بیداری کی لہر پیدا کر دے یعنی ان میں انقلابی حرکت پیدا کر دے۔ بگو فاروق: تو فاروق سے کہہ، تو شاہ فاروق والی مصر سے کہہ (بگو = تو کہہ، گفتن = کہنا + فاروق = شاہ فاروق سابق والی مصر + را) پیغام فاروق: فاروقؓ کا پیغام، حضرت عمر فاروقؓ

کا پیغام (پیغام + فاروق = خلیفہ دوم حضرت عمرؓ ابن خطاب کا لقب) خود: تو خود' تو آپ۔ بیامیز: تو مل جل (آمیختن = ملنا) اپنی ذات میں فقر اور سلطانی کو جمع کر لے' اپنی سلطانی میں فقر کی شان پیدا کر۔

اے بیابان کی ہوا تو عرب سے اٹھ
اور اہل مصر کے دریائے نیل سے ایک لہر اٹھا
شاہ فاروق کو حضرت عمر فاروقؓ کا پیغام دے
کہ تو اپنی ذات میں فقر اور سلطانی کی صفات جمع کر لے۔

خلافت' فقر باتاج و سریر است
زہے دولت کہ پایاں نا پذیر است
جواں بختا! مدہ از دست ایں فقر
کہ بے او پادشاہی زود میر است

لغت : فقر باتاج و سریر: تاج اور تخت کے ساتھ درویشی' صاحب تخت و تاج ہوتے ہوئے درویشانہ زندگی گزارنے کا نام۔ زہے دولت: کیا خوب ہے وہ حکومت' کتنی اچھی ہے وہ سلطنت' کیا کہنے ہیں اس حکومت کے (زہے = کلمہ تحسین + دولت = حکومت) پایاں ناپذیر: خاتمہ قبول کرنے والی نہیں ہے' اختتام پذیر نہیں ہے' ہمیشہ رہنے والی ہے' دائمی ہے (پایاں = انجام' اختتام' خاتمہ' انتہا + ناپذیر = قبول نہ کرنے والی = ختم نہ ہونے والی' پذیرفتن = قبول کرنا) جواں بختا: اے جواں بخت! اے خوش نصیب! اے بلند اقبال! (جواں بخت = جس کا نصیبہ جوان ہو' صاحب اقبال = جواں + بخت = نصیب' قسمت + ا = صرف ندا' اے) مدہ: دے' تو نہ چھوڑ۔ زود میر است: جلد مرجانے والی ہے' جلد زوال پذیر ہو جاتی ہے (زود = جلد + میر = مرنے والا' والی' مردن = مرنا سے علامت فاعل + است)

خلافت' تاج و تخت کے ساتھ درویشی کا نام ہے
کیا خوب ہے وہ حکومت جو زوال پذیر نہیں ہے
اے جواں بخت! یہ فقر ہاتھ سے نہ دے

کیونکہ اس کے بغیر بادشاہی جلد ختم ہو جاتی ہے

جواں مردے کہ خود را فاش بیند
جہان کہنہ را باز آفریند
ہزاراں انجمن اندر طوافش
کہ او با خویشتن خلوت گزیند

لغت : جواں مردے کہ: وہ جواں مرد جو' جو جواں مرد (جواں مرد = جواں + مرد = باہمت انسان + ے = یائے موصول = وہ + کہ) فاش بیند: فاش دیکھتا ہے' اپنی خودی سے آگاہ ہو جاتا ہے' اپنی ذات کا عرفان حاصل کرلیتا ہے (فاش = ظاہر' آشکار' کھلا + بیند۔ دیکھتا ہے' دیدن = دیکھنا) باز آفریند: دوبارہ پیدا کرتا ہے' از سرنو پیدا کرتا ہے' اس میں نیا نظام قائم کرتا ہے (باز آفریدن = دوبارہ پیدا کرنا) ہزاراں انجمن: ہزاروں انجمنیں' بے شمار محفلیں مراد ایک دنیا' ہر طبقے کے لوگ (ہزاراں = ہزار + اں = علامت جمع = ہزاروں + انجمن = انجمنیں' مجلسیں) خلوت گزیند: خلوت اختیار کرتا ہے' تنہائی میں بیٹھتا ہے' دنیا سے الگ تھلگ رہ کر یاد الٰہی میں زندگی بسر کرتا ہے (خلوت = تنہائی' تخلیہ + گزیند = اختیار کرتا ہے' گزیدن = اختیار کرنا)

وہ جواں مرد جو اپنے آپ کو فاش دیکھتا ہے
وہ پرانی دنیا کو دوبارہ پیدا کرتا ہے
ہزاروں انجمنیں اس کے طواف میں رہتی ہیں
کیونکہ وہ اپنے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے

بہ روے عقل و دل بکشاے ہر در
بگیر از پیر ہر میخانہ ساغر
دراں کوش از نیاز سینہ پرور
کہ دامن پاک داری آستیں تر

لغت : بکشاے ہردر: تو ہر دروازہ کھول دے' ہر دروازے سے (فکر و شعور کی) روشنی حاصل کر (بکشاے = تو کھول' کشادن = کھولنا + ہر + در) از پیر

ہر میخانہ: ہر میخانے کے پیر سے، ہر پیر مغاں سے، ہر صاحب علم سے (از + پیر = بوڑھا، بزرگ + ہر + میخانہ = مے = شراب + خانہ = علامت ظرف مکاں = گھر، پیر میخانہ = شراب خانے کا مالک، شراب پلانے والا یہاں مراد علم کی شراب پلانے والا استاد) ساغر: پیالہ، جام، مطلب یہ ہے کہ ہر صاحب علم سے استفادہ کر، تمام علوم و فنون سیکھ۔ در آں کوش: اس میں کوشش کر، اس بات کی کوشش کر (در + آں + کوش = تو کش کر، کوشیدن = کوشش کرنا) از نیاز سینہ پرور: سینہ پرور نیاز سے، اپنے سینے (دل) میں پرورش پائے ہوئے نیاز (خلوص) سے مراد پورے خلوص دل سے (از + نیاز = نیازمندی، عاجزی، خلوص + سینہ پرور = سینے یعنی دل کا پالا ہوا = سینہ = دل + پرور = پالا ہوا، پروردن = پالنا = سے لاحقہ مفعول) پاک داری: تو پاک، صاف رکھے، اپنا دامن پاک رکھے یعنی گناہوں سے اجتناب کرے، خلاف شرع کوئی کام نہ کرے (داشتن = رکھنا) آستین تر: آستین گیلی، اپنی آستین تر رکھے، آنسوؤں سے اپنی آستین تر رکھے، دل میں سوز و گداز پیدا کرے (آستیں = کرتے یا قمیص کا بازو + تر = گیلی، بھیگی ہوئی)

تو اپنی عقل اور دل پر ہر دروازہ کھول دے
ہر میخانے کے پیر (ساقی) سے (شراب کا) جام لے
اپنے دل میں پرورش پائے ہوئے خلوص سے اس بات کی کوشش کر
کہ تو اپنا دامن پاک (اور اپنا) آستین گیلی رکھے

خنک آں ملتے بر خود رسیدہ
ز درد جستجو ناآرمیدہ
درخش او تہ ایں نیلگوں چرخ
چو تیغے از میاں بیروں کشیدہ

لغت : خنک: اچھی ہے، مبارک ہے، خوش نصیب ہے۔ بر خود رسیدہ: اپنے آپ پر پہنچی ہوئی ہو، جو اپنا مقام حاصل کر چکی ہو، جو اپنے نصب العین کو پا چکی ہو (بر + خود + رسیدہ = پہنچی ہوئی، رسیدن = پہنچنا) ناآرمیدہ: آرام نہ

پائے ہوئے ہو، بے چین ہو، سرگرم عمل ہو، جسے شوق طلب چین سے نہ بیٹھنے دے (نا + آرمیدہ = آرام پائے ہوئے (آرمیدن = آرام پانا) درخش او: اس کی چمک دمک، اس کی شان و شوکت (درخش = چمک دمک، چکا چوند، روشنی، درخشیدن = چمکنا + او = اس کی) تہ ایں نیلگوں چرخ: اس نیلگوں آسمان کے نیچے، اس دنیا میں (تہ = نیچے + نیلگوں = نیل فام، نیل + گول = مانند = نیل کی طرح، نیلے رنگ کا، نیلا + چرخ = آسمان) ازمیاں: نیام سے، غلاف سے۔ بیروں کشیدہ: باہر کھینچی ہوئی، باہر نکالی ہوئی (بیروں = باہر + کشیدہ، کھینچی ہوئی، نکالی ہوئی، کشیدن = کھینچنا)

مبارک ہے وہ قوم جو اپنے آپ تک پہنچ چکی ہو
اور جستجو کے درد سے بے چین رہتی ہو
اس کی چمک دمک اس نیلے آسمان کے نیچے
نیام سے باہر کھینچی ہوئی تلوار کی مانند ہوتی ہے

چہ خوش زد ترک ملاحے سرودے
رخ او احمرے چشمش کبودے
بدریا گر گرہ افتد بہ کارم
بجز طوفاں نمیخواہم کشودے

لغت : چہ خوش زد: کیا خوب گایا (چہ = کیا + خوش = خوب، اچھا + زد = گایا، سرود زون = گیت گانا) ترک ملاحے: ایک ترک ملاح نے، ایک ترک جہاز راں نے (ترک + ملاح = ے = ایک) سرودے: سرود = گیت، نغمہ + ے = ایک) رخ او: اس کا چہرہ (رخ = چہرہ + او = اس کا، جس کا) کبودے: ایک یا خاص۔ گرہ افتد: گرہ پڑ جائے، کوئی مشکل پیش آجائے۔ بہ کارم: میرے کام میں۔ نمی خواہم کشودے: میں کشود نہیں چاہتا، میں اپنی مشکل کا حل نہیں چاہتا۔ (نمیخواہم = نمی خواہم = میں نہیں چاہتا، خواستن = چاہنا + کشاد، کشایش، حل + زائد، کشودن = کھولنا)

ایک ترک ملاح نے جس کا چہرہ سرخ اور آنکھیں نیلی تھیں، کیسا اچھا گیت گایا

"اگر سمندر میں میرے کام میں گرہ پڑ جائے
تو میں طوفان کے سوا (اس کی) کشود نہیں چاہتا"

جہانگیری بخاک ما سرشتند
امامت در جبین ما نوشتند
درون خویش بنگر آں جہاں را
کہ تخمش در دل فاروقؓ کشتند

لغت : جہانگیری: دنیا کو فتح کرنا' دنیا کی حکومت' حکمرانی (جہاں = دنیا + گیری = حاصل کرنے یا فتح کرنے کا عمل' گرفتن = لینا' پکڑنا' فتح کرنا) بخاک ما: ہماری خاک میں' ہمارے ضمیر میں' ہماری فطرت میں۔ سرشتند: انہوں نے (کارکنان قضا و قدر نے) گوندھی' سرشت میں رکھ دی (سرشتن = گوندھنا' خمیر میں ڈالنا) امامت: سرداری' قیادت' دنیا کی رہنمائی۔ در جبین ما: ہماری پیشانی میں' ہمارے مقدر میں۔ نوشتند: انہوں نے (کارکنان قضا و قدر نے) لکھ دی (نوشتن = لکھنا) گویا امت مسلمہ کو دنیا کی امامت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ تخمش: کہ جس کا بیج۔ در دل فاروق: حضرت عمر فاروقؓ کے دل میں (در + دل + فاروقؓ = فاروق اعظمؓ) کشتند: انہوں نے (کارکنان قضا و قدر نے) بویا یعنی ان صلاحیتوں کا ادراک حاصل کر جو قدرت نے حضرت فاروق اعظمؓ کو ودیعت کی تھیں (کشتن = بونا)

کارکنان قضا و قدر نے حکمرانی ہماری خاک میں گوندھ دی
اور امامت ہماری پیشانی پر لکھ دی
تو اس دنیا کو اپنے اندر دیکھ
جس کا بیج انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کے دل میں بویا

کسے کو داند اسرار یقیں را
یکے بیں می کند چشم دو بیں را
بیامیزند چوں نور دو قندیل
میندیش افتراق ملک و دیں را

لغت : کسے کو: وہ شخص جو، جو شخص۔ داند: جانتا ہے (دانستن = جاننا) اسرار یقیں را: یقین کے اسرار کو، ایمان کے اسرار و رموز کو، اسلام کی حقیقی روح کو (اسرار = سر کی جمع، راز، بھید + یقیں = ایمان + را) یکے بیں: ایک دیکھنے والی، دین اور سیاست کو ایک سمجھنے والی (یکے = یک = ایک + بیں = دیکھنے والی، دیدن = دیکھنا) چشم دوبیں را: دو دیکھنے والی آنکھ کو، دین اور سیاست کو الگ الگ دیکھنے والی آنکھ کو (چشم = آنکھ + دو + بیں = دیکھنے والی + را) بیامیزند: مل جاتے ہیں، ایک ہو جاتے ہیں، دین اور سیاست ایک ہو جاتے ہیں (آمیختن = ملنا) چوں نور دو قندیل: دو قندیلوں کی روشنی کی طرح (چوں = طرح، مانند + نور = روشنی + دو + قندیل = چراغ) میندیش: تو نہ سوچ (اندیشیدن = سوچنا) افتراق ملک و دیں را: ملک اور دین کی تفریق کو، سیاست اور دین کی علیحدگی کے بارے میں (افتراق = تفریق، علیحدگی، جدائی + ملک = سیاست، حکومت + و + دیں + را)

وہ شخص جو ایمان کے اسرار سے آگاہ ہے
وہ اپنی دو دیکھنے والی آنکھ کو ایک دیکھنے والی بنالیتا ہے
(دین اور سیاست) دو چراغوں کی روشنی کی طرح مل جاتے ہیں
تو سیاست اور دین کی علیحدگی کے بارے میں نہ سوچ

مسلمانے کہ خود را امتحاں کرد
غبار راہ خود را آسماں کرد
شرار شوق اگر داری نگہدار
کہ باوے آفتابی میتواں کرد

لغت : امتحان کرد: امتحان کیا، آزمایا، اپنی خودی کو مصائب کی کسوٹی پر پرکھا (امتحان کردن = آزمانا) غبار راہ خود را: اپنے غبار راہ کو، اپنے حقیر خاکی وجود کو، اپنی معمولی شخصیت کو (غبار = گرد، دھول + راہ = راستہ + خود = اپنا + را) آسماں کرد: اس نے آسماں کیا، اس نے آسمان کا ہم پلہ کیا، اس نے اپنے آپ کو سربلند کیا (آسمان + کرد = اس نے کیا، کردن = کرنا) شرار شوق: عشق

کی چنگاری، زندگی کی حرارت (شرار = چنگاری + شوق = عشق) نگہدار: (اس کی) حفاظت کر، اسے محفوظ رکھ (نگہداشتن۔ حفاظت کرنا، محفوظ رکھنا) باوے: اس کے ساتھ، اس کے ذریعے، اس کی بدولت (با = ساتھ، سے + وے = اس، اس کے) آفتابی می تواں کرد: آفتابی کی جاسکتی ہے، سورج جیسا کام لیا جاسکتا ہے، ہم آفتاب کی طرح جگمگا سکتے ہیں (آفتابی = آفتاب = سورج سے منسوب + متیواں کرد = می تواں کرد = کیا جاسکتا ہے، کی جاسکتی ہے، توانستن = سکنا سے می تواں فعل امکانی + کرد = کردن = کرتا ہے صیغہ ماضی)

وہ مسلمان جس نے اپنے آپ کو پرکھا، آزمایا،
اس نے اپنے غبار راہ کو آسمان بنالیا،
اگر تجھ میں عشق کی کوئی چنگاری ہے تو، تو (اس کی) حفاظت کر
کیونکہ اس سے آفتاب کا سا کام لیا جاسکتا ہے

شعرائے عرب

بگو از من نوا خوان عرب را
بہاے کم نہادم لعل لب را
ازاں نورے کہ از قرآں گرفتم
سحر کردم صد و سی سالہ شب را

لغت : از من: میری طرف سے۔ نوا خوان عرب را: عرب کے نواخواں کو، عرب کے شاعر کو۔ بہاے کم نہادم: میں نے کم قیمت لگائی، بہت کم وقعت دی (بہا = قیمت، قدر، وقعت + ے = زائد + کم = تھوڑی + نہادم = میں نے لگائی، بہانہادن = قیمت لگانا) لعل لب را: یعنی میں نے حسینوں کے لب و رخسار کو اپنی شاعری کا موضوع نہیں بنایا۔ ازاں نورے: اس نور سے۔ سحر کردم: میں نے سحر کیا، میں نے صبح میں تبدیل کیا (سحر = صبح + کردم = میں نے کیا، کردن = کرنا) صد و سی سالہ شب را: ایک سو تیس سالہ رات کو، غلامی کی طویل رات

کو (صد = سو + و + سی = تیس + سالہ = سال کی + شب = رات + را)
تو میری طرف سے عرب کے شاعر سے کہہ
کہ میں نے سرخ ہونٹوں کو بہت کم وقعت دی ہے
میں نے اس نور سے، جو مجھے قرآن سے حاصل ہوا،
(غلامی کی) ایک سو تیس سالہ طویل رات کو سحر کر دیا

بجانہا آفریدم ہائے و ہو را
کف خاکے شمردم کاخ و کو را
شود روزے حریف بحر پر شور
ز آشوبے کہ دادم آبجو را

لغت : بجانہا: جانوں میں، روحوں میں، افراد قوم کے دلوں میں۔ آفریدم: میں نے پیدا کیا (آفریدن = پیدا کرنا) شمردم: میں نے سمجھا (شمردن = شمار کرنا، سمجھنا) شود: ہو جائے گی (شدن = ہونا، بن جانا) ز آشوبے: اس آشوب سے، اس طوفان کی وجہ سے (ز + آشوب = طوفان، ہنگامہ، جذبہ بیتاب + ے = یائے موصولہ = اس) آبجو را: ایک معمولی ندی کو، اپنی کمزور مسلمان قوم کو (آبجو = ندی + را) مطلب یہ ہے کہ میری کمزور قوم میرے دیے جذبے کی بدولت حوادث کے بڑے بڑے طوفانوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائے گی۔

میں نے روحوں میں (عشق کی) ہاو ہو پیدا کی
میں نے کاخ و کو (دنیا) کو خاک کی مٹھی جانا
او طوفان (کی وجہ) سے جو میں نے ندی کو دیا
ایک روز وہ طوفانی سمندر کی مدمقابل ہو جائے گی

تو ہم بگذار آں صورت نگاری
مجو غیر از ضمیر خویش یاری
بباغ ما برآوردی پر و بال
مسلماں را بدہ سوزے کہ داری

لغت : بگذار: چھوڑ دے (گذاشتن = چھوڑنا' ترک کر دینا) صورت نگاری: تصویر نگاری' تصویر کشی' الفاظ کے ذریعے محبوب کے ظاہری حسن و جمال کی تعریف کرنا' (صورت = ظاہری حسن + نگاری = لکھنے اور بیان کرنے کا عمل' نگاشتن = لکھنا' بیان کرنا) مجو: تو نہ ڈھونڈ' تو طلب نہ کر (جستن = ڈھونڈنا) غیر از ضمیر خویش: اپنے ضمیر کے سوا (کسی سے) (غیر = سوا' علاوہ + از + ضمیر + خویش) یاری: مدد' یعنی اپنے ضمیر کی آواز پر عمل کر۔ بباغ ما: ہمارے باغ میں' ہماری ملت کے باغ میں' ملت اسلامیہ کے باغ میں۔ بر آوردی پر و بال: تو نے پر و بال نکالے' تو نے پرورش پائی (بر آوردی = تو نے نکالے + بر آوردن = نکالنا + پر + و + بال = پر)

تو بھی وہ صورت نگاری (حسن ظاہر کی تصویر کشی) چھوڑ دے
اپنے ضمیر کے سوا کسی سے مدد طلب نہ کر
تو نے ہمارے باغ میں پر و بال نکالے ہیں
لہٰذا وہ سوز جو تو رکھتا ہے' مسلمان کو دے

بخاک ما دلے' در دل غمے ہست
ہنوز ایں کہنے شاخے را نمے ہست
بہ افسون ہنر آں چشمہ بکشائے
درون ہر مسلماں زمزمے ہست

لغت : بخاک ما دلے: ہمارے خاک میں دل ہے (بہ = میں + خاک = مٹی' پیکر خاکی + ما = ہماری' ہمارے + دل + ے = زائد) غمے ہست: غم ہے' عشق کا جذبہ موجود ہے۔ نمے ہست: نمی ہے' نم موجود ہے' مسلمان قوم میں عشق رسول ﷺ کا جذبہ موجود ہے (نم = نمی' رطوبت + ے = زائد + ہست) بہ افسوں س ہنر: ہنر کے جادو سے' شاعرانہ آرٹ سے' اپنے کمال فن سے (بہ + افسون = جادو' سحر + ہنر = فن' آرٹ' شاعری) آں چشمہ بکشا: وہ چشمہ کھول' زمزم کا وہ چشمہ کھول دے (آں + چشمہ + بکشائے = تو کھول' کشادن = کھولنا) زمزمے ہست: ایک زمزم ہے' عشق رسولؐ کا زمزم بہہ رہا ہے' عشق

رسولؐ کا چشمہ موجزن ہے
ہماری خاک میں دل اور دل میں غم ہے
ابھی اس پرانی شاخ میں نمی موجود ہے
تو ہنر کے افسوں سے وہ چشمہ کھول دے
ہر مسلمان کے اندر ایک زمزم بہہ رہا ہے

مسلماں بندۂ مولا صفات است
دل او سرے از اسرار ذات است
جمالش جز بہ نور حق نہ بینی
کہ اصلش در ضمیر کائنات است

لغت : مولا صفات: مولا صفات بندہ، وہ بندہ جس میں خدائی صفات پائی جائیں۔ سرے از اسرار ذات: اسرار ذات میں سے ایک سر ہے، خدا کے بھیدوں میں سے ایک بھید (سر = بھید + ے = ایک + از + اسرار = سر کی جمع، بھید، راز + ذات = ذات الٰہی) جمالش: اس کا جمال، اس کا باطنی حسن، اس کے روحانی کمالات جزبہ نور حق: نور حق کے سوا، نور بصیرت کے بغیر۔ نہ بینی: تو نہیں دیکھے گا، تو نہیں دیکھ سکتا (نہ = نہیں + بینی = دیکھے گا، دیدن = دیکھنا) اصلش: اس کی اصل، نور حق کی اصل۔ در ضمیر کائنات است: کائنات کے ضمیر میں ہے، نور حق، اصل ضمیر کائنات ہے، اللہ ہی اس ساری کائنات کا نور ہے

مسلمان بندۂ مولا صفات ہے
اس کا دل خدا کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے
تو اس کے جمال کو نور حق کے سوا نہیں دیکھ سکتا
کہ اس نور حق کی اصل کائنات کے ضمیر میں ہے

بدہ با خاک اوآں سوز و تابے
کہ زاید از شب او آفتابے
نوا آں زن کہ از فیض تو او را
دگر بخشند ذوق انقلابے

لغت : باخاک او: اس کی خاک کو، اس کے پیکر کو۔ زاید: پیدا ہو (زائیدن = جنم لینا) آفتابے: ایک سورج یعنی اس کا تاریک باطن نور ایمان سے منور ہو جائے۔ نوا آں زن: تو وہ گیت گا، تو وہ نغمہ الاپ، تو ایسے اشعار کہہ۔ دگر بخشند: دوبارہ بخشیں، کارکنان قضا و قدر پھر سے عطا کریں (دگر = دوبارہ، پھر + بخشند = وہ بخشیں، عطا کریں، بخشیدن = بخشنا، عطا کرنا)

(اے شاعر عرب!) تو اس مسلمان کی خاک کو ایسی تب و تاب دے
کہ اس کی رات سے کوئی آفتاب جنم لے (طلوع ہو)
تو ایسا راگ الاپ کہ تیرے فیض سے اس (مسلمان) کو
(کارکنان قضا و قدر) پھر سے ذوق انقلاب عطا کر دیں

مسلمانی غم دل در خریدن
چو سیماب از تپ یاراں تپیدن
حضور ملت از خود در گذشتن
دگر بانگ انا الملت کشیدن

لغت : چو سیماب: پارے کی طرح۔ از تپ یاراں تپیدن: یاروں کی گرمی سے تپنا ہے، دوستوں (مسلمانوں) کے دکھ درد پر تڑپنا۔ از خود در گذشتن: اپنے آپ سے گزر جانا، ہے، اپنے آپ کو ملت میں گم کر دینا۔ (از + خود = اپنی ہستی + در گذشتن = گزر جانا، اپنی ہستی کو مٹا دینا) دگر: پھر، اس کے بعد۔ بانگ انا الملت: انا الملت کی آواز بلند کرنا، انا الملت کا نعرہ لگانا ہے (بانگ = آواز، نعرہ + انا الملت = میں ملت ہوں، میں ہی پوری قوم ہوں، انا = میں + ملت = قوم + کشیدن = نکالنا، کھینچنا، بانگ کشیدن = آواز نکالنا، نعرہ لگانا)

مسلمانی دل کا غم خریدنا ہے
دوستوں کے درد سے پارے کی طرح تڑپنا ہے
ملت کے حضور میں اپنے آپ سے گزرنا ہے
پھر انا الملت (میں قوم ہوں) کا نعرہ لگانا ہے۔

کسے کو فاش دید اسرار جاں را
نہ بنید جز بچشم خود جہاں را
نوائے آفریں در سینہ خویش
بہارے میتواں کردن خزاں را

لغت : اسرار جاں را: جس پر اپنی حقیقت منکشف ہوگئی' جو اپنی خودی سے آگاہ ہو گیا۔ نوائے آفریں: تو نوا پیدا کر' عشق رسولؐ کا جذبہ پیدا کر۔ بہارے می تواں کردن: بہار کیا جاسکتا ہے' بہار میں تبدیل کیا جاسکتا ہے' بہار بنایا جاسکتا ہے' (بہار = موسم بہار' زمانہ عروج + ے = زائد + میتواں کردن = می تواں کردن = کیا جاسکتا ہے' بنایا جاسکتا ہے + کردن) خزاں را: خزاں کو' خزاں کے موسم کو' دور زوال کو۔

وہ شخص جس نے جان کے اسرار کو فاش دیکھا
وہ دنیا (کائنات) کو اپنی آنکھ کے سوا نہیں دیکھتا (اپنی ہی نگاہ سے دیکھتا ہے)
تو اپنے سینے میں نوا پیدا کر
کیونکہ اس سے خزاں کو بہار بنایا جاسکتا ہے

نگہدار آنچہ در آب و گل تست
سرور و سوز و مستی حاصل تست
تہی دیدم سبوے این و آں را
مے باقی بہ مینائے دل تست

لغت : نگہدار: محفوظ رکھ' حفاظت کر۔ آنچہ: جو کچھ' مراد عشق رسولؐ کا جذبہ۔ حاصل تست: تیرا حاصل ہے' تیری زندگی کا حاصل ہے' تیرا اصل سرمایہ اور تیری حقیقی قوت ہے۔ سبوے این و آن را: اس اور اس کے سبو کو' ہر کسی کے دل کو' تمام اقوام عالم کو۔ مے باقی: بچی ہوئی شراب' محبت کی ہمیشہ باقی رہنے والی شراب' عشق رسولؐ کی لازوال کیفیت۔ بہ مینائے دل تست: تیرے دل کی صراحی میں ہے' صرف تیرے دل میں پائی جاتی ہے' صرف تجھے نصیب ہے۔

جو کچھ تیرے آب و گل (ضمیر) میں ہے اس کی حفاظت کر

سرور، سوز اور مستی تیرا حاصل ہے
میں نے اس اور اس یعنی ہر کسی کے سبو کو خالی دیکھا
ہمیشہ باقی رہنے والی شراب تیرے ہی دل کی صراحی میں ہے

شب این کوہ و دشت سینہ تابے
نہ دورے مرغکے نے موج آبے
نگردد روشن از قندیل رہباں
تو میدانی کہ باید آفتابے

لغت : شب... تابے: سینے کو گرم کرنے والے اس پہاڑ اور جنگل کی رات، عرب کے پہاڑ اور جنگل کی رات، عرب کے پہاڑوں اور صحراؤں کی گرم رات۔ (شب + این + کوہ + و + دشت + سینہ تاب = سینے کو گرم کرنے والا، دل کو تپانے والا، سینہ = دل + تاب = گرمے کرنے والا، تافتن = گرم کرنا) مرغکے: کوئی پرندہ (مرغ = پرندہ + ک = علامت تصغیر + ے) نگردد روشن: روشن نہیں ہوگی (نگردد = نہیں ہوگی، گرویدن = ہونا + روشن) از قندیل رہباں: رہبان کی قندیل سے، راہب کے چراغ سے، غیر اسلامی نظریات سے (از + قندیل + چراغ + رہباں = راہب = تارک الدنیا عیسائی زاہد) باید آفتابے: کوئی سورج چاہیے، کسی آفتاب کی ضرورت ہے، کسی روشن ضمیر عارف کی ضرورت ہے، اسلامی تعلیمات کی ضرورت ہے (باید = چاہیے، بایستن = درکار ہونا، آفتاب)

اس سینہ تاب پہاڑ اور صحرا کی (تاریک) رات
جس میں نہ کوئی چھوٹا پرندہ ہے نہ پانی کی کوئی لہر
کسی راہب کے چراغ سے روشن نہ ہوگی
تو جانتا ہے کہ اس کے لیے کوئی سوج درکار ہے

نکو میخواں خط سیمائے خود را
بدست آور رگ فردائے خود را
چو من پا در بیابان حرم نہ
کہ بینی اندرو پہنائے خود را

لغت : نکو میخواں: اچھی طرح پڑھتا رہ (نکو = اچھی طرح' خوب + میخواں = می خواں = پڑھتا رہ' خواندن = پڑھنا) خط سیمائے خود را: اپنی پیشانی کی تحریر کو' اپنے نوشتہ تقدیر کو (خط = تحریر + سیما = پیشانی اما تھا + ے + خود + را) بدست آور: تو ہاتھ میں لا' تو قبضے میں لے (بدست آوردن = ہاتھ میں لینا یا لانا) رگ فردائے خود را: اپنے آنے والے کل کی رگ کو' اپنے مستقبل کو (رگ + فردا = آنے والا کل' مستبقل + ے + خود + را یعنی اپنے مستقبل کو اپنے حسب منشا تعمیر کر) نہ: تو رکھ (نہادن = رکھنا) اندرو: اس میں۔ (پہنائے خود را: اپنی وسعت کو' تو اس میں اپنی وسعت دیکھے' تجھے معلوم ہو کہ تیری وسعتوں کو کوئی حد نہیں۔

تو اپنی پیشانی کی تحریر (نوشتہ تقدیر) کو اچھی طرح پڑھتا رہ
اپنے کی رگ کو ہاتھ میں لے
میری طرح حرم کے بیابان میں قدم رکھ
تاکہ تو اس میں اپنی وسعت کو دیکھے

اے فرزند صحرا

سحر گاہاں کہ روشن شد در و دشت
صدا زد مرغے از شاخ نخیلے
فروہل خیمہ اے فرزند صحرا
کہ نتواں زیست بے ذوق رحیلے

لغت : روشن شد: روشن ہو گئے' جگمگا اٹھے۔ صدا ازد: صدا لگائی' آواز دی از شاخ نخیلے: کھجور کے ایک درخت کی شاخ سے۔ فروہل خیمہ: تو خیمہ چھوڑ دے' تو خیمے سے باہر نکل' تن آسانی چھوڑ (فروہل = تو چھوڑ دے' فرو ہلیدن = چھوڑ دینا + خیمہ = تنبو) نتواں زیست: نہیں جیا جا سکتا۔ بے ذوق

رحیلے: ذوقِ سفر کے بغیر (بے = بغیر + ذوق = شوق، جذبہ + رحیل = کوچ، سفر روانگی + ے)

صبح کے وقت جب پہاڑ اور جنگل روشن ہو گئے
تو ایک پرندے نے کھجور کے ایک درخت کی شاخ سے آواز دی
اے صحرا کے بیٹے! خیمہ چھوڑ دے
کیونکہ ذوقِ سفر کے بغیر زندہ نہیں رہا جا سکتا

عرب را حق دلیلِ کارواں کرد
کہ او با فقر خود را امتحاں کرد
اگر فقرِ تہی دستاں غیور است
جہانے را تہ و بالا تواں کرد

لغت : دلیلِ کارواں کرد: قافلے کا رہنما بنایا، اقوامِ عالم کی رہنمائی کا منصب دیا (دلیل = رہنما + کارواں = قافلہ + کرد = کیا، بنایا، کردن = کرنا) امتحاں کرد: آزمایا، اپنے آپ کو فقر کی کسوٹی پر پرکھا، اپنے اندر شان فقر پیدا کی۔ غیور است: غیور ہے، غیرت مند ہے، اگر غریب لوگ فقرِ غیور کے مالک ہوں (غیور = غیرت مند، خود دار + است تہ و بالا تواں کرد: تہ و بالا کیا جا سکتا ہے، زیر و زبر کیا جا سکتا ہے، دنیا میں انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔

حق تعالیٰ نے عرب قوم کو قافلے کا رہنما بنایا
کیونکہ اس نے فقر سے خود کو آزمایا
اگر تہی دستوں کا فقر غیرت مند ہو
تو ایک جہان کو زیر و زبر کیا جا سکتا ہے

دراں شب ہا خروشِ صبحِ فرداست
کہ روشن از تجلی ہائے سیناست
تن و جاں محکم از بادِ در و دشت
طلوعِ امتاں از کوہ و صحراست

لغت : در آں شب ہا: ان راتوں میں، صحرا کی راتوں میں۔ از تجلی ہائے

سیناست: سینا کی تجلیات سے ہیں' انوار الہیہ سے ہیں۔ (از + تجلی ہائے + سینا = وادی سینا جس میں کوہ طور واقع ہے + ست) از باد درو دشت: پہاڑ اور صحرا کی ہوا سے' مراد پہاڑوں اور صحراؤں میں رہنے والے لوگ جسمانی اور روحانی لحاظ سے قوی ہوتے ہیں۔ طلوع امتاں: امتوں کا طلوع' قوموں کا ظہور۔ از کوہ و صحرا است: کوہ و صحرا سے ہے' پہاڑوں اور صحراؤں سے ہوتا ہے۔ یعنی بہادر قومیں کوہ و صحرا کی آزاد فضا میں پروان چڑھتی ہیں۔

ان راتوں میں آنے والی صبح کا خروش ہے
کیونکہ وہ (راتیں) وادی سینا کے جلووں سے روشن ہیں
جسم اور جان پہاڑ اور صحرا کی ہوا سے مضبوط ہوتے ہیں
قوموں کا ظہور کوہ و صحرا سے ہوتا ہے

تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد
دگر آئین تسلیم و رضا گیر
طریق صدق و اخلاص و وفا گیر
مگو شعرم چنیں است و چناں نیست
جنون زیرکے ازمن فراگیر

لغت : گیر: تو اختیار کر (گرفتن = پکڑنا' اختیار کرنا) مگو: تو نہ کہہ' تو یہ نہ کہہ۔ شعرم: میرا شعر' میری شاعری۔ چنین است: ایسی ہے' یوں ہے۔ چناں نیست: ویسی نہیں ہے' ووں نہیں ہے۔ یعنی میرے اشعار میں مین میخ نہ نکال' میری شاعری پر تنقید نہ کر۔ جنون زیرکے: ہوشیار دیوانگی' وہ دیوانگی جس میں داناوی کا عنصر بھی شامل ہو' عشق رسولؐ کا وہ جذبہ جو حدود اور آداب کا پابند ہو (جنون = دیوانگی + زیرک = دانا' عاقل' ہوشیار + ے) فراگیر: تو سیکھ' تو حاصل کر (فراگرفتن = سیکھنا' حاصل کرنا)

تو پھر تسلیم و رضا کا شیوہ اختیار کر
تو صدق' اخلاص اور وفا کا راستہ (مسلک) اختیار کر
یہ نہ کہہ کہ میری شاعری ایسی ہے ویسی نہیں ہے

تو مجھ سے دانا دیوانگی سیکھ

چمن ہا زاں جنوں ویرانہ گردد
کہ از ہنگامہ ہا بیگانہ گردد
ازاں ہوے کہ افگندم دریں شہر
جنوں ماند ولے فرزانہ گردد

لغت : از ہنگامہ ہا: ہنگاموں سے، انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت سے (از + ہنگامہ = شور، شورش، جوش + ہا) افگندم: میں نے ڈالی، میں نے ڈالا، میں نے پیدا کی، پیدا کیا (افگندن = ڈالنا) دریں شہر: اس شہر میں، اس شہر کے لوگوں میں، اس قوم کے دل میں۔ جنوں ماند: جنون رہ جاتا ہے، دیوانگی رہ جاتی ہے۔ دیوانگی سلامت رہ جاتی ہے (جنوں = دیوانگی + ماند = رہ جاتی ہے، ماندن = رہ جانا) فرزانہ گردد: دانا یعنی زیرک بن جاتی ہے، عشق کی اس دیوانگی میں دانائی پیدا ہو جاتی ہے (فرزانہ = عاقل، دانا، زیرک + گردد = ہو جاتا ہے، ہو جاتی ہے)

اس جنون سے جو ہنگاموں سے بیگانہ ہو جاتا ہے چمن ویران ہو جاتے ہیں۔
اس ہو سے جو میں نے اس شہر میں پیدا کی
جنون رہ جاتا ہے مگر فرزانہ ہو جاتا ہے

نخستیں لالہ صبح بہارم
بپا پے سوزم از داغے کہ دارم
بچشم کم مبیں تنہائیم را
کہ من صد کارواں گل در کنارم

لغت : نخستیں لالہ صبح بہارم: میں بہار کی صبح کا پہلا گل لالہ ہوں، میں بہار کی صبح کا سب سے پہلا گل لالہ ہوں، میں صبح بہار کا اولیں نقیب ہوں، میں اپنی قوم کو عروج و اقبال کی خوش خبری دینے والا پہلا شاعر ہوں۔ سوزم: میں جل رہا ہوں (سوختن = جلنا) از داغے: اس داغ سے جو میں میں رکھتا ہوں، عشق کے اس داغ سے جو میرے دل میں ہے، قوم کے اس درد سے جو میرے

سینے میں ہے۔ بچشم کم مبیں: چشم حقارت سے نہ دیکھ، میرے پیغام کو حقیر نہ سمجھ (بہ = سے + چشم + کم + مبیں = تو نہ دیکھ، دیدن = دیکھنا) تنہائیم: میری تنہائی کو۔ صد کاروان گل در کنارم: پھولوں کے سو قافلے بغل میں رکھتا ہوں، پھولوں کے سو قافلے میری بغل میں ہیں، میرے بہت سے ہم نوا پیدا ہونے والے ہیں، میرا پیغام عام ہونے والا ہے۔

میں بہار کی صبح کا سب سے پہلا گل لالہ ہوں
اس داغ سے جو میں رکھتا ہوں، مسلسل جل رہا ہوں
تو میری تنہائی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھ
کہ میں پھولوں کے سو قافلے اپنی بغل میں لیے ہوئے ہوں

پریشانم چو گرد رہ گذارے
کہ بردوش ہوا گیردو قرارے
خوشا بختے و خرم روزگارے
کہ بیروں آید ازمن شہوارے

لغت : پریشانم: میں پریشان ہوں، میں مضطرب ہوں۔ چو گرد راہ گذارے: اس غبار رہ گزر کی طرح، راستے کے اس غبار کی طرح۔ گیرد قرارے: قرار پکڑتا ہے، اڑتا ہے۔ خوشا بختے: کیسی اچھی قسمت ہوگی، کتنی خوش قسمتی کی بات ہوگی۔ بیروں آید: باہر آئے گا، پیدا ہوگا۔ (از = سے) شہوارے: کوئی شہسوار، کوئی مرد میدان (شہسوار = شاہ = علامت مکبر = بڑا + سوار = بہت بڑا سوار، ماہر سوار + ے = کوئی) یعنی میرے کلام کی تاثیر سے کوئی مرد راہ داں پیدا ہوگا۔

میں غبار رہگذر کی طرح پریشاں ہوں
جو ہوا کے دوش پر قرار پکڑتا ہے
کیسی اچھی قسمت اور کیسا خوب زمانہ ہوگا
جب مجھ سے (میری گرد سے) کوئی شہسوار باہر آئے گا

خوش آں قومے پریشاں روزگارے

خوش آں قومے پریشاں روز گارے
کہ زاید از ضمیرش پختہ کارے
نمودش سرے از اسرار غیب است
ز ہر گردے بروں ناید سوارے

لغت : پریشاں روزگارے: پریشاں روزگار قوم، پراگندہ حال قوم، زوال اور ادبار کی شکار قوم (آں + قوم + ے = زائد + پریشاں روزگار = بدحال، پریشاں = پراگندہ + روزگار = زمانہ + ے) زاید: پیدا ہو، جنم لے (زاویدن = پیدا ہونا، جنم لینا) پختہ کارے: کوئی پختہ کار، کوئی مضبوط کردار والا، کوئی مرد کامل (پختہ کار = کام میں پختہ، کام سے واقف، تجربہ کار، مدبر = پختہ = مضبوط + کار = کام + ے = کوئی) نمودش: اس کی نمود، اس کا ظہور۔ سرے از اسرار غیب: غیب کے اسرار سے ایک سر، غیب کے رازوں میں سے ایک راز، ایک کرشمہ غیبی (سرے = ایک بھید، سر = بھید، راز + ے = ایک + از + اسرار = سر کی جمع + غیب = مخفی، پوشیدہ) بروں ناید: باہر نہیں آتا۔ سوارے: کوئی سوار۔ (سوارے = کوئی سوار، سوار + ے = کوئی) یعنی ہر قوم میں کوئی مرد کامل پیدا نہیں ہوتا۔

وہ پریشاں حال قوم مبارک ہے
جس کے ضمیر سے کوئی پختہ کار پیدا ہو
اس کا ظہور غیب کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے
ہر گرد میں سے سوار باہر نہیں آتا (نہیں آیا کرتا)

بہ بحر خویش چوں موجے تپیدم
تپیدم تا بطوفانے رسیدم
دگر رنگے ازیں خوشتر ندیدم
بخون خویش تصویرش کشیدم

لغت : چو موجے تپیدم: ایک موج کی طرح بے قرار رہا (چوں = طرح، مانند + موج = پانی کی لہر + ے = ایک + تپیدم = میں بے قرار رہا، میں تڑپتا رہا، تپیدن = تڑپنا، بے قرار ہونا) بطوفانے رسیدم: میں ایک طوفان تک پہنچ گیا،

جہد مسلسل سے میری ہستی طوفان بن گئی (بہ = تک + طوفان = ے = ایک + رسیدم = میں پہنچ گیا' رسیدن = پہنچنا) تصویرش کشیدم: میں نے اس کی (آنے والے مرد کامل کی) تصویر کھینچی (تصویر + ش = اس کی + کشیدم = میں نے کھینچی' کشیدن = کھینچنا)

: ترجمہ میں اپنے سمندر میں ایک موج کی طرح تڑپا کیا
میں تڑپا کیا' یہاں تک کہ ایک طوفان تک پہنچ گیا
میں نے کوئی رنگ اس سے زیادہ اچھا نہیں دیکھا
(بنا بریں) میں نے اپنے خون سے اس کی تصویر کھینچ دی

نگاہش پر کند خالی سبوہا
دواند مے بتاک آرزوہا
زطوفانے کہ بخشد رایگانی
حریف بحر گردد آبجو ہا

لغت : نگاہش: اس کی نگاہ' اس مرد کامل کی نظر' اس مرد کامل کا روحانی تصرف۔ پر کند: پر کر دے گی' بھر دے گی' جذبہ عشق سے معمور کر دے گی۔ خالی سبوہا: خالی مٹکوں کو' مسلمانوں کے جذبہ عشق سے خالی دلوں کو۔ دواند: وہ دوڑے گا (دوانیدن = دوڑانا) بتاک آرزوہا: آرزو کے انگور کی بیل میں' یعنی مسلمانوں کے دلوں کو اشاعت اسلام کے جذبے سے سرشار کر دے گی۔ زطوفانے: اس طوفان سے' عشق کے اس طوفانی جذبے سے۔ بخشد رایگانی: وہ مفت میں دے گا' بلا قیمت بخشے گا' مسلمانوں کو عطا کرے گا (بخشد = بخشے گا' عطا کرے گا' بخشیدن = بخشنا + رایگانی = مفت' بلا قیمت)

اس کی نگاہ شراب کے خالی مٹکوں کو بھر دے گی
آرزوؤں کے انگور کی بیل میں شراب دوڑا دے گا
اس طوفان سے جو وہ مفت میں بخشے گا
ندیاں سمندر کی حریف بنِ جائیں گی

چو برگیرد زمام کارواں را
دہد ذوق تجلی ہر نہاں را
کند افلاکیاں را آنچناں فاش
تہ پا می کشد نہ آسماں را

لغت : برگیرد: وہ پکڑے گا، وہ ہاتھ میں لے گا (بر گرفتن = پکڑنا، اٹھانا) زمام کارواں را: قافلے کی باگ کو، قوم کی باگ ڈور یعنی جب وہ قوم کی قیادت سنبھالے گا (زمام = باگ، باگ ڈور، عنان + کارواں = قافلہ + را = کو) ذوق تجلی: تجلی کا ذوق، جلوہ نمائی کا شوق، نمایاں ہونے کا جذبہ، ظاہر ہونے کی خواہش۔ ہر نہاں را: ہر پوشیدہ کو، قوم کے ہر گمنام فرد کو۔ افلاکیاں را: افلاکیوں کو، اہل افلاک کو، عالم بالا کے پوشیدہ حقائق کو (افلاکیاں = افلاکی کی جمع = افلاکی = افلاک سے منسوب، افلاک = فلک (آسمان) کی جمع + اں = علامت جمع = آسمانوں سے تعلق رکھنے والے + را) می کشد: وہ کھینچے گا، وہ روندے گا (کشیدن = کھینچنا) نہ آسماں را: نو آسمانوں کو، یعنی اجرام فلکی پر اس کا تصرف ہو گا۔

جب وہ (مرد کامل) قافلے کی باگ ڈور سنبھالے گا
تو ہر پوشیدہ شے کو جلوہ نمائی کا ذوق دے گا
وہ اہل افلاک کو اس طرح فاش کر دے گا
کہ نو آسمانوں کو پاؤں تلے کھینچ لے گا

مبارکباد کن آں پاک جاں را
کہ زاید آں امیر کارواں را
ز آغوش چنیں فرخندہ مادر
خجالت می دہم حور جناں را

لغت : پاک جان را: پاک فطرت کو، اس پاکباز ماں کو۔ ز... مادر: ایسی مبارک ماں کی گود سے۔ خجالت می دہم: میں شرمندہ کروں گا (خجالت = شرمندگی + می دہم = میں دوں گا، خجالت دادن = شرمندگی دلانا، شرمندہ کرنا)

حور جناں را: جنت کی حور کو (حور = جنت کی خوبصورت عورت + جناں = جنت + را = کو) یعنی وہ پاکباز ماں جنت کی حوروں کے لیے باعث رشک ہوگی

اس پاک فطرت ماں کو مبارکباد کہہ
جو اس امیر قافلہ (مرد کامل) کو جنم دے گی
ایسی مبارک ماں کی آغوش سے
میں جنت کی حور کو خجل (شرمندہ) کروں گا

دل اندر سینہ گوید دلبرے ہست
متاعے آفریں غارتگرے ہست
بگوشم آمد از گردوں دم مرگ
شگوفہ چوں فروریزد برے ہست

لغت : دلبرے ہست: کوئی دلبر موجود ہے۔ آفریں: تو پیدا کر، تو فراہم کر (آفریدن = پیدا کرنا) غارت گرے: کوئی غارت گر، کوئی لوٹنے والا (غارت گر = غارت + گر = علامت فاعل = لوٹنے والا + ے = کوئی) مراد ہے ایک مرد کامل ضرور آئے گا، مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کا ساتھ دینے کے لیے اپنے آپ کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالیں۔ آمد: آئی، آواز آئی (آمدن = آنا) فروریزد: نیچے گرتا ہے، شاخ سے نیچے گرتا ہے (فروریختن = نیچے گرنا) برے ہست: پھل ہے، پھل نمودار ہوتا ہے، پھل اس کی جگہ لے لیتا ہے (بر = پھل + ے = زائد + ہست = ہے) قانون قدرت ہے کہ جب کوئی شخص دنیا سے اٹھ جاتا ہے تو کوئی بہتر شخصیت اس کی جگہ لے لیتی ہے۔

میرا دل سینے میں کہتا ہے: کوئی دلبر (موجود) ہے
تو سرمایہ پیدا کر، کوئی غارت گر (موجود) ہے
موت کے وقت آسمان سے میرے کان میں (آواز) آئی:
"کلی جب گرتی ہے تو پھل (پیدا ہوتا) ہے۔"

خلافت و ملوکیت

عرب خود را بہ نور مصطفےؐ سوخت
چراغ مردۂ مشرق برافروخت
و لیکن آں خلافت راہ گم کرد
کہ اول مومناں را شاہی آموخت

لغت : بہ نور مصطفیؐ: مصطفےؐ کے نور سے، رسول اکرمؐ کی روشن تعلیمات سے۔ سوخت: جلایا یعنی رسولؐ اکرم کی تعلیم پر عمل کیا (سوختن = جلانا) چراغ مردۂ مشرق: مشرق کا بجھا ہوا چراغ برافروخت: روشن کیا۔ یعنی مشرقی ممالک کو اسلام کے نور سے منور کیا (برافروختن = روشن کرنا، جلانا) خلافت: خلافت راشدہ کے بعد قائم ہونے والی بنو امیہ کی خلافت: راہ گم کرد: راستہ بھول گئی، صحیح راستے سے بھٹک گئی، غلط راہ پر پڑ گئی (راہ = راستہ + گم + کرد = اس نے کیا، راہ گم کردن = گمراہ ہو جانا، راستہ بھول جانا، بھٹک جانا) آموخت: سکھائی (آموختن = سکھانا)

عربوں نے اپنے آپ کو مصطفےؐ کے نور سے جلایا
(اور یوں) مشرق کا بجھا ہوا چراغ روشن کیا
لیکن وہ خلافت راستہ بھول گئی
جس نے پہلے پہل مومنوں (مسلمانوں) کو بادشاہت سکھائی

خلافت بر مقام ما گواہی است
حرام است آنچہ بر ما پادشاہی است
ملوکیت ہمہ مکر است و نیرنگ
خلافت حفظ ناموس الٰہی است

لغت : خلافت: خلافت الٰہیہ، خدا کی حاکمیت کے تصور پر مبنی وہ اسلامی نظام حکومت جس میں اللہ تعالیٰ حاکم حقیقی اور حکومت کا سربراہ اس کا خلیفہ

(نائب) ہوتا ہے جو احکام خداوندی کے تحت فیصلے کرتا ہے۔ بہ مقام ما: ہمارے مقام پر، ہمارے منصب اور ہماری حیثیت پر (بر + مقام = منصب، حیثیت، مرتبہ + ما = ہمارا، ہمارے، ہماری) ملوکیت: ملوک = ملک (بادشاہ) کی جمع + یت = لاحقہ نسبت، بادشاہت، وہ نظام حکومت جس میں اقتدار باپ کے بعد بیٹے کو منتقل ہو جاتا ہے، حکمران کے انتخاب میں عوام کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ مکر است و نیرنگ: دھوکا اور فریب ہے۔ حفظ ناموس الٰہی: ناموس الٰہی کا تحفظ، اللہ تعالیٰ کے قانون کی حفاظت (حفظ = تحفظ، حفاظت + ناموس = عزت، حرمت، شریعت، آئین، احکام خداوندی + الٰہی)

خلافت ہمارے مقام پر گواہی ہے

جو چیز ہم پر حرام ہے (وہ) بادشاہت ہے

ملوکیت سراسر دھوکا اور فریب ہے

خلافت، ناموس الٰہی کا تحفظ ہے

در افتد با ملوکیت کلیمے
فقیرے بے کلاہے بے گلیمے
گہے باشد کہ بازی ہائے تقدیر
بگیرد کار صرصر از نسیمے

لغت : در افتد: الجھ پڑتا ہے، مقابلے پر آجاتا ہے (در افتادن = الجھ پڑنا) کلیمے: ایک کلیم، ایک مرد مومن جس میں حضرت موسیٰؑ کی شان پائی جائے (کلیم = کلام کرنے والا، کلیم اللہ، حضرت موسیٰؑ کا لقب جو خدا سے ہم کلام ہوتے تھے + ے = ایک) بے کلاہے: بے تاج۔ بے گلیمے: ایک بغیر گدڑی کے یعنی بے سروسامان۔ گہے باشد: کبھی ہوتا ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ بازی ہائے تقدیر: کہ تقدیر کے کھیل، کہ قدرت کے کرشمے۔ کار صرصر از نسیمے: باد نسیم سے باد صرصر کا کام، قدرت کسی کمزور سے کسی طاقتور کو مغلوب کر دیتی ہے، ایک مرد بے نوا کسی طاقتور بادشاہ کا تختہ الٹ دیتا ہے۔

ایک کلیم یعنی ایک مرد درویش جو بے کلاہ اور بے گلیم ہوتا ہے بادشاہت سے

الجھ پڑتا ہے
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تقدیر کے کھیل
باد نسیم سے صرصر کا کام لے لیتے ہیں

هنوز اندر جهاں آدم غلام است
نظامش خام و کاوش ناتمام است
غلام فقر آں گیتی پناهم
که در دینش ملوکیت حرام است

لغت : نظامش: اس کا نظام، اس کا نظام زندگی۔ ناتمام است: نامکمل ہے، اس میں خامیاں ہیں۔ غلام... پناهم: میں اس گیتی پناہ کے فقر کا غلام ہوں، میں دنیا کو پناہ دینے والی اس شخصیت کے فقر کا غلام ہوں، میں رسول پاکؐ کا غلام ہوں (غلام + فقر = درویشی + آں = اس + گیتی پناہ = گیتی = دنیا + پناہ = پناہ دینے والا + م = میں ہوں)

ابھی انسان دنیا میں غلام ہے
اس کا نظام ناپختہ اور اس کا کام نامکمل ہے
میں اس گیتی پناہ کے فقر کا غلام ہوں
جس کے دین میں ملوکیت حرام ہے

محبت از نگاهش پایدار است
سلوکش عشق و مستی را عیار است
مقامش عبده، آمد و لیکن
جهان شوق را پروردگار است

لغت : زنگاهش: اس کی نگاہ سے، حضورؐ کی نگاہ سے۔ پایدار است: پائیدار ہے، برقرار ہے، قائم ہے۔ مراد یہ کہ اس کائنات میں عشق کا وجود حضورؐ ہی کی بدولت برقرار ہے۔ عیار است: معیار ہے، کسوٹی ہے، یعنی وہی عشق و مستی معتبر ہے جس میں حضورؐ کی زندگی کا رنگ پایا جائے۔ مقامش... آمد: اس کا مقام عبدہ، آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا عبد (بندہ) کہا

ہے (مقام = مرتبہ، حیثیت = ش + عبدہ = اس کا بندہ، خدا کا بندہ + آمد = آیا، آیا ہے، آمدن = آنا) پروردگار است: پروردگار ہے، زندگی بخش ہے۔ عشق کی دنیا حضورؐ کے وجود کی بدولت قائم ہے۔

محبت حضورؐ کی نگاہ سے برقرار ہے
حضورؐ کا طرز زندگی (اسوۂ حسنہ) عشق اور مستی کا معیار ہے
آپؐ کا مقام عبدہ، آیا ہے مگر
(وہ) عشق کی دنیا کے پروردگار ہیں

ترک عثمانی

ملک خویش عثمانی امیر است
دلش آگاہ و چشم او بصیر است
نہ پنداری کہ رست از بند افرنگ
ہنوز اندر طلسم او اسیر است

لغت : ترک عثمانی: عثمان + ی = لاحقہ نسبت، موجودہ ترک قوم جن کے مورث اعلیٰ کا نام عثمان تھا۔ امیر است: خود مختار ہے۔ بصیر است: بصیر ہے، وہ صاحب بصیرت ہے، دنیاوی معاملات کی سوجھ بوجھ رکھتا ہے۔ نہ پنداری: تو نہ سمجھے، تو یہ نہ سمجھ لینا (پنداشتن = سمجھنا، خیال کرنا) رست: وہ چھوٹ گیا، وہ آزاد ہو گیا۔ (رستن = چھوٹنا، آزاد ہو جانا) اندر طلسم او: اس کے طلسم میں، اس کی ذہنی غلامی میں (اندر + طلسم = افسون، سحر جادو + او = اس کے)

عثمانی (ترک) اپنے ملک میں خود مختار ہے
اس کا دل آگاہ اور اس کی آنکھ بصیر ہے
یہ مت خیال کر کہ وہ افرنگ کی قید سے آزاد ہو گیا ہے!
کیونکہ وہ تو ابھی تک اس کے طلسم میں گرفتار ہے

خنک مرداں کہ سحر او شکستند
بہ پیمان فرنگی دل نہ بستند
مشو نومید و با خود آشنا باش
کہ مرداں پیش ازیں بودند و ہستند

لغت : خنک مرداں: اچھے ہیں وہ لوگ' مبارک ہیں وہ باہمت لوگ (خنک = اچھے' مبارک' + مرد + اں = علامت جمع' باہمت لوگ) سحر او شکستند: اس کا (انگریز کا) طلسم توڑ دیا' انگریز کی ذہنی غلامی سے آزاد ہو گئے (سحر = جادو' طلسم + او = اس کا + شکستند = انہوں نے توڑا' شکستن = توڑنا) بہ پیمان فرنگی: انگریز کے وعدے پر' انگریز کے عہد و پیمان پر۔ دل نہ بستند: دل نہ باندھا' بھروسا نہ کیا' اعتبار نہ کیا (دل + نہ بستند = انہوں نے نہ باندھا' دل بستن = دل لگانا' اعتبار کرنا) مشو نومید: تو ناامید نہ ہو (مشو = تو نہ ہو' شدن = ہونا + نومید = نامید' مایوس = نو = نا = علامت نفی + مید = امید) بودند و ہستند: تھے اور ہیں' پہلے بھی موجود تھے اور اب بھی ہیں (بودند = تھے' بودن = ہونا + و = اور + ہستند = ہیں)

مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس (انگریز) کا طلسم توڑا
اور انگریزوں کے وعدے پر اعتبار نہ کیا
تو ناامید نہ ہو اور اپنے آپ کو پہچان
کیونکہ جوانمرد اس سے پہلے بھی تھے اور (اب بھی) ہیں۔

بہ ترکاں آرزوے تازہ دادند
بناے کارشاں دیگر نہادند
ولیکن کو مسلمانے کہ بیند
نقاب از روئے تقدیرے کشادن

لغت : آرزوے تازہ: تازہ آرزو' تازہ ولولہ (آرزو = خواہش' تمنا' ولولہ' امنگ + ے = حرف اضافت + تازہ = نیا' نئی' جدید) دادند: انہوں نے دی۔ مقدر نے (قدرت نے) دی' یعنی مشیت الٰہی نے انہیں ترقی کے نئے رجحانات سے باخبر کیا۔ بناے کارشاں: ان کے کام کی بنیاد۔ نہادند: انہوں نے

رکھی (نہادن = رکھنا) قدرت نے انہیں از سر نو استواری عطا کی۔ کشادند: انہوں نے (کارکنان قضا و قدر نے) کھول دیا، اٹھا دیا، قدرت نے تقدیر کے چہرے سے نقاب اٹھا دی، تقدیر کا مفہوم سمجھا دیا۔

انہوں نے (کارنان قضا و قدر نے) ترکوں کو تازہ آرزو دی،
ان کے کام کی بنیاد از سر نو رکھی،
لیکن کہاں ہے وہ مسلمان جو دیکھے
کہ قدرت نے تقدیر کے چہرے سے نقاب الٹ دی ہے

دختران ملت

بہل اے دخترک ایں دلبری ہا
مسلماں را نہ زیبد کافری ہا
منہ دل بر جمال غازہ پرورد
بیا موز از نگہ غارت گری ہا

لغت : بہل: تو چھوڑ دے (ہلیدن = چھوڑ دینا) دخترک: اے بٹیا، اے بیٹی (اے + دختر = بیٹی + ک = عامت تصغیر) ایں دلبری ہا: دلبری کے یہ انداز، یہ معشوقانہ ادائیں (ایں + دلبری = دلبر + ی = لاحقہ نسبت = دلربائی = دل لینا + ہا = علامت جمع) نہ زیبد: زیب نہیں دیتیں، اچھی نہیں لگتیں (زیبیدن = زیب دینا، اچھا لگنا) کافری ہا: کافرانہ ادائیں، غیر اسلامی انداز (کافری = کافر + ی = لاحقہ نسبت + ہا = علامت جمع) منہ دل: تو دل نہ رکھ، تو مائل نہ ہو، تو انحصار نہ کر (منہ = تو نہ رکھ، نہادن = رکھنا + دل) بر جمال غازہ پرورد: غازے سے پرورش پائے ہوئے حسن پر، اس حسن پر جو سرخی پوڈر کا مرہون منت ہو (بر = پر + جمال = حسن + غازہ = چہرے پر ملنے کا خوشبودار سفوف، گلگونہ، پوڈر + پرورد = پرورش پایا ہوا، نکھرا ہوا، پروردن = پرورش کرنا سے لاحقہ مفعول) از نگہ غارت گری ہا: اپنی نگاہ سے دلوں کو غارت کرنا، اپنی حیا آلود نگاہ سے

دلوں کو متاثر کرنا' اپنی پاک نظروں سے لوگوں کے دل جیتنا۔ از + نگہ + گارت گری = غارت گری + ی = لاحقہ نسبت = غارت کرنا' لوٹنا + ہا = علامت جمع)

اے بٹیا (بیٹی!) یہ دلربائیاں چھوڑ دے
مسلمان کو کافرانہ ادائیں زیب نہیں دیتیں
غازے سے نکھرنے والے حسن پر مائل نہ ہو
(پاک) نگاہ سے غارت گری سیکھ

نگاہ تست شمشیر خداداد
بز خمش جان ما را حق بما داد
دل کامل عیار آں پاک جاں برد
کہ تیغ خویش را آب از حیاداد

لغت : شمشیر خداداد: خدا داد تلوار' خدا کی دی ہوئی تلوار مراد تیری شخصیت میں ایک فطری دلکشی پائی جاتی ہے (شمشیر = تلوار + خداداد = خدا کی دی ہوئی = خدا + داد = دی ہوئی' دادن = دینا سے لاحقہ مفعول) بز خمش: اس کے زخم سے' اس تلوار کے لگائے ہوئے زخم سے' تیری پاک نگاہ کی تاثیر سے۔ حق بماداد: حق نے ہمیں دی' مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو ہماری پیدائش کا ذریعہ بنایا۔ دل کامل عیار: خالص دل' کھرا اور سچا دل مراد پاکباز انسانوں کا دل (دل + کامل عیار = جو کسوٹی پر کسے جانے کے بعد خالص اور بے میل نکلے = کامل = ہر اعتبار سے مکمل + عیار = معیار' کسوٹی) آں پاک جاں: وہ پاک فطرت' وہ باعصمت اور پاکدامن خاتون۔ برد: لے گئی' جیت گئی (بردن = لے جانا) تیغ خویش را: اپنی تلوار کو' اپنی نگاہ کی تلوار کو۔ آب از حیاداد: حیا کی آب دی' حیا سے چمکایا' جس نے اپنی شخصیت کو حیا کے زیور سے آراستہ کیا

(اے قوم کی بیٹی!) تیری نگاہ خداداد تلوار ہے
جس کے زخم سے خدا نے ہماری جان ہمیں دی
اس پاک فطرت (خاتون) نے کھرا اور سچا دل جیت لیا
جس نے اپنی تلوار کو حیا کی آب دی

ضمیر عصر حاضر بے نقاب است
کشادش در نمود رنگ و آب است
جہانتابی ز نور حق بیاموز
کہ او باصد تجلی در حجاب است

لغت : کشادش: اس کی کشاد، اس کی تمام تر رونق (کشاد = کھولنے یا کھلنے کی کیفیت، فتح، کامیابی، چہل پہل، خوشی، کشادن = کھولنا، فتح کرنا + ش = اس کی) در نمود رنگ و آب: آب و رنگ کی نمود میں، حسن ظاہری کی نمود و نمائش میں، بے پردگی اور عریانی میں۔ جہاں تابی: جہاں کو روشن کرنا، ماحول میں اپنی روشنی پھیلانا، (جہاں + تابی = روشن کرنے کی کیفیت، تافتن = روشن کرنا، چمکانا) باصد تجلی: سو جلووں کے باوجود، اپنی تمام تر تجلیوں کے باوجود

عصر حاضر کا باطن بے نقاب (ہوچکا) ہے
اس کی رونق ظاہری چمک دمک کی نمائش میں ہے
(اے قوم کی بیٹی!) تو نور حق سے جہان کو منور کرنا سیکھ
کہ وہ سو جلووں کے باوجود حجاب میں ہے

جہاں را محکمی از امہات است
نہاد شاں امین ممکنات است
اگر ایں نکتہ را قومے نداند

لغت : محکمی: استواری، استحکام، بقا۔ از امہات است: ماؤں سے ہے، ماؤں کے دم قدم سے ہے۔ (از + امہات ۔ ام کی جمع = مائیں + است) نہادشاں: ان کی فطرت (نہاد = فطرت، سرشت + شاں = ایشاں = ان کی) امین ممکنات است: ممکنات کی امین ہے، اس میں تمام ممکن تخلیقی صلاحیتیں موجود ہیں (امین = امانت دار + ممکنات = ممکن کی جمع = مخلوقات، تمام ممکن صورتیں + است) نظام کاروبارش: اس کے کاروبار کا نظام، اس کی عمرانی اور معاشرتی زندگی کا نظام (نظام + کاروبار = کاروبار حیات، زندگی کے معاملات + ش = اس کا)

اس دنیا کا استحکام ماؤں سے ہے
ان کی فطرت ممکنات کی امین ہے
اگر اس نکتے کو کوئی قوم نہیں جانتی
تو اس کے کاروبار کا نظام (زندگی کا نظام) ناپائیدار ہے

مرا داد ایں خرد پرور جنونے
نگاہ مادر پاک اندرونے
ز مکتب چشم و دل نتواں گرفتن
کہ مکتب نیست جز سحر و فسونے

لغت : خرد پرور جنونے: خرد پرور جنون، عقل کی پرورش کرنے والا جنون، عقل کی تائید کرنے والا جذبہ عشق، اسلام کی محبت کا جذبہ جو عقل و شعور اور ذہن و فکر کو بالیدگی عطا کرتا ہے (خرد پرور = عقل کو پالنے والا، عقل کو جلا، نشوونما اور بالیدگی دینے والا، عقل کی تربیت کرنے والا = خرد = عقل + پرور = پالنے والا = پروردن = پالنا سے لاحقہ فاعل + جنون = دیوانگی، عشق، جذبہ محبت + ے = زائد) نگاہ... اندرونے: ایک پاک باطن ماں کی نگاہ نے، میری پاکیزہ فطرت ماں کی تربیت نے۔ چشم و دل: آنکھ اور دل، دیکھنے والی آنکھ اور بیدار دل۔ نتواں گرفتن: نہیں لیے جاسکتے یعنی درس گاہوں سے چشم بینا اور دل بیدار نہیں مل سکتے۔ جز سحر و فسونے: سحر اور افسون کے سوا، شعبدہ بازی کے سوا۔ یعنی مکتب میں شعبدہ بازی کے سوا کچھ نہیں سکھایا جاتا، درس گاہوں میں روحانیت سے عاری تعلیم دی جاتی ہے۔

ایک پاک باطن ماں کی نگاہ نے
مجھے یہ خرد پرور جنون دیا
مکتب سے آنکھ اور دل نہیں لیے جاسکتے (نہیں مل سکتے)
کیونکہ مکتب سحر و افسوں کے سوا کچھ نہیں ہے

خنک آں ملتے کز وارد اتش
قیامت ہا بہ بیند کائناتش

چہ پیش آید، چہ پیش افتاد اورا
تواں دید از جبین امہاتش

لغت : کز وارداتش: کہ اس کی واردات سے، جس کی واردات سے، جس کی باطنی کیفیات سے۔ (کز = کہ + از + واردات = واردہ کی جمع = دل پر گزرنے والی کیفیات، قلبی احساسات + ش = اس کے، جس کے) قیامت ہا: کئی قیامتیں، کئی ہنگامے اور انقلابی تبدیلیاں۔ کائناتش: اس کی کائنات، اس کی دنیا، اس کا دور۔ چہ پیش آید: کیا پیش آئے گا، کیا صورت حال پیش آئے گی، آئندہ کیسی کامیابیاں حاصل ہوں گی (چہ = کیا + پیش = سامنے، آگے + آید = آئے گا، پیش آمدن = پیش آنا، سامنے آنا) چہ افتاد: کیا پیش آیا، کیا صورت حال پیش آئی، ماضی میں کیسی کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ تواں دید: دیکھا جاسکتا ہے۔ از جبین امہاتش: اس کی ماؤں کی پیشانی سے، اس (قوم) کی ماؤں کے پاکیزہ کردار کو دیکھ کر

کتنی مبارک ہے وہ قوم جس کی قلبی واردات سے
اس کی دنیا قیامتیں (انقلاب) دیکھے
اسے (آئندہ) کیا پیش آئے گا (اور ماضی میں) کیا پیش آیا
اس (قوم) کی ماؤں کی پیشانی سے دیکھا جاسکتا ہے

اگر پندے ز درویشے پذیری
ہزار امت بمیرد تو نہ میری
بتولےؓ باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرےؓ بگیری

لغت : پذیری: تو قبول کرے (پذیر فتن = قبول کرنا) ہزار امت بمیرد: ہزاروں امتیں مر جائیں گی، ہزاروں قومیں دنیا سے مٹ جائیں گی (ہزار = ہزاروں + امت = قوم، قومیں + بمیرد = مر جائیں گی، مردن = مرنا، فنا ہونا، مٹ جانا) تو نہ میری: تو نہیں مرے گی، تو نہیں مٹے گی۔ بتولے باش: تو بتولؓ بن جا، تو حضرت فاطمہؓ کی تقلید کر (بتولؓ = حضرت فاطمہ زہراؓ کا لقب + ے =

زائد + باش = ہو جا) ازیں عصر: اس زمانے سے، اس اخلاق باختہ دور کی نگاہوں سے۔ شبیرے (کوئی شبیرؓ، حضرت امام حسینؓ جیسی کسی شخصیت کو (شبیرؓ = امام حسینؓ کا لقب + ے = ایک، کوئی)

(اے بیٹی!) اگر تو ایک درویش کی نصیحت قبول کر لے
تو ہزاروں قومیں مٹ جائیں مگر تو نہیں مٹے گی
تو بتولؓ (فاطمہ زہراؓ) بن اور اس دور سے چھپ جا
تاکہ تو اپنی گود میں کوئی شبیرؓ لے سکے (شبیرؓ ایسی کسی شخصیت کو جنم دے سے)

ز شام ما بروں آور سحر را
بہ قرآں باز خواں اہل نظر را
تو میدانی کہ سوز قرات تو
دگر گوں کرد تقدیر عمرؓ را

لغت : سحر را: صبح کو، یعنی ہماری زبوں حالی کو عروج اور اقبال سے بدل سے) بہ قرآں: قرآن کی طرف، اسلامی تعلیمات کی طرف۔ باز خواں: تو بلا (باز خواندن = بلانا) اہل نظر را: اہل نظر کو، دیدۂ بینا رکھنے والوں کو، اہل بصیرت کو۔ تو میدانی: تو جانتی ہے۔ سوز قرات تو: تیرے سوز قرات نے، تیری قرآن خوانی نے پر تاثیر لہجے نے (سوز = سوز و گداز + قرات = پڑھنا، قرآن پاک کی تلاوت + تو = تیری) دگر گوں کرد: بدل دیا۔

(اے بیٹی!) تو ہماری شام سے صبح کو باہر لا
اہل بصیرت کو قرآن کی طرف بلا
تو جانتی ہے کہ تیری قرات کے سوز و گداز نے
حضرت عمرؓ کی تقدیر بدل ڈالی تھی

عصر حاضر

چہ عصر است ایں کہ دیں فریادی اوست
ہزاروں بند در آزادی اوست

زروے آدمیت رنگ و نم برد
غلط نقشے کہ ازبہزادی اوست

لغت : دیں فریادی اوست: دین اس کا فریادی ہے' دین اس کے ہاتھوں فریاد کناں (نالاں) ہے۔ بند: زنجیر' قیدیں' پابندیاں' بندشیں' بری عادات کی غلامیاں۔ زروے آدمیت: آدمیت کے چہرے سے۔ رنگ و نم برد: رنگ اور نمی لے گیا (رنگ = رونق' نکھار' حسن + و = اور + نم = نمی' تازگی' شگفتگی اور شادابی + برد = لے گیا' بردن = لے جانا' انسانیت کے چہرے کو مسخ کر دیا) غلط نقشے: وہ غلط تصور' وہ غلط طرز زندگی۔ ازبہزادی اوست: اس کی بہزادی کی ہے' جو اس کی نقاشی (مصوری) نے بنایا ہے (بہزاد = ایران کے ایک مشہور نقاش کا نام)

یہ کیسا زمانہ ہے کہ دین جس کے ہاتھوں نالاں ہے
اس کی آزادی میں بھی ہزاروں بندشیں ہیں
اس غلط نقش نے' جو اس کی نقاشی کا نتیجہ ہے
انسانیت کے چہرے سے حسن اور تازگی اڑا دی ہے

نگاہش نقشبند کافری ہا
کمال صنعت او آزری ہا
حذر از حلقہ بازارگانش
قمار است ایں ہمہ سوداگری ہا

لغت : نگاہش: اس کی نگاہ' اس مادی اور الحادی دور کی نظر۔ نقشبند کافری ہا: کافرانہ تصویریں بناتی ہے' کافرانہ طور طریقے ایجاد کرتی ہے (نقشبند = نقش + بند = نقش بنانے والی' والا نقاش) کمال صنعت او: اس کی صنعت کا کمال' اس کی صنعت کی سب سے بڑی خوبی' اس کی صناعی کی نمایاں خصوصیت' اس کے ہنر کا شاہکار۔ آزری ہا: آزر جیسے طور طریقے ہیں' بت پرستانہ خیالات اور ملحدانہ افکار و نظریات ہیں (آزری ہا = آزری = آزر سے منسوب = بت

گری' بت سازی' بت تراشی + ہا = علامت جمع' آزر = حضرت ابراہیمؑ کے زمانے کا ایک مشہور بت تراش) حذر: تو پرہیز کر' تو بچ کر رہ۔ حلقہ بازار گانش: اس کے سوداگروں کے حلقے سے۔ قمار است: جوا ہیں' دھوکے اور عیاری پر مبنی ہیں (قمار = جوا = است) ایں ہمہ سوداگری ہا: یہ سب تجارتیں' یہ سارے کاروبار' ان کا پورا نظام زندگی

اس کی (دور حاضر کی) نگاہ کافرانہ طور طریقوں کے نقش بناتی ہے
اس کی صنعت کا کمال نئے نئے بت تراشنا ہے
اس کے سوداگروں کے حلقے سے بچ
کہ اس کی یہ سب تجارتیں جوا ہیں

جواناں را بد آموز است ایں عصر
شب ابلیس را روز است ایں عصر
بدامانش مثال شعلہ پیچم
کہ بے نور است و بے سوز است ایں عصر

لغت : بد آموز است: برائی سکھاتا ہے' گناہوں کی ترغیب دیتا ہے۔ (بد = برائی' برا + آموز = سکھانے والا' آموختن = سکھانا + است = ہے) شب ابلیس را: ابلیس کی رات کے لیے۔ روز است: دن ہے' مراد یہ ہے کہ اس دور میں شیطنت کو بڑا فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ بدامانش: اس کے دامن سے۔ مثال شعلہ پیچم: میں شعلے کی طرح لپٹ رہا ہوں (مثال = مانند' طرح + شعلہ + پیچم = لپٹ رہا ہوں' پیچیدن = لپٹنا) بے نور است: تاریک ہے' ایمان کی روشنی سے محروم ہے۔ بے سوز است: بے سوز ہے' عشق کی حرارت یا محبت کے جذبے سے محروم ہے۔

یہ زمانہ جوانوں کو برائی سکھاتا ہے
یہ زمانہ ابلیس کی رات کے لیے دن ہے
میں اس کے دامن سے شعلے کی مانند لپٹ رہا ہوں
کیونکہ یہ زمانہ بے نور اور بے سوز ہے

مسلماں فقر و سلطانی بہم کرد
ضمیرش باقی و فانی بہم کرد
و لیکن الاماں از عصر حاضر
کہ سلطانی بہ شیطانی بہم کرد

لغت : فقر و سلطانی بہم کرد: فقر اور سلطانی کو ملا دیا' بادشاہی میں درویشی کا رنگ پیدا کر دیا (بہم کردن = آپس میں ملانا) باقی و فانی را: باقی اور فانی کو' یعنی فقر جیسی دائمی دولت اور حکومت جیسی عارضی چیز کو ملا دیا۔ و لیکن: لیکن' مگر۔ الاماں: خدا کی پناہ۔ از عصر حاضر: عصر حاضر سے' موجودہ دور کی لادین سیاست سے۔

مسلمان نے فقیری اور سلطانی کو آپس میں ملا دیا
اس کے ضمیر نے باقی (فقر) اور فانی (حکومت) کو اکٹھا کر دیا
لیکن عصر حاضر سے خدا کی پناہ
جس نے سلطانی کو شیطانی کے ساتھ ملا دیا (حکومت اور سیاست کو لادین بنا دیا)

چہ گویم رقص تو چون است و چوں نیست
حشیش است' ایں نشاط اندروں نیست
بہ تقلید فرنگی پاے کوبی
بہ رگہاے تو آں طغیان خوں نیست

لغت : رقص تو: تیرا رقص' تیرا مستی کے عالم میں رقص کرنا (رقص' رقصیدن = ناچنا + تو = تیرا) چون: کیسا۔ چون نیست: کیسا نہیں ہے۔ حشیش است: بھنگ ہے' بھنگ کا نتیجہ ہے' بھنگ کے نشے کی طرح ظاہری اور خارجی ہے۔ نشاط اندروں: باطنی جذبہ مسرت' باطنی سرور کی کیفیت۔ بہ تقلید فرنگی: فرنگی کی تقلید میں' اہل مغرب کی پیروی میں۔ پاے کوبی: تو ناچتا ہے' تو رقص کرتا ہے (پاے کوفتن = ناچنا) طغیان خون: خون کی طغیانی' خون کا جوش' باطنی ولولہ (طغیان = طغیانی' جوش مارنا + خون)

میں کیا کہوں تیرا رقص کیسا ہے اور کیسا نہیں ہے

یہ بھنگ ہے، باطنی سرور نہیں ہے
تو فرنگی کی پیروی میں ناچ رہا ہے
تیری رگوں میں خون کا وہ جوش نہیں ہے

برہمن

در صد فتنہ را بر خود کشادی
دو گامے رفتی و از پا فتادی
برہمن از بتاں طاق خود آراست
تو قراں را سر طاقے نہادی

لغت : بر خود کشادی: تو نے اپنے آپ پر کھولا، تو سیکڑوں قسم کے فتنوں میں گھر گیا (بر = پیر + بر + خود + کشادی = تو نے کھولا، کشادن = کھولنا) دو گامے رفتی: تو دو قدم چلا، تو تھوڑی دور گیا، تو نے تھوڑا سا فاصلہ طے کیا۔ از پا فتادی: تو گر پڑا (از پا افتادن = گر پڑنا، چلنے سے معذور ہو جانا) برہمن: ویدوں کا ہندو عالم، بت پرست، ہندوؤں کا مذہبی رہنما۔ طاق خود آراست: اپنا طاق آراستہ کیا، اپنا طاقچہ سجا لیا مراد اپنے مذہب پر کاربند ہو گیا (طاقت = طاقچہ، محراب دار ڈاٹ جو دیوار میں سامان رکھنے کے لیے بنا دیتے ہیں + خود + آراست۔ آراستہ کیا، آراستن = آراستہ کرنا، سجانا) سر طاقے نہادی: طاق پر رکھ دیا، بالائے طاق رکھ دیا، قرآنی تعلیمات کو فراموش کر دیا (سر طاق نہادن = بالائے طاق رکھ دینا، بھلا دینا)

تو نے خود ہی سیکڑوں فتنوں کا دروازہ اپنے آپ پر کھول لیا
تو دو قدم چلا اور گر پڑا
برہمن نے تو بتوں سے اپنا طاق سجا لیا
لیکن تو نے قرآن کو بالائے طاق رکھ دیا

برہمن را نگویم ، ہیچ کارہ
کند سنگ گراں را پارہ پارہ
نیاید جز بہ زور دست و بازو
خدائے را تراشیدن ز خارہ

لغت : ہیچ کارہ: نکما ، ناکارہ ، جو کچھ نہ کرسکے (ہیچ = کچھ ، کچھ نہ ہونا ، معدوم + کارہ = کرنے والا) سنگ گراں را: بھاری پتھر کو۔ نیاید: نہیں آتا ، ممکن نہیں (آمدن - آنا) خدائے را تراشیدن: کسی خدا کو تراشنا ، کوئی معبود تراش لینا (خدا + ے = ایک ، کوئی ، کسی + را + تراشیدن = تراشنا ، گھڑنا) ز خارہ: سخت پتھر سے (ز + خارہ = سخت پتھر)

میں برہمن کو ناکارہ نہیں کہتا
اس لیے کہ وہ تو بھاری پتھر کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے
اور سخت پتھر سے کسی خدا (بت) کو تراش لینا
دست و بازو کی قوت کے سوا ممکن نہیں

نگہ دارد برہمن کار خود را
نمیگوید بہ کس اسرار خود را
بمن گوید کہ از تسبیح بگذر
بدوش خود برد زنار خود را

لغت : نگہ دارد: نگاہ میں رکھتا ہے ، حفاظت کرتا ہے۔ کار: کام ، مفاد۔ اسرار خود را: اپنے اسرار کو ، اپنے خفیہ منصوبے اور مقاصد۔ بمن گوید: مجھ سے کہتا ہے۔ از تسبیح بگذر: تسبیح سے گزر جا ، تسبیح کو چھوڑ دے ، اسلام سے قطع تعلق کرلے۔ بدوش خود را: اپنے کندھے پر لیے پھرتا ہے ، اپنے کندھے پر رکھتا ہے۔ زنار خود را: اپنے زنار کو ، اپنا زنار (زنار = جنیو = وہ تاگا جو ہندو گلے میں ڈالے رہتے ہیں ، بتوں کے پجاری کی علامت + خود را = خود کو یعنی خود اپنے مذہب پر سختی سے قائم رہتا ہے)

برہمن اپنے مقصد پر تو نگاہ رکھتا ہے
اور وہ اپنے راز کسی کو نہیں بتاتا

لیکن مجھ سے کہتا ہے کہ تو تسبیح (دین) کو چھوڑ دے
جبکہ اپنا زنار وہ کندھے پر اٹھائے رکھتا ہے

برہمن گفت برخیز از در غیر
زیاران وطن ناید بجز خیر
بیک مسجد دو ملا می نگنجد
ز افسون بتاں گنجد بیک دیر

لغت : برخیز: تو اٹھ (برخاستن = اٹھنا) در غیر: غیر کے دروازے سے، غیر ملکی حکمران کے دروازے سے یعنی انگریز سے قطع تعلق کر لے (از + در + غیر = بیگانہ، پرایا، اجنبی) زیاران وطن: اپنے ہم وطنوں کی طرف سے مراد ہندوؤں کی طرف سے (ز = سے + یاران) ناید: نہیں آوے گا، کچھ ظاہر نہ ہوگا (ناید = نہ آید = نہ = نہیں + آید = آئے گا، آمدن = آنا) بجز خیر: بھلائی کے سوا، یعنی مسلمانوں کو اپنے ہندو ہم وطنوں سے بھلائی کی توقع ہی رکھنی چاہیے۔ می نگنجد: نہیں سماتے، ایک ساتھ نہیں رہ سکتے (می نگنجد = نہ می گنجد = نہ = نہیں + می گنجد = سماتے ہیں، گنجیدن = سمانا، مل کر رہنا) ز افسون بتاں: بتوں کے جادو سے، ہندو لیڈروں کی ساحرانہ چالوں سے (ز + افسون = جادو، منتر + بتاں) بیک دیر: ایک بت خانہ)

برہمن نے کہا، غیر کے دروازے سے اٹھ
یاران وطن (کی طرف) سے، بھلائی کے سوا کچھ نہیں ہوگا
ایک مسجد میں دو ملا نہیں سماتے (سما سکتے)
لیکن بتوں کے جادو (منتر) سے ایک بت خانے میں سما سکتے ہیں

تعلیم

تب و تابے کہ باشد جاودانہ
سمند زندگی را تازیانہ

بہ فرزنداں بیاموز ایں تب و تاب
کتاب و مکتب افسون و فسانہ

لغت : جاودانہ: جاوداں' جو ہمیشہ برقرار رہے۔ سمند زندگی را: زندگی کے گھوڑے کے لیے (سمند = گھورا + زندگی + را) تازیانہ: تازیانہ ہے' مہمیز کا کام دیتی ہے (تازیانہ = کوڑا' چچی' چابک جس سے گھوڑے کو ہانکتے ہیں) بہ فرزنداں: بیٹوں کو' اپنی نسل کو۔ بیاموز: تو سکھا (آموختن = سکھانا) کتاب و مکتب: کتاب اور مکتب' تعلیمی نصاب اور درس گاہیں مراد انگریز کا دیا ہوا موجودہ نظام تعلیم۔

وہ تب و تاب جو ہمیشہ برقرار رہے
زندگی کے گھوڑے کے لیے تازیانہ ہے
تو اپنے بیٹوں کو یہ تب و تاب سکھا
کیونکہ کتاب اور مکتب (محض) افسون و افسانہ ہیں (بے مقصد اور بیکار ہیں)

ز علم چارہ سازے بے گدازے
بسے خوشتر نگاہ پاک بازے
نکوتر از نگاہ پاک بازے
دلے از ہر دو عالم بے نیازے

لغت : ز... گدازے: چارہ ساز مگر بے گداز علم سے' اس علم سے جو مادی آسائشیں تو مہیا کر سکے مگر دل میں سوز و گداز پیدا نہ کرے۔ بسے خوشتر: زیادہ اچھی ہے' بہت بہتر ہے۔ نگاہ پاکبازے: ایک پاکباز نگاہ' ایک پاکیزہ نظر مراد بے داغ اور پاکیزہ سیرت (نگاہ = نظر + پاک باز = نیک اور پاک مشاغل والی' والا = پاک + باز = باختن = کھیلنا سے لاحقہ فاعل + ے = ایک) نکوتر: زیادہ اچھا ہے۔ دلے: ایک دل' وہ دل۔ بے نیازے: بے نیاز' مستغنی' بے پروا۔ وہ دل جس میں خدا کی محبت کے سوا کسی چیز کی خواہش نہ ہو۔

ایک چارہ ساز مگر بے گداز علم سے
ایک پاکباز نگاہ بہت زیادہ اچھی ہے

اور ایک پاکباز نگاہ سے (بھی) زیادہ اچھا ہے
وہ دل ہے جو دونوں جہانوں سے بے نیاز ہو

به آں مومن خدا کارے ندارد
کہ در تن جان بیدارے ندارد
ازاں از مکتب یاراں گریزم
جوانے خود نگہدارے ندارد

لغت : کارے ندارد: کوئی کام نہیں رکھتا' کوئی سروکار نہیں رکھتا۔ جان بیدارے: ایک بیدار روح' عشق کا ایک بے تاب جذبہ۔ ندارد: نہیں رکھتا۔ ازاں: اس لیے۔ از مکتب یاراں: یاروں کے مکتب سے' موجودہ درس گاہوں سے۔ گریزم: میں دور بھاگتا ہوں (گریختن = بھاگنا) جوانے خود نگہدارے: اپنی پاسبانی کرنے والا نوجوان' خودی کا محافظ نوجوان۔

خدا اس مومن سے کوئی سروکار نہیں رکھتا
جو اپنے بدن میں بیدار روح نہیں رکھتا
میں یاروں کے مکتب سے اس لیے دور بھاگتا ہوں
کہ اس میں کوئی خود نگہدار (خود شناس) جوان نہیں ہوتا

زمن گیرایں کہ مردے کور چشمے
زبینائے غلط بینے نکوتر
زمن گیر ایں کہ نادانے نکوکیش
ز دانشمند بے دینے نکوتر

لغت : زمن گیر: یہ مجھ سے لے' یہ نکتہ مجھ سے سیکھ (ز + من = مجھ + گیر = لے' حاصل کر' سیکھ' گرفتن = لینا' پکڑنا + ایں = "یہ' یہ بات' یہ نکتہ) مردے کور چشمے: ایک کور چشم انسان' ایک بے نور آنکھ والا شخص' ایک اندھا آدمی۔ زبینائے غلط بینے: ایک غلط بیں بینا سے' آنکھیں رکھنے والے اس شخص سے جو نور بصیرت سے محروم ہو اور نیک و بد میں تمیز نہ کرسکتا ہو۔ (ز = سے + بینا = بینائی رکھنے والا) نادانے نکوکیش: ایک نکوکیش نادان' ایک جاہل دین دار

(نادان = نہ جاننے والا، بے علم + بے = ایک + نکوکیش = نیک مسلک والا، نیکی کے رستے پر چلنے والا، نکو = نیک + کیش = مسلک، طریقہ) زدانشمندے بے دینے: ایک بے دین دانش مند سے، ایک گمراہ دانا سے، ایک Evil Genius سے

یہ (نکتہ) مجھ سے حاصل کر کہ ایک کور چشم (اندھا) آدمی
ایک غلط بیں انکھیارے (آنکھیں رکھنے والے) سے بہتر ہے
یہ (نکتہ) مجھ سے سیکھ کہ ایک دین دار نادان
ایک بے دین (گمراہ) عالم سے بہتر ہے

ازاں فکر فلک پیما چہ حاصل
کہ گرد ثابت و سیارہ گردد
مثال پارۂ ابرے کہ از باد
بہ پہنائے فضا آوارہ گردد

لغت : از فکر فلک پیما پیا: اس فلک پیما فکر سے، آسمانوں کی خبر دینے والی اس عقل سے (از + آں + فکر + فلک + پیما، پیمودن بمعنی طے کرنا، پیمائش کرنا، مراد آسمانوں تک کی خبر لانے والا) گرد ثابت و سیارہ: ثابت اور سیار کے گرد، ستاروں اور سیاروں کے گرد (گر = اردگرد + ثابت = وہ ستارہ جو اپنی جگہ قائم ہے + و + سیارہ = وہ ستارہ جو گردش کرتا رہتا ہے) گردد: پھرتی ہے، گردش کرتی ہے، گھومتی ہے (گردیدن = پھرنا، گھومنا، گردش کرنا) اجرام فلکی کا علم رکھتی ہے، فلکیات کی ماہر ہے۔ مثال پارہ ابرے: بادل کے اس ٹکڑے کی طرح۔ بہ پہنائے فضا: فضا کی پہنائی میں، فضا کی وسعتوں میں (بہ = میں + پہنا = پہنائی، وسعت + فضا = زمین سے لے کر آسمان تک کی خالی جگہ) آوارہ گردد: آوارہ پھر رہا ہو (آوارہ = سرگرداں، بے ٹھکانا، جس کی کوئی منزل نہ ہو + گردد = پھر رہا ہو)

اس فلک پیما فکر سے کیا حاصل
جو ثابت اور سیار کے گرد گھومتی ہے

بادل کے اس ٹکرے کی مانند جو ہوا سے
فضا کی وسعتوں میں آوارہ پھر رہا ہو

ادب پیرایہ نادان و داناست
خوش آں کو از ادب خود را بیاراست
ندارم آں مسلماں زادہ را دوست
کہ در دانش فزود و درادب کاست

لغت : ادب: حفظ مراتب، بڑوں کی تعظیم و تکریم، عمدہ روش۔ پیرایہ: لباس، زیور، زینت، آرائش، پیراستن = سنوارنا، زینت دینا، کاٹ چھانٹ کرنا۔ خوش: مبارک ہے، اچھا ہے۔ بیاراست: آراستہ کیا • آراستن = آراستہ کرنا، سجانا) ندارم: میں نہیں رکھتا (داشتن = رکھنا) آن مسلمان زادہ: اس مسلم نوجوان کو۔ دوست: دوست (دوست، داشتن = عزیز رکھنا، پسند کرنا) دانش: علم میں بڑھ گیا، علم میں اونچے مقام پر پہنچا۔ کاست: گھٹ گیا، کاستن = گھٹنا، گھٹ جانا

ادب نادان اور دانا کا زیور ہے
مبارک ہے وہ انسان جس نے اپنے آپ کو ادب سے آراستہ کیا
میں اس مسلمان زادے کو دوست نہیں رکھتا
جو علم میں تو بڑھ گیا لیکن ادب میں وہ کمتر رہا (جس نے بے ادبی کی روش اپنائی)

ترا نومیدی از طفلاں روا نیست
چہ پروا گر دماغ شاں رسا نیست
بگو اے شیخ مکتب گر بدانی
کہ دل در سینہ شاں ہست یا نیست

لغت : از طفلاں: لڑکوں سے، نئی نسل سے۔ چہ پروا: کیا پروا، کوئی پروا نہیں، کوئی مضائقہ نہیں۔ رسا: پہنچنے والا، معاملات کی تہ تک پہنچنے والا، حقیقت تک رسائی رکھنے والا، بہت تیز۔ بدانی: تو جانتا ہے، تجھے معلوم ہے (دانستن = جاننا)

تجھے نوجوان طالب علموں سے مایوس ہونا روا نہیں ہے
ان کا ذہن رسا نہیں ہے تو کوئی مضائقہ نہیں
اے شیخ مکتب! اگر تو جانتا ہے تو (صرف اتنا) بتا دے
کہ ان کے پہلو میں دل ہے یا نہیں ہے (ان کے دلوں میں ایمان کی حرارت ہے یا نہیں)

بہ پور خویش دین و دانش آموز
کہ تابد چوں مہ و انجم نگینش
بدست او اگر دادی ہنر را
ید بیضا ست اندر آستینش

لغت : بہ پور خویش: اپنے بیٹے کو، اپنی اولاد کو۔ آموز: سکھا (آموختن = سکھانا) تابد: چمکے (تافتن = چمکنا) نگینش: اس کا نگینہ مراد اس کا مقدر، اس کی قسمت کا ستارہ، دنیا میں اس کا نام روشن ہو۔ دادی ہنر را: تو نے ہنر دیا ہے، تو نے اسے سائنسی اور صنعتی تعلیم دلائی ہے (دادی = تو نے دیا، دادن = دینا + ہنر = فنی تعلیم + را) ید بیضا ست: ید بیضا ہے (ید بیضا = روشن ہاتھ، حضرت موسیٰؑ کی ہتھیلی جس میں یہ اعجاز تھا کہ جب وہ اسے اپنی بغل میں رکھ کر باہر نکالتے تھے تو اس سے روشنی نکلتی تھی، ید = ہاتھ + بیضا = روشن = ست = است)

اپنے بیٹے کو دین اور دنیا کا علم سکھا
تاکہ اس کا نگینہ (نام) چاند اور ستاروں کی طرح چمکے
اگر تو نے اسے ہنر سکھایا ہے
تو (یقیناً) اس کی آستین میں ید بیضا ہے۔ (وہ حیرت انگیز کارنامے انجام دے سکے گا)

نوا از سینہ مرغ چمن برد
ز خون لالہ آں سوز کہن برد
بایں مکتب بایں دانش چہ نازی
کہ ناں در کف نداد و جاں ز تن برد

لغت : برد: لے گیا (بردن = لے جانا) مسلمان کو دینی حمیت سے عاری کر دیا۔ زخون لالہ: لالے کے خون سے، مراد مسلمان کے خون سے۔ آں سوز کہن: وہ پرانا سوز، اسلاف کی سی ایمان کی حرارت۔ بایں دانش: مراد موجودہ درس گاہوں اور ان میں پڑھائے جانے والے مغربی علوم پر۔ چہ نازی: تو کیا ناز کرتا ہے، تو کس لیے فخر کرتا ہے۔ (نازیدن = ناز کرنا، فخر کرنا، اترانا) نان در کف نداد: روٹی ہاتھ میں نہ دی، معاش کا مسئلہ حل نہ کیا، مسلمانوں کا افلاس دور نہ کیا۔ جان زتن برد: جان جسم سے لے گیا، بدن سے روح نکال لی، مسلمانوں کی روحانی اقدار کا خاتمہ کر دیا۔

مرغ چمن کے سینے سے نوا (نغمہ) لے لی گئی
لالے کے خون سے وہ پرانی حرارت لے لی گئی
تو اس مکتب اور اس علم پر کیا ناز کرتا ہے
جس نے ہاتھ میں روٹی (بھی) نہ دی اور جان (بھی) جسم سے نکال لی

خدایا وقت آں درویش خوش باد
کہ دلہا از دمش چوں غنچہ بکشاد
بہ طفل مکتب ما ایں دعا گفت
پے نانے بہ بند کس میفتاد

لغت : خوش باد: اچھا رہے، خوب گزرے، اس درویش کو خوش وقتی نصیب ہو، وہ فقیر سدا خوش رہے۔ چوں غنچہ بکشاد: کلی کی طرح کھل گئے، شگفتہ ہو گئے۔ بہ...ما: ہمارے سکول کے لڑکے کو، ہمارے مدرسے کے طالب علم کو۔ پے نانے: ایک روٹی کے لیے، پیٹ کی خاطر۔ بہ بند کس: کسی کی قید میں۔ میافتاد: نہ پڑے، یعنی کسی کی غلامی قبول نہ کرے۔

اے خدا! وہ درویش سدا خوش رہے
جس کے دم سے دل کلی کی طرح کھل اٹھے
اس نے ہمارے سکول کے لڑکے (طالب علم) کے لیے یہ دعا کی

کہ وہ ایک روٹی کے لیے کسی کی قید میں نہ پڑے

کسے کو لا الہ را در گرہ بست
ز بند مکتب و ملا بروں جست
باں دین و بہ آں دانش مپرداز
کہ ازمای برد چشم و دل و دست

لغت : کسے کو: وہ شخص جس نے، جس شخص نے۔ در گرہ بست: گرہ میں باندھا، پلے باندھا، دل پر نقش کر لیا (در + گرہ + بست = باندھا، باندھ لیا، در گرہ بستن = پلے باندھنا) بروں جست: باہر کود گیا، باہر نکل آیا، آزاد ہو گیا۔ مپرداز: مشغول نہ ہو (پرداختن = مشغول ہونا) دل و دست: جذبہ دل اور زور بازو

وہ شخص جس نے لا الہ کو گرہ میں باندھ لیا
وہ مکتب اور ملا کے پھندے سے آزاد ہو گیا
تو اس دین اور دانش میں مشغول نہ ہو
جو ہم سے آنکھ (نور بصیرت) جذبہ دل اور زور بازو چھین لیتے ہیں

چو می بینی کہ رہزن کارواں کشت
چہ پرسی کاروانے را چساں کشت
مباش ایمن ازاں علمے کہ خوانی
کہ ازوے روح قومے میتواں کشت

لغت : کشت: مار ڈالا، لوٹ لیا (کشتن = قتل کر دینا) پرسی: تو پوچھتا ہے (پرسیدن = پوچھنا) مباش ایمن: تو امن میں نہ رہ، تو اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھ۔ ازاں علمے: اس علم سے، اس تعلیم سے۔ خوانی: تو پڑھتا ہے، تو حاصل کر رہا ہے (خواندن = پڑھنا) می تواں کشت: قتل کیا جا سکتا ہے، یعنی دور جدید کی ملحدانہ اور مادہ پرستانہ تعلیم کے ذریعے کسی قوم کو روحانی طور پر فنا کیا جا سکتا ہے۔

جب تو دیکھتا ہے کہ رہزن نے قافلے کو ہلاک کر دیا (لوٹ لیا)

تو تو یہ کیا پوچھتا ہے کہ اس نے قافلے کو کس طرح ہلاک کیا (لوٹا)
تو اپنے آپ کو اس علم (کے برے اثرات) سے ' جو تو پڑھ رہا ہے ' محفوظ نہ سمجھ
کیونکہ اس سے پوری قوم کی روح کو ہلاک کیا جاسکتا ہے

جوانے خوش گلے رنگیں کلاہے
نگاہ او چو شیراں بے پناہے
بہ مکتب علم میشی را بیاموخت
میسر نایدش برگ گیاہے

لغت : خوش گلے: خوبصورت ' جو خوبصورت تھا (خوش گل = خوش = اچھی + گل = مٹی = اچھی مٹی والا ' خوبصورت + ے = زائد) رنگین کلاہے: رنگین ٹوپی والا ' خوش لباس۔ بے پناہے: بے پناہ تھی ' جس کی شخصیت میں بہادری کا جوہر موجود تھا۔ علم میشی: میشی کے علم کو ' بھیڑ بننے کی تعلیم (علم + میشی = میش سے منسوب = بھیڑ بننے کی حالت = میش = بھیڑ + را) بیاموخت: اس نے سیکھا ' یعنی اس نے مسکینی ' بزدلی اور محکومی سیکھی۔ میسر نایدش: اسے میسر نہیں آتا ' اسے نصیب نہیں ہوتا۔ برگ گیاہے: گھاس کا ایک پتا ' گھاس کا ایک تنکا اسے کھانے کو کچھ نہیں ملتا ' وہ نان شبینہ کا محتاج ہے

وہ خوبصورت اور خوش لباس نوجوان
جس کی نگاہ شیروں کی طرح بے پناہ تھی
اس نے مکتب میں بھیڑ بننے یعنی بزدلی کا علم سیکھا
اب اسے گھاس کا ایک پتا بھی میسر نہیں آتا

شتر را بچہ او گفت در دشت
نمی بینم خدائے چار سو را
پدر گفت اے پسر چوں پا بلغزد
شتر ہم خویش را بیند ہم او را

لغت : خدائے چار سوار: چار اطراف کے خدا کو ' پوری کائنات کے خدا

کو۔ چوں پا بلغزد: جب پاؤں پھسلتا ہے (چوں = جب + پا = پاؤں + بلغزد = پھسلتا ہے، لغزیدن = پھسلنا) ہم خویش را بیند: اپنے آپ کو بھی دیکھتا ہے، اسے اپنی حیثیت کا بھی پتا چل جاتا ہے۔ ہم اورا: اس کو (خدا کو) بھی، مصیبت میں خدا یاد آتا ہے

صحرا میں اونٹ سے اس کے بچے نے کہا
"مجھے تو اس کائنات کا خدا کہیں نظر نہیں آتا"
باپ نے کہا اے بیٹے! جب پاؤں پھسلتا ہے
تو اونٹ اپنے آپ کو بھی دیکھتا ہے اور اس (خدا) کو بھی

تلاش رزق

پریدن از سر بامے بباماے
نہ بخشد جرہ بازاں را مقامے
ز نخچیرے کہ جز مشت پرے نیست
ہماں بہتر کہ میری در کنامے

لغت : پریدن: اڑنا۔ از سربامے بباماے: ایک چھت سے دوسری چھت تک، ایک کوٹھے سے دوسرے کوٹھے تک۔ جرہ بازاں را: جرہ بازوں کو، بہادر بازوں کو۔ مقامے: کوئی مقام، کوئی اونچا مقام، کوئی عزت کا مقام۔ ز نخچیرے: اس شکار سے۔ جز مشت پرے نیست: ایک مشت پر کے سوا کچھ نہیں ہے، مٹھی بھر پروں سے زیادہ کچھ نہیں۔ میری: تو مرجائے، تو بھوکا مرجائے۔ در کنامے: گھونسلے میں، اپنے گھونسلے میں

ایک چھت سے دوسری چھت تک اڑ کر جانا
بہادر بازوں کو (پرندوں میں) کوئی مقام نہیں بخشتا
اس شکار سے جو مٹھی بھر پروں کے سوا کچھ نہیں
یہی بہتر ہے کہ تو (اپنے) گھونسلے میں (بھوکا) مرجائے

نگر خود را بچشم محرمانہ
نگاہ ماست ما را تازیانہ
تلاش رزق ازاں داوند ما را
کہ باشد پر کشودن را بہانہ

لغت : بچشم محرمانہ: محرمانہ آنکھ سے، ایک محرم کی سی نظر سے، حقیقت بین نگاہ سے۔ تازیانہ: چابک، کوڑا، چھچی، ترغیب اور تحریک کا سبب۔ ازاں: اس لیے، اس وجہ سے۔ داوند: انہوں نے یعنی کارکنان قضا و قدر نے دیا، قدرت نے دیا۔ باشد: وہ ہو، وہ رہے، بنا رہے۔ پر کشودن: پر کھولنے کا، پر کھولنے کے لیے، جدوجہد کرنے کے لیے

تو اپنے آپ کو محرمانہ نظر سے دیکھ
ہماری نگاہ ہمارے لیے تازیانہ ہے
قدرت نے ہمیں روزی کی تلاش کا جذبہ اس لیے دیا ہے
کہ پر کھولنے کا بہانہ بنا رہے

نہنگ با بچہ خویش

نہنگے بچہ خود را چہ خوش گفت
بہ دین ما حرام آمد کرانہ
بہ موج آویز و از ساحل بہ پرہیز
ہمہ دریا ست ما را آشیانہ

لغت : نہنگے: ایک مگرمچھ نے۔ بہ دین ما: ہمارے مسلک میں۔ کرانہ: ساحل، یعنی ساحل کی تلاش کرنا یا ساحل پر زندگی گزارنا حرام ہے۔ بہ موج آویز: تو موجوں سے لڑ، پانی کی تند و تیز لہروں کا مقابلہ کر۔ بہ پرہیز: بچ، یعنی آرام طلبی اور عافیت کوشی سے اجتناب کر۔ ہمہ دریا: سارا سمندر۔

ایک مگرمچھ نے اپنے بچے سے کیا خوب کہا:
"ہمارے مسلک میں ساحل (کی زندگی) حرام ہے

تو موجوں سے لڑ اور ساحل سے اجتناب کر
کیونکہ سارا سمندر ہمارا گھر (وطن) ہے"

تو در دریا نہ او در برتست
بہ طوفاں درفتاون جوہر تست
چویک دم از تلاطم ہا بیا سود
ہمیں دریاے تو غارتگر تست

لغت : نہ: تو نہیں۔ در برتست: تیری بغل میں ہے' سمندر تیری آغوش میں ہے۔ بہ طوفاں درفتاون: طوفان سے الجھنا' طوفان کا مقابلہ کرنا (درفتادن = الجھنا' جھگڑنا) جوہر تست: تیرا جوہر ہے' تیری فطرت ہے' تیری فطری خصوصیت ہے۔ از تاطم ہا بیاسود: موجوں کے تھپیڑوں سے آسودہ ہوا' سمندر کی طوفانی حالت ختم ہوئی' طوفان تھم گیا۔ (آسودن = آرام یا سکون پانا) ہمیں دریاے تو: تیرا ایہی سمندر۔ غارتگر تست: تیرا غارت گر ہے' تجھے لوٹ لے جاتا ہے' تجھے تباہ کر دیتا ہے۔ مصائب اور مشکلات کا مقابلہ کرنے ہی میں انسان کی زندگی ہے

تو سمندر میں نہیں ہے بلکہ وہ تیری آغوش میں ہے
طوفان سے لڑنا تیری فطرت ہے
جب یہ (سمندر) ایک لمحے کے لیے بھی موجوں کے تھپیڑوں سے آسودہ ہوا
تو تیرا ایہی سمندر تیرا غارت گر ہے

خاتمہ

نہ از ساقی نہ از پیمانہ گفتم
حدیث عشق بیباکانہ گفتم
شنیدم آنچہ از پاکان امت
ترا با شوخی رندانہ گفتم

لغت : گفتم: میں نے کہا یعنی، میں نے ساقی اور پیمانے کا ذکر نہیں کیا، میں نے روایتی قسم کی شاعری نہیں کی۔ حدیث عشق: عشق کی بات، عشق رسولؐ کی بات۔ از پاکان امت: امت کے پاک لوگوں سے، بزرگان دین اور سلف صالحین سے۔ باشوخی رندانہ: رندانہ شوخی کے ساتھ، دلکش شاعرانہ انداز میں، بادہ و ساغر کے حوالے سے۔

میں نے ساقی کی بات کی نہ پیمانے کی
میں نے عشق کی داستان بے باکی سے بیان کی
میں نے جو کچھ امت کے پاک لوگوں سے سنا
تجھے رندانہ شوخی کے ساتھ سنا دیا

بخود باز آ و دامان دلے گیر
دردن سینہ منزلے گیر
بدہ ایں کشت را خونابہ خویش
فشاندم دانہ من تو حاصلے گیر

لغت : بخود باز آ: اپنے آپ میں واپس آ، اپنے آپ کو پہچان، اپنی خودی کی تربیت کر۔ دامان دلے گیر: کسی دل کا دامن پکڑ، کسی صاحب دل کی صحبت اختیار کر، کسی مرد کامل سے فیض حاصل کر۔ اپنے سینے میں، اپنے دل میں۔ منزلے گیر: تو منزل پکڑ، تو ٹھکانا بنا۔ یعنی اپنے من میں ڈوب جا، اپنی خودی کو پہچان۔ ایں کشت را: اس کھیتی کو، جذبہ خودی کو۔ خونابہ خویش: اپنا خون ناب، اپنا خالص خون (خونابہ = خون ناب = خالص خون = خون + ناب = خالص + ہ = زائدہ + خویش) فشاندم دانہ من: میں نے بیج بویا ہے (دانہ افشاندن = بیج بونا) تو حاصلے گیر: تو فصل کاٹ لے، تو پیداوار حاصل کرلے، تو اس کا پھل کھا، تو فائدہ اٹھا۔ خودی کا جو تصور میں نے دیا ہے تو اس سے فائدہ اٹھا

اپنے آپ میں واپس آ اور کسی دل کا دامن پکڑ
اپنے سینے میں منزل بنا
اس کھیتی کو اپنا خالص خون دے

میں نے بیج بو دیا ہے تو پیداوار اٹھا لے

حرم جز قبلہ قلب و نظر نیست
طواف او طواف بام و در نیست
میان ما و بیت اللہ رمزیست
کہ جبریل امیں را ہم خبر نیست

لغت : جز قبلہ قلب و نظر: قلب و نظر کے قبلہ کے سوا، دل و نگاہ کا مرکز ہونے کے علاوہ۔ نیست: نہیں ہے، یعنی ہمارے دل و نگاہ کے لیے مرکز قوت ہے۔ طواف او: اس کا طواف۔ (طواف = خانہ کعبہ کے چاروں طرف سات دفعہ چکر لگانے کا عمل + او = اس کا) میان ماو بیت اللہ: ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان، مسلمانوں اور حرم شریف میں۔ رمزیست: ایک رمز ہے، ایک راز ہے، ایک مخفی رابطہ ہے۔ خبرنیست: خبر نہیں ہے، علم نہیں ہے۔ یعنی مسلمان کا اپنے خدا سے بلاواسطہ تعلق ہے

حرم (خانہ کعبہ) قلب و نظر کا قبلہ ہونے کے سوا اور کچھ نہیں
اس کا طواف (محض) بام و در کا طواف نہیں ہے
ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان ایک ایسی رمز ہے
کہ جبریل امیں کو بھی اس کی خبر نہیں ہے

حضور عالم انسانی

آدمیت احترام آدمی
با خبر شو از مقام آدمی

لغت : آدمیت: آدمی ہونے کی حالت یا کیفیت، انسانیت، تہذیب و شرافت، آدمی کا احترام، انسان کی عزت اور تکریم کرنا۔ باخبر شو: تو باخبر ہو، تو آگاہی حاصل کر۔ مقام آدمی: آدمی کے مقام سے، انسان کے مقام اور مرتبے سے، انسان کی عظمت سے

آدمیت آدمی کا احترام (کرنا) ہے
تو آدمی کے مقام اور مرتبے سے باخبر ہو۔

حضور عالم انسانی

تمہید

بیاساقی بیار آں کہنے مے را
جوان فروردیں کن پیر دے را
نوایے دہ کہ از فیض دم خویش
چو مشعل برفروزم چوب نے را

لغت : بیاساقی: اے ساقی آ مراد ساقی ازل، خداوند کریم۔ بیار: تو لا (آوردن = لانا) آں کہنہ مے را. اس پرانی شراب کو، وہ پرانی شراب، عشق کا جذبہ صادق۔ جوان فروردیں کن: فروردیں کا جوان بنا دے، موسم بہار میں تبدیل کردے (جوان + فرودیں = فروردین، ایرانی کیلنڈر میں موسم بہار کا مہینا + کن) پیر دے را: خزاں کے بوڑھے کو، موسم خزاں کو (پیر = بوڑھا + دے = ایرانی کیلنڈر میں موسم خزاں کا مہینا + را) یعنی انسانیت کے خزاں رسیدہ گلشن میں بہار آجائے۔ نوابے دہ: مجھے ایسی نوا دے، مجھے ایسی شاعری کی توفیق دے، میرے کلام میں ایسی تاثیر پیدا کر۔ از فیض دم خویش: اپنے نفس کے فیض سے، اپنے نفس گرم کی تاثیر سے، اپنے پرسوز اشعار سے۔ برفروزم: میں جلاؤں، میں روشن کروں (برافروختن = روشن کرنا) چوب نے را: بانسری کی چوب کو، بانسری کی لکڑی کو، یعنی اپنے شعلہ نوا سے دلوں میں آگ لگادوں۔

اے ساقی آ وہ پرانی شراب لا
جو خزاں کے بوڑھے کو بہار کا جوان بنادے
(مجھے) ایسی نوا عطا کر کہ میں اپنے نفس کے فیض سے
بانسری کی لکڑی کو مشعل کی طرح جلاؤں

یکے از حجرۂ خلوت بروں آے
بباد صبحگاہی سینہ بکشاے
خروش ایں مقام رنگ و بو را
بقدر نالہ مرغے بیفزاے

لغت : یکے: ذرا۔ از حجرۂ خلوت: خلوت کے حجرے سے، اپنی خلوت گاہ سے۔ بباد صبحگاہی: صبح کے وقت کی ہوا سے، باد سحر سے، فطرت کے روح پرور مناظر سے۔ سینہ بکشا: سینہ کھول، دل کی کشاد حاصل کر۔ خروش... را: اس مقام رنگ و بو کے جوش و خروش کو، اہل عالم کے جذبہ محبت کو۔ بقدر نالہ مرغے: ایک پرندے (بلبل) کی فریاد کے برابر۔ بیفزاے: تو بڑھا (افزودن = بڑھانا، اضافہ کرنا)

ذرا (اپنی) خلوت گاہ سے باہر نکل
صبح کے وقت کی ہوا سے اپنا سینہ کھول
اس دنیاے رنگ و بو کے شور اور ہنگامے کو
ایک پرندے کی فریاد کے مطابق بڑھا

زمانہ فتنہ ہا آورد و بگذشت
خساں را در بغل پرورد و بگذشت
دو صد بغداد را چنگیزی او
چو گور تیرہ بختاں کرد و بگذشت

لغت : فتنہ ہا آورد: بہت سے فتنے لایا، زمانے میں بے شمار حوادث رونما ہوئے۔ بگذشت: گزر گیا (گذشتن = گزرنا) خساں را: کمینوں کو، گھٹیا قسم کے لوگوں کو (خس = تنکا، مراد خسیس، کمینہ، گھٹیا + ن + را) در بغل پرورد: اس نے بغل میں پالا، اس نے عروج بخشا۔ دو صد بغداد را: دو سو بغداد کو، سیکڑوں پر رونق شہروں کو، بے شمار عظیم سلطنتوں کو دو + صد = سو + بغداد = عراق کا مشہور شہر جو دوسری صدی ہجری میں عباسیوں کا دار السلطنت اور علوم و فنون کا مرکز تھا + را = کو) چنگیزی او: اس کی چنگیزی نے، اس کے چنگیز جیسے ظالمانہ

رویے نے، اس کی خوں ریزی اور غارت گری نے (چنگیزی = چنگیز سے منسوب = چنگیز = ترکستان کا مشہور بادشاہ جس نے ۶۰۶ھ میں ایران پر حملہ کیا اور جو اپنی خونریزی کے لیے مشہور ہے، ہلاکو خاں اس کا پوتا تھا + ی = یاے نسبتی + او) چو گور تیرہ بختاں: سیاہ بختوں کی قبر کی مانند، بد نصیبوں کی قبروں کی طرح ویران اور تاریک۔

زمانہ بہت سے فتنے لایا اور گزر گیا
اس نے کمینوں کو بغل میں پالا اور گزر گیا
اس کی چنگیزی نے بغداد جیسے دو سو شہروں کو
سیاہ بختوں کی قبر کی مانند اجاڑ دیا اور گزر گیا

بسا کس اندہٓ فردا کشیدند
کہ دی مردند و فردا را ندیدند
خنک مرداں کہ در دامان امروز
ہزار تازہ تر ہنگامہ چیدند

لغت : بساکس: بہت سے لوگوں نے (بسا = اکثر، بہت سے + کس = آدمی، لوگ) اندہ فردا: آنے والے کل کا غم، مستقبل کے بارے میں پریشانی (اندہ = اندوہ = غم، رنج + فردا) کشیدند: انہوں نے اٹھایا (اندوہ کشیدن = غم کھانا) یعنی مستقبل کی فکر سے گھلتے رہے۔ دی مردند: گذشتہ کل مر گئے (دی = دیروز = گزرا ہوا کل، ماضی + مردند = وہ مر گئے، مردن = مرنا) در دامان امروز: جنہوں نے آج کے دامن میں، جنہوں نے موجودہ وقت میں، زمانہ حال میں۔ تازہ تر ہنگامہ: نوے نئے ہنگامے، نت نئے ہنگامے۔ چیدند: انہوں نے چنے، انہوں نے برپا کیے (چیدن = چننا) انہوں نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیے۔

بہت سے لوگوں نے آنے والے کل کا غم کھایا
جو گذشتہ کل مر گئے اور انہوں نے آج والے کل کو نہ دیکھا
مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے آج کے دامن میں
ہزاروں نئے نئے ہنگامے برپا کیے

چو بلبل نالہ زارے نداری
کہ درتن جان بیدارے نداری
دریں گلشن کہ گلچینی حلال است
تو زخمے از سر خارے نداری

لغت : نالہ زارے نداری: تو نالہ زار نہیں رکھتا، تو آہ و زاری نہیں کرتا، تو درد بھری فریاد نہیں کرتا۔ در... نداری: تیرے جسم میں زندہ روح موجود نہیں، تیرے دل میں جذبہ عمل موجود نہیں۔ دریں گلشن: اس گلشن میں، اس گلشن ہستی میں، دنیا کے اس باغ میں۔ گلچینی حلال است: گل چینی حلال ہے، پھول چننا جائز ہے، دعوت عمل عام ہے۔ زخمے: کوئی زخم، ایک زخم بھی۔ از سرخارے: کسی کانٹے کی نوک سے، کس کانٹے کا، تو کسی کانٹے کی نوک سے زخمی ہوا، تو کانٹوں کے ڈر سے پھول توڑنے کی ہمت نہیں کرتا، مشکلات سے گھبراتا ہے۔

تو بلبل کی طرح درد بھری فریاد نہیں رکھتا
کیونکہ تو اپنے جسم میں بیدار روح نہیں رکھتا
اس باغ میں، کہ جس میں پھول چننا جائز ہے
تو کسی کانٹے کی نوک کا زخم نہیں رکھتا

بیا بر خویش پیچیدن بیاموز
بناخن سینہ کاویدن بیاموز
اگر خواہی خدارا فاش بینی
خودی را فاش تردیدن بیاموز

لغت : برخویش پیچیدن: اپنے آپ پر (سے) لپٹنا، اپنی ذات میں غور کرنا، اپنے من میں ڈوبنا، اپنی خودی کی تربیت کرنا۔ سینہ کاویدن: سینہ کریدنا، عشق کی منزل میں دکھ اٹھانا اور رنج سہنا (سینہ + کاویدن = کریدنا، کھودنا) فاش: آشکارا، ظاہر۔ دیدن: دیکھنا۔ بیاموز: تو سیکھ یعنی اپنے نفس کی زیادہ سے زیادہ معرفت حاصل کر تاکہ تو خدا کا عرفان حاصل کر سکے۔

آ (اور) اپنے آپ پر غور کرنا سیکھ
ناخن سے (ناخنوں سے) سینہ کریدنا سیکھ
اگر تو چاہتا ہے کہ خدا کو آشکارا دیکھے
تو اپنی خودی کو زیادہ آشکارا دیکھنا سیکھ

گلہ از سختی ایام بگذار
کہ سختی ناکشیدہ کم عیار است
نمی دانی کہ آب جوئباراں
اگر بہ سنگ غلطد خوشگوار است

لغت : بگذار: چھوڑ دے (گذاشتن = چھوڑنا) سختی ناکشیدہ: جس نے سختی نہ اٹھائی ہو، جس نے مشکلات برداشت نہ کی ہوں (سختی + ناکشیدہ = جس نے نہ اٹھائی ہو، سختی کشیدن = سختی اٹھانا، مشکلات برداشت کرنا) کم عیار است: کھوٹا ہے، خام اور ناقص ہے۔ نمی دانی: تو نہیں جانتا (دانستن = جاننا) آب جوئباراں: ندیوں کا پانی، چشموں کا پانی۔ بر سنگ غلطد: پتھر پر لوٹتا ہے، پتھر سے ٹکراتا ہے۔ خوش گوارا است: خوبصورت لگتا ہے، حسین معلوم ہوتا ہے (خوشگوار = خوبصورت + است)

زمانے کی مشکلات کا گلہ شکوہ چھوڑ دے
کیونکہ جس نے سختی نہیں اٹھائی وہ ناقص اور خام ہے
کیا تجھے معلوم نہیں کہ ندیوں کا پانی
جب پتھر پر لوٹتا، لڑھکتا ہے تو حسین معلوم ہوتا ہے

کبوتر بچہ خود را چہ خوش گفت
کہ نتواں زیست باخوے حریری
اگر "یاھو" زنی از مستی شوق
کلہ را از سرشاہیں بگیری

لغت : چہ خوش گفت: کیسی اچھی بات کہی، کس قدر قیمتی نصیحت کی۔ نتواں زیست: زندہ نہیں رہا جاسکتا۔ باخوے حریری: حریری مزاج کے ساتھ،

ریشم جیسی نرم طبیعت کے ساتھ' آرام طلبی اور عیش پسندی سے۔ (با + خو + حریری + حریر سے منسوب = حریر = ریشم + ی = یاے نسبتی) یاھو زنی: تو یاھو کا نعرہ لگائے' عشق الٰہی سے سرشار ہو جائے (یا ھو = اے خدا + زنی = تو مارے' تو لگائے' زدن = مارنا' لگانا) از مستی شوق: شوق کی مستی سے' جذبہ عشق میں ڈوب کر۔ کلہ را: ٹوپی کو۔ بگیری: تو اتار لے گا' تو اتار سکتا ہے (گرفتن = پکڑنا' اتارنا) تو بڑے بڑے بادشاہوں کو مغلوب کر سکتا ہے

کبوتر نے اپنے بچے سے کتنی اچھی بات کہی
کہ آرام طلبی کی عادت کے ساتھ زندہ نہیں رہا جا سکتا
اگر تو عشق کے نشے سے سرشار ہو کر "یاھو" کا نعرہ لگائے
تو شاہین کے سر سے تاج اتار لے گا

فتادی از مقام کبریائی
حضور دوں نہاداں چہرہ سائی
تو شاہینی و لیکن خویشتن را
نگیری تا بہ دام خود نیائی

لغت : فتادی: تو گر گیا۔ از مقام کبریائی: کبریائی کے مقام سے' اپنے بلند مرتبے سے۔ (از + مقام + کبریائی = کبریا سے منسوب' عظمت' بڑائی) حضور دوں نہاداں: دوں فطرت لوگوں کے سامنے' کمینے اور رذیل لوگوں کے سامنے (حضور = سامنے + دوں نہاد = دوں فطرت' پست فطرت + اں = علامت جمع) چہرہ سائی: تو پیشانی رگڑتا ہے' تو جبیں سائی کرتا ہے' تو غلامی کرتا ہے ٭چہرہ + سائی = تو گھستا ہے' تو رگڑتا ہے' سائیدن = گھسنا' رگڑنا) تو شاہینی: تو شاہین ہے' تو اشرف المخلوقات ہے' تو خدا کا نائب ہے۔ نگیری: تو نہیں پکڑے گا گرفتن = پکڑنا) خویشتن را نگیری۔ تو اپنے آپ کو نہیں پا سکے گا' اپنی خودی کو مستحکم نہیں کر سکے گا۔ بہ دام خود نیائی: تو اپنے جال میں نہیں آئے گا' اپنے ضمیر کی آواز کا پابند نہیں ہو گا

تو بڑائی اور عظمت کے مقام سے گر گیا ہے

تو پست فطرت لوگوں کے آگے ماتھا رگڑتا ہے
تو شاہین ہے لیکن اپنے آپ کو
نہیں پکڑ سکے گا جب تک اپنے جال میں نہیں پھنسے گا

خوشا روزے کہ خود را باز گیری
ہمیں فقر است کہ بخشد امیری
حیات جاوداں اندر یقین است
رہ تخمین و ظن گیری، بمیری

لغت : خوشا روزے: کیا ہی اچھا ہو گا وہ دن، وہ دن بڑا مبارک ہو گا۔ خود را باز گیری: تو اپنے کو پھر سے پالے گا، اپنی خودی کو پھر سے مستحکم کر لے گا۔ (باز گرفتن = واپس لینا، دوبارہ حاصل کرنا) ہمیں فقر است: یہی فقر ہے، اسی خودی کا نام فقر ہے۔ بخشد: بخشتا ہے، عطا کرتا ہے۔ اندر یقین است: یقین میں ہے، ایمان محکم میں ہے (اندر + یقین = یقین کامل، ایمان + است) رہ تخمین و ظن: تخمین و ظن کی راہ شک اور گمان کا راستہ۔ بمیری: تو مر جائے گا، تیری روحانی موت واقع ہو جائے گی۔ (مردن = مرنا)

کیا ہی اچھا ہو گا وہ دن جب تو اپنے آپ کو پالے گا
یہی فقر ہے جو سلطانی عطا کرتا ہے
ہمیشہ کی زندگی یقین یعنی ایمان محکم میں ہے
اگر تو قیاس اور گمان کی راہ پر چلے گا تو مر جائے گا

تو ہم مثل من از خود در حجابی
خنک روزے کہ خود را بازیابی
مرا کافر کند اندیشہ رزق
ترا کافر کند علم کتابی

لغت : از خود: اپنے آپ سے، اپنی حقیقت کے بارے میں۔ در حجابی: حجاب میں ہے، پردے میں ہے، اپنی حقیقت سے بے خبر ہے (کافر کند: کافر کر دیتا ہے، کفر میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اندیشہ رزق: رزق کا اندیشہ، روزی کی فکر، فکر

معاش۔ علم کتابی: کتابی علم، عقلی علوم جو انسان کو تشکیک میں مبتلا کر دیتے ہیں۔
تو بھی میری طرح اپنے آپ سے حجاب میں ہے
کتنا مبارک ہو گا وہ دن جب تو اپنے آپ کو پا لے گا (پہچان لے گا)
مجھے روزی کی فکر کافر بنا رہی ہے
جب کہ تجھے کتابی علم (فلسفہ اور منطق) کافر بنا رہا ہے

چہ خوش گفت اشترے با کرۂ خویش
خنک آں کس کہ داند کار خود را
بگیر از ما کہن صحرا نورداں
بہ پشت خویش بردن بار خود را

لغت : با کرۂ خویش: اپنے بچے سے۔ خنک آں کس: مبارک ہے وہ شخص، خوش نصیب ہے وہ شخص۔ کار خود را: اپنے کام کو، اپنی ذمہ داریوں کو۔ بگیر: سیکھ۔ از ما کہن صحرا نورداں: ہم پرانے صحرا نوردوں سے، ہم سے جو مدتوں سے صحرا کا سفر کر رہے ہیں۔ (نوردیدن = تہ یا طے کرنا، لپیٹنا) بہ پشت خویش: اپنی پیٹھ پر لے جانا۔ بار خود را: اپنے بوجھ کو، اپنا بوجھ
ایک اونٹ نے اپنے بچے سے کتنی اچھی بات کہی:
مبارک ہے وہ شخص جو اپنے کام (فرض) کو جانتا پہچانتا ہے
ہم پرانے صحرانوردوں سے سیکھ
اپنا بوجھ اپنی پیٹھ پر لے جانا (اپنا بوجھ خود اٹھانا)

مرا یاد است از دانائے افرنگ
بسا رازے کہ از بود و عدم گفت
و لیکن با تو گویم ایں دو حرفے
کہ با من پیر مردے از عجم گفت

لغت : از دانائے افرنگ: ایک افرنگی دانا سے، یورپ کے ایک مفکر سے۔ بسا رازے: بہت سے راز، بہت سے فلسفیانہ نکتے۔ از بود و عدم گفت: اس نے وجود اور عدم کے بارے میں کہے، اس نے ہستی اور نیستی کے بارے

میں بیان کیے۔ این دو حرفے: یہ دو حرف یہ دو باتیں۔ پیر مردے از عجم: عجم کے ایک بوڑھے نے، ایک دانائے مشرق نے۔

مجھے دانائے افرنگ (یورپ کے فلسفی) سے یاد ہیں
بہت سے نکتے جو اس نے وجود اور عدم سے متعلق بیان کیے
لیکن میں تجھے یہ دو باتیں بتاتا ہوں
جو مجھ سے عجم (مشرق) کے ایک پیر مرد (بوڑھے) نے کہیں

الا اے کشتۂ نامحرمے چند
خریدی از پے یک دل غمے چند
ز تاویلات ملایاں نکوتر
شستن با خود آگاہے دمے چند

لغت : الا: کلمہ تنبیہہ، خبردار ہو، آگاہ ہو۔ اے...چند: اے چند نامحرموں کے مارے ہوئے، اے چند حقیقت سے بے خبر حکمائے مغرب کے گمراہ کیے ہوئے (اے + کشتہ = مارے ہوئے، کشتن = مار ڈالنا، ہلاک کرنا + نامحرم = ناواقف، حقیقت سے بے خبر + چند) خریدی: تو نے خریدے، تو نے مول لیے۔ از پے یک دل: ایک دل کے لیے۔ غمے چند: کتنے ہی غم، کتنی ہی پریشانیاں، خدا کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے والے خیالات۔ ز تاویلات ملایاں: ملاؤں کی تاویلات سے، علمائے دین کے شرعی حیلوں سے، عالموں کی فقہی موشگافیوں سے (ز + تاویلات = تاویل = شرعی حیلہ، کسی آیت یا حدیث کے الفاظ کو ظاہری معنوں سے پھیر کر کوئی اور مفہوم نکالنا + ات = علامت جمع + ملایاں = ملا کی جمع) نکوتر: زیادہ اچھا ہے، بہتر ہے۔ با خود آگاہے: کسی خود آگاہ کے ساتھ، کسی مرد کامل کی صحبت میں۔ دمے چند: چند لمحے، کچھ دیر

اے چند حقیقت ناشناسوں کے مارے ہوئے! آگاہ رہ
تو نے ایک دل کے لیے کتنے ہی غم خرید لیے ہیں
ملاؤں کی تاویلات سے بہتر ہے

چند لمحے کسی خود آگاہ (مرد کامل) کے پاس بیٹھنا

وجود است ایں کہ بینی یا نمود است
حکیم ماچہ مشکلہا کشود است
کتابے بر فن غواص بنوشت
و لیکن در دل دریا نبود است

لغت : وجود است: وجود ہے، حقیقی وجود ہے، کائنات حقیقی ہے۔ نمود است: نمود ہے، وجود کا عکس ہے، اس کا کوئی حقیقی وجود نہیں (نمود = دکھاوا، وہ شے جو صرف نظر آئے اس کا کوئی حقیقی وجود نہ ہو + است) حکیم ما: ہمارے حکیم نے، ہمارے فلسفیوں نے۔ چہ مشکل ہا کشود است: کیسی مشکلات حل کی ہیں، ذات اور کائنات کے پیچیدہ مسائل کو کیا خوب حل کیا ہے، مطلب یہ ہے کہ اپنی بے تکی بحثوں سے ان مسائل کو مزید الجھا دیا ہے۔ برفن غواص: غواصی کے فن پر، غوطہ زنی اور تیراکی کے فن پر مراد کائنات کے مسائل پر (بر + فن + غواص = غوطہ خور، غوطہ لگانے والا) در دل دریا: دریا کے دل میں، سمندر میں۔ نبود است: نہیں رہا ہے، کبھی نہیں اترا ہے، اس نے خود کبھی دریا میں غوطہ نہیں لگایا ہے، اپنے من میں نہیں ڈوبا ہے، اس نے اپنی ذات کا عرفان حاصل نہیں کیا ہے

یہ جو تو دیکھ رہا ہے وجود (حقیقی) ہے یا محض نمود (دکھاوا) ہے
ہمارے فلسفی نے "کیا مشکلات حل کی ہیں"
اس نے غواصی کے فن پر تو ایک کتاب لکھ دی
لیکن (خود کبھی) دریا میں نہ اترا

بہ ضرب تیشہ بشکن بیستوں را
کہ فرصت اندک و گردوں دو رنگ است
حکیماں را دریں اندیشہ بگذار
شرر از تیشہ خیزد یا ز سنگ است

لغت : بہ ضرب تیشہ: کلہاڑے یا بسولے کی ضرب لگا کر۔ بشکن: تو توڑ

دے (شکستن + توڑنا) بیستوں را: کوہ بیستوں کو (بیستوں = ایران کا ایک پہاڑ جسے شیریں کے عاشق فرہاد نے اپنے تیشے سے توڑنے کی کوشش کی تھی = را = کو) فرصت اندک: مہلت کم ہے۔ دو رنگ است: دو رنگ ہے، دو رنگی سے کام لیتا ہے، رنگ بدلتا رہتا ہے، حالات کا کوئی اعتبار نہیں (دو رنگ = جو رنگ بدلتا رہے، ناقابل اعتبار + است) بگذار: چھوڑ، پڑا رہنے دے۔ از تیشہ خیرد: تیشے سے اٹھتی ہے، نکلتی ہے (خاستن = اٹھنا)

کوہ بیستوں کو تیشے کی ضرب سے توڑ دے

کیونکہ مہلت کم ہے اور آسمان کا رنگ بدلتا رہتا ہے

فلسفیوں کو اس (فضول) بحث میں پڑا رہنے دے

کہ چنگاری تیشے سے نکلتی ہے یا پتھر سے (فاعل حقیقی خدا ہے یا انسان)

منہ از کف چراغ آرزو را

بدست آور مقام ہاؤ ہو را

مشو در چار سوے ایں جہاں گم

بخود باز آ و بشکن چار سو را

لغت : منہ از کف: ہاتھ سے نہ رکھ، نہ چھوڑ (منہ = تو نہ رکھ، نہادن = رکھنا + از + کف) چراغ آرزو را: آرزو کے چراغ کو، شوق طلب کو، مقصد کی لگن کو۔ بدست آور: تو ہاتھ میں لا، تو حاصل کر تو پا لے۔ مقام ہاؤ ہو: ہاؤ ہو کے مقام کو، مستی اور شورش کی کیفیت کو، جوش و خروش کو، ولولہ عمل کو (مقام + ہاو ہو = ہاے و ہو = ہاے = شدت تاثیر کے اظہار کے لیے مستعمل کلمہ + و + ہو = قلندروں کی آواز، حالت مستی میں منہ سے نکلنے والی آہ، غل، شور = ہو حق، شور و غوغا، ہنگامہ + را) مشو: نہ ہو، نہ ہو جا۔ در چار سوے ایں جہاں: اس جہان کی چار طرفوں میں، کائنات کی حدود میں، آفاق میں۔ چار سو: چار اطراف کو، کائنات کی حدود کو یعنی کائنات کو مسخر کر

آرزو کے چراغ کو ہاتھ سے نہ رکھ

ہاو ہو کے مقام کو ہاتھ میں لا (حاصل کر)

اس جہان کی چار اطراف یعنی حدود میں گم نہ ہو جا
اپنے آپ میں واپس آ اور چار اطراف کو توڑ دے (اپنے آپ کو پہچان اور کائنات کو مسخر کر)

دل دریا سکوں بیگانہ از تست
بہ جیبش گوہر یک دانہ از تست
توا ے موج اضطراب خود نگہدار
کہ دریا را متاع خانہ از تست

لغت : دل دریا: سمندر کا مراد یہ کائنات۔ سکوں بیگانہ: بیگانہ سکوں، سکوں ناآشنا، سکون سے ناواقف، مضطرب، ہنگامہ خیز۔ بہ جیبش: اس کی جیب میں، اس کے دامن میں، کائنات میں۔ گوہریک دانہ: یک دانہ موتی، بے نظیر موتی، نہایت قیمتی موتی۔ از تست: تجھ سے ہے، تیرے وجود کی بدولت ہے۔ اضطراب خود نگہدار: اپنے اضطراب کی حفاظت کر، اے مسلمان اپنے جوش عمل کو برقرار رکھ۔ متاع خانہ: گھر کی متاع، گھر کا قیمتی سرمایہ، اس کائنات کی رونق۔

سمندر کا دل تیری وجہ سے سکون سے بیگانہ یعنی مضطرب ہے
تو اس کی جیب کا نہایت قیمتی موتی ہے
اے موج تو اپنے اضطراب کو محفوظ رکھ
کیونکہ سمندر کے گھر کا اثاثہ تو ہی ہے

دو گیتی را بہ خود باید کشیدن
نباید از حضور خود رمیدن
بہ نور دوش بیں امروز خود را
ز دوش امروز را نتواں بریدن

لغت : بہ خود باید کشیدن: اپنی طرف کھینچنا چاہیے، اپنے تصرف میں لانا چاہیے۔ (بہ + خود + باید = چاہیے + کشیدن = کھینچنا) نباید: نہیں چاہیے، مناسب نہیں ہے۔ از حضور خود رمیدن: اپنے آپ سے بھاگنا، اپنی خودی سے

غافل ہونا۔ بہ نور دوش: گزرے ہوئے کل کے نور سے، ماضی کی روشنی میں، سابقہ اعمال کے حوالے سے۔ بیں: تو دیکھ، تو جائزہ لے۔ امروز خود را: اپنے آج کو، اپنے زمانہ حال کو، اپنی موجودہ حالت کو۔ نتواں بریدن: کاٹا نہیں جاسکتا، جدا نہیں کیا جاسکتا۔

دونوں جہانوں کو اپنے قبضے میں لانا چاہیے
اپنے آپ سے بھاگنا نہیں چاہیے
تو گزرے ہوئے کل (ماضی) کے نور سے اپنے آج (حال) کو دیکھ
گزرے ہوئے کل سے آج کو الگ نہیں کیا جاسکتا

بما اے لالہ خود را وا نمودی
نقاب از چہرۂ زیبا کشودی
ترا چوں بردمیدی لالہ گفتند
بشاخ اندر چساں بودی؟ چہ بودی؟

لغت : بما: ہم پر۔ اے لالہ: اے لالے کے پھول یہاں انسان مراد ہے۔ وانمودی: تو نے ظاہر کیا، تو نے آشکار کیا (وانمودن = ظاہر کرنا، کھولنا) کشودی: تو نے کھولا، تو نے اٹھایا یعنی تو پیدا ہوا۔ بردمیدی: تو اگا، تو پھوٹا، تو شاخ سے نکلا (بردمیدن = اگنا، پھوٹنا) گفتند: لوگوں نے کہا، لوگ کہنے لگے۔ بشاخ اندر: شاخ کے اندر، شاخ میں۔ چساں بودی: تو کیسے تھا" تو کس حال میں تھا؟ تیری کیا کیفیت تھی؟ چہ بودی: تو کیا تھا؟ تیری کیا حیثیت تھی؟ مطلب یہ ہے کہ انسان

جب عدم سے وجود میں آیا تو انسان کہلایا
اے گل لالہ! تو نے اپنے آپ کو ہم پر آشکار کیا
تو نے اپنے حسین چہرے سے پردہ اٹھایا
جب تو (شاخ سے) پھوٹا تو لوگوں نے تجھے گل لالہ کہا
(ورنہ) شاخ کے اندر تو کیسا (کس حال میں) تھا؟ کیا تھا؟ (تیری کیا حیثیت تھی)

نگرید مرد از رنج و غم و درد
ز دوراں کم شنید بردلش گرد

قیاس او را مکن از گریہ خویش
کہ ہست از سوز و مستی گریہ مرد

لغت : مرد: جوانمرد، حوصلہ مند انسان، مردِ مومن۔ زدوراں: زمانے سے، زمانے کی گردش سے، دنیا کے مصائب و آلام سے۔ کم نشیند: کم ہی بیٹھتی ہے، نہیں بیٹھتی۔ گرد: دھول، غبار، ملال، رنج، یعنی اس پر زمانے کے مصائب کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ قیاس او رامکن: تو اس کو قیاس نہ کر، تو اس کے بارے میں اندازہ نہ لگا۔ یعنی اس کے رونے کو اپنے رونے جیسا نہ سمجھ۔

مرد (مرد مومن) رنج، غم اور تکلیف کی وجہ سے نہیں روتا
زمانے کی طرف سے اس کے دل پر (غم کا) غبار نہیں بیٹھتا
(تو مرد مومن کی گریہ و زاری کو) اپنی گریہ و زاری جیسا نہ سمجھ
کیونکہ مرد (مرد مومن) سوز و مستی کی وجہ سے گریہ و زاری کرتا ہے

نہ پنداری کہ مرد امتحاں مرد
نمیرد گرچہ زیرِ آسماں مرد
ترا شایاں چنیں مرگ است ورنہ
زہر مرگے کہ خواہی میتواں مرد

لغت : پنداری: تو نہ یہ سمجھے، تو یہ خیال نہ کرنا۔ مرد امتحاں: امتحان کا انسان، آزمائش میں پورا اترنے والا شخص۔ نمیرد: وہ نہیں مرتا، وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے، ایسے شخص پر موت وارد نہیں ہوتی۔ زیرِ آسمان مرد: وہ آسمان تلے مر گیا، وہ جسمانی طور پر مرگیا۔ شایاں: لائق، مناسب، شایانِ شان۔ مرگ: موت، مراد بہادرانہ موت، جوانمردوں والی موت۔ یعنی ایسی بہادرانہ موت ہی تیرے شایانِ شان ہے۔ خواہی: تو چاہے (خواستن = چاہنا) می تواں مرد: مرا جاسکتا ہے، تو مر سکتا ہے۔

تو یہ گمان نہ کر کہ آزمائش میں پورا اترنے والا شخص مرگیا
وہ (کبھی) نہیں مرتا اگرچہ وہ آسمان تلے یعنی جسمانی موت مرگیا
تیرے لیے ایسی ہی (بہادرانہ) موت مناسب ہے ورنہ

تو جس موت سے بھی چاہے مر سکتا ہے

اگر خاک تو از جاں محرمے نیست
بشاخ تو ہم از نیساں گے نیست
زغم آزاد شو، دم را نگہ دار
کہ اندر سینہ پردم غمے نیست

لغت : از... نیست: تیری خاک جان کی محرم نہیں ہے، روح سے آشنا نہیں ہے، روح سے خالی ہے یعنی اگر تیری خودی مستحکم نہیں ہے۔ نیساں: ابر نیساں سے بھی، موسم بہار کے بادل سے بھی (نیساں = موسم بہار کے مہینے کا نام، اس مہینے کی بارش کے قطروں سے سیپ میں موتی بنتے ہیں) نمے نیست: کوئی نم نہیں ہے، کوئی نمی یا تازگی نہیں آئے گی، تیری شاخ ابر نیساں سے بھی ہری نہیں ہوگی یعنی مرد کامل کی توجہ بھی تجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ دم رانگہ دار: دم کی حفاظت کر، جذبہ ایمانی کو محفوظ رکھ، خودی کی پاسبانی کر۔ اندر سینہ پر دم: پر دم سینے کے اندر، خودی سے مستحکم ہونے والی مضبوط شخصیت کے دل میں۔

اگر تیری خاک (تیرا خاکی وجود) روح (خودی) سے آشنا نہیں ہے
تو تیری شاخ میں ابر نیساں سے بھی تازگی نہیں آسکتی
غم سے آزاد ہو جا، خودی کی حفاظت کر
کیونکہ پردم سینے میں (خود شناس انسان کے دل میں) کوئی غم نہیں ہوتا

پریشاں ہر دم ما از غمے چند
شریک ہر غمے نامحرمے چند
ولیکن طرح فردائے تواں ریخت
اگر دانی بہائے ایں دمے چند

لغت : پریشاں: پریشان ہے، پریشانی میں گزرتا ہے۔ از غمے چند: کچھ غموں سے، مختلف قسم کے دکھوں سے۔ نامحرمے چند: کچھ نامحرم لوگ، درد سے ناآشنا کچھ لوگ، طرح فردائے: ایک آنے والے کل کی بنیاد، ایک روشن

مستقبل کی بنیاد۔ تواں ریخت: رکھی جاسکتی ہے، ڈالی جاسکتی ہے یعنی ایک شاندار مستقبل تعمیر کیا جاسکتا ہے (طرح ریختن = بنیاد ڈالنا) بہاے ایں دمے چند: ان چند لمحوں کی قیمت، فرصت کے ان لمحات کی قدر و قیمت

ہمارا ہر لمحہ کچھ غموں کی وجہ سے پریشانی میں گزرتا ہے

ہمارے ہر غم میں کچھ نامحرم (درد ناآشنا لوگ) شریک ہوتے ہیں (شرکت کرنے آجاتے ہیں)

لیکن اگر تو ان چند لمحوں کی قدر و قیمت جان لے ایک شان دار مستقبل کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے

جوانمردے کہ دل باخویشتن بست
رود در بحر و دریا ایمن از شست
نگہ راہ جلوہ مستی ہا حلال است
ولے باید نگہ داری دل و دست

لغت : وہ جواں مرد جس نے، جس جواں مرد نے۔ دل باخویشتن بست: اپنے آپ سے دل لگایا، اپنی خودی کو مستحکم کیا۔ رود: وہ چلتا ہے، چلتا رہتا ہے، زندگی بسر کرتا ہے (رفتن = جانا، چلنا) ایمن از شست: شکاری کے کانٹے سے محفوظ، ہر قسم کے خوف و خطر سے بے نیاز (ایمن = امن میں، محفوظ + از + شست = مچھلیاں پکڑنے کا کانٹا) جلوہ مستی ہا: جلوہ مستیاں، جلووں یعنی دلکش مناظر سے لطف اندوز ہونا (جلوہ مستی = جلوہ دیکھ کر مست ہونا، محو جمال ہونا + ہا = علامت جمع) نگہ داری: تو محفوظ رکھے۔ دل و دست: دل اور ہاتھ یعنی دل اور ہاتھوں سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے

وہ جواں مرد جس نے اپنی ذات سے دل لگایا

وہ سمندر اور دریا میں شکاری کے کانٹے سے محفوظ چلتا رہتا ہے

نگاہ کے لیے جلووں (حسین مناظر) میں محو ہونا جائز ہے

لیکن (ایسے موقعوں پر) تجھے چاہیے کہ اپنے دل اور ہاتھوں کو (گناہ سے) محفوظ رکھے

ازاں غم ہا دل ما درد مند است
کہ اصل او ازیں خاک نژند است
من و توزاں غم شیریں ندانیم
کہ اصل او ز افکار بلند است

لغت : کہ اصل او: کہ جن کی بنیاد۔ ازیں خاک نژند است: اس ادنیٰ خاک سے ہے' اس گھٹیا دنیا سے ہے۔ (نژند = پست' سرنگوں' ادنیٰ' ذلیل) زاں غم شیریں: اس میٹھے غم سے متعلق' اس نشاط انگیز غم کے بارے میں۔ ز افکار بلند است: بلند افکار سے ہے' افکار عالیہ سے ہے' جس غم کا تعلق غم ملت سے ہے

ہمارا دل ان غموں سے دکھی ہے
جن کا تعلق اس پست خاک (گھٹیا دنیا) سے ہے
میں اور تو اس میٹھے (پر لطف) غم کو نہیں جانتے
جس کا تعلق بلند خیالات (افکار عالیہ) سے ہے

مگو با من خدائے ما چنیں کرد
کہ شستن میتواں از دامنش گرد
تہ و بالا کن ایں عالم کہ در وے
قمارے می برد نامرد از مرد

لغت : مگو: تو نہ کہہ' تو یہ شکوہ نہ کر۔ چنین کرد: اس طرح کیا' یعنی مجھ سے تقدیر کا شکوہ نہ کر۔ شستن می تواں: دھوئی جاسکتی ہے' دھویا جاسکتا ہے۔ از دامنش گرد: دامن سے اس کی گرد' اپنے دامن سے اس کا غبار' یعنی اس کی گرد دامن سے جھاڑی جاسکتی ہے' تقدیر کو بدل سکتے ہیں۔ ایں عالم: یہ دنیا' ایسے ظالمانہ نظام کو۔ قمارے می برد: بازی لے جاتا ہے' بازی جیت لیتا ہے' (قمار = جوا' قمار بردن = بازی جیت لینا) نامرد از مرد: نامرد مرد سے' بزدل بہادر سے' نااہل اہل سے

مجھ سے نہ کہہ کہ ہمارے خدا نے یوں کیا

کیونکہ اس کی گرد دامن سے دھوئی جاسکتی ہے
اس عالم (نظام) کو زیر و زبر کردے کہ جس میں
نامرد (نااہل) مرد (بہادر یعنی اہل انسان) سے بازی جیت لیتا ہے

برون کن کینہ را از سینہ خویش
کہ دود خانہ از روزن برون بہ
ز کشت دل مدہ کس را خراجے
مشو اے دہ خدا غارت گردہ

لغت : کینہ را: بغض اور عداوت کو۔ دود خانہ: گھر کا دھواں۔ از روزن: روشندان سے' روشندان کے راستے۔ برون بہ: باہر اچھا ہے' باہر نکال دینا ہی اچھا ہے' یعنی دشمنی کا غبار دل میں نہیں رکھنا چاہیے۔ زکشت دل: دل کی کھیتی سے۔ خراجے: کوئی خرج' کسی قسم کا لگان' مطلب یہ ہے کہ غیر کو اپنے دل پر حکومت نہ کرنے دے۔ اے دہ خدا: اے گاؤں کے رئیس' اے زمیندار۔ غارت گردہ: گاؤں کو برباد کرنے والا۔ یعنی غیر کی دشمنی دل میں پال کر اپنے دل کو برباد نہ کر

اپنے سینے سے کینہ نکال دے
کیونکہ گھر کا دھواں روشندان سے باہر نکال دینا ہی بہتر ہے
دل کی کھیتی سے کسی کو خراج نہ دے
اے گاؤں کے مالک! گاؤں کو ویران کرنے والا نہ بن

سحر ہا در گریبان شب اوست
دو گیتی را فروغ از کوکب اوست
نشان مرد حق دیگر چہ گویم
چو مرگ آید تبسم بر لب اوست

لغت : سحرہا: کئی صبحیں' در گریباں شب اوست: اس کی رات کے گریباں میں (گریبان = گرے بان = گرے = گردن + بان = محافظ = گردن کا محافظ) فروغ: روشنی' اجالا' نور۔ از کوکب او: اس کے ستارے سے' اس کے روشن

کردار سے۔ دیگر: اور' مزید' اس کے علاوہ' اس سے زیادہ۔ برلب اوست: اس کے ہونٹوں پر یعنی وہ ہنستے مسکراتے جان دیتا ہے

کئی صبحیں اس کی (مرد مومن کی) رات کے گریبان میں (پوشیدہ) ہیں

اس کے ستارے سے دونوں جہانوں میں روشنی ہے

میں مرد حق (مرد مومن) کی نشانی اور کیا بتاؤں

جب موت آتی ہے تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہوتی ہے

بنالید شبنم بباد صبحدم
نگاہے امید تو از دارم کہ
دلم افسردہ شد از صحبت گل
چناں بگذر کہ ریزم بر گیاہے

لغت : نالید: روئی' فریاد کی' (نالیدن = فریاد کرنا' رونا) امید نگاہے: ایک نگاہ کی امید' نگاہ کرم کی توقع۔ افسردہ شد: افسردہ ہوگیا ہے' مرجھا گیا ہے' بجھ گیا ہے۔ چناں: اس طرح۔ گذر: تو گزر' تو میرے پاس سے گزر۔ ریزم: میں گروں' میں گر جاؤں' میں ٹپک پڑوں (ریختن = گرنا' ٹپکنا) برگیاہے: گھاس پر' کسی پیاسی گھاس پر' شاعر کی طبقہ امرا سے بیزاری اور غربا سے محبت کی طرح اشارہ ہے

شبنم نے باد سحر سے فریاد کی

کہ میں تجھ سے ایک نگاہ (نگاہ کرم) کی امید رکھتی ہوں

میرا دل پھولوں کی صحبت سے افسردہ ہوگیا ہے

تو (میرے پاس سے) یوں گزر کہ میں گھاس پر ٹپک پڑوں

دل

دل. آں بحر است کو ساحل نورزد
نہنگ از ہیبت موجش بلرزد
ازاں سیلے کہ صد ہاموں بگیرد
فلک بی یک حباب او نیرزد

لغت : ساحل نورزد: ساحل اختیار نہیں کرتا، جس کا کوئی ساحل نہیں، ناپیدا کنار ہے۔ ورزیدن = اختیار کرنا) نہنگ: مگرمچھ۔ از ہیبت موجش: اس کی موجوں کی ہیبت سے، اس کی لہروں کے خوف اور دہشت سے۔ بلرزد: کانپتا ہے (لرزیدن = لرزنا، کانپنا) بڑے بڑے حکما تاثرات قلبی کا صحیح اندازہ لگانے سے قاصر رہتے ہیں۔ ازاں سیلے: اس سیلاب سے۔ صدہاموں بگیرد: سیکڑوں صحراؤں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے (صد + ہاموں = صحرا، بیابان، جنگل + بگیرد = گرفت میں لے لیتا ہے، گرفتن = پکڑنا) نیرزد: قیمت نہیں پاتا، حیثیت نہیں رکھتا، برابری نہیں کرسکتا یعنی اس کے ایک بلبلے کے براج بھی نہیں (ارزیدن = قیمت پانا) گویا زمین و آسمان دل کی وسعتوں میں سماجاتے ہیں

دل وہ سمندر ہے جس کا کوئی ساحل نہیں
اس کی موجوں کے خوف سے مگرمچھ بھی کانپتا ہے
وہ سیلاب جو سیکڑوں صحراؤں کو لپیٹ میں لے لیتا ہے
آسمان اس (سیلاب) کے ایک بلبلے کے برابر بھی نہیں

دل ما آتش و تن موج دودش
تپید دمبدم ساز وجودش
بذکر نیم شب جمعیت او
چو سیمابے کہ بندد چوب عودش

لغت : موج دودش: اس کے دھوئیں کی موج، جسم کی حیثیت اس آگ کے دھوئیں کی سی ہے، یعنی دل اصل ہے اور جسم فرع یعنی خارجی مظہر۔ تپید دمبدم: لمحے لمحے کی تڑپ، اضطراب مسلسل، عشق کی پیہم بے قراری (تپید = تڑپ، اضطراب، تپیدن = گرم ہونا، تڑپنا + دمبدم = دم + بہ + دم = لمحہ بہ لمحہ، مسلسل) ساز وجودش: اس کے وجود کا ساز ہے، اسی تپش سے اس (دل) کا وجود قائم ہے، اسی تپش میں دل کی زندگی ہے (ساز = ساز و سامان) بذکر نیم شب: ذکر نیم شب میں، آدھی رات کے ذکر سے، رات کے پچھلے پہر اٹھ کر ذکر

الٰہی کرنے سے۔ جمعیت او: اس کا (دل کا) سکون ہے' اسے سکون ملتا ہے (جمعیت = سکون' تسکین' اطمینان' طمانیت + او) چو سیماب: اس پارے کی طرح۔ بندد چوب عودش: جیسے عود کی لکڑی بستہ (قائم) کر دیتی ہے (بندد = باندھ دیتی ہے' قائم کر دیتی ہے' کیمیا گروں کی اصطلاح میں قائم بالنار کر دیتی ہے' بستن = باندھنا + چوب = لکڑی + عود = ایک خوشبودار لکڑی جو جلانے سے خوشبو دیتی ہے اور کیمیا گر جس کی آگ میں پارے کو بستہ کرتے ہیں + ش = جس کو اس کو)

ہمارا دل آگ ہے اور جسم اس (آگ) کے دھوئیں کی موج کی
پیہم تپش اس کی (دل کی) زندگی کا ساز و سامان ہے
آدھی رات کے ذکر الٰہی میں اس کا سکون ہے (اسے سکون ملتا ہے)
اس پارے کی طرح جسے عود کی لکڑی بستہ (قائم) کر دیتی ہے

زمانہ کار او را می برد پیش
کہ مرد خود نگہدار است درویش
ہمیں فقر است و سلطانی کہ دل را
نگہ داری چو دریا گوہر خویش

لغت : می برد پیش: آگے بڑھاتا ہے' پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ (پیش بردن = آگے بڑھانا) مرد خود نگہدار است: مرد خود نگہدار ہوتا ہے' اپنی خودی کا پاسبان ہوتا ہے۔ ہمیں فقر است: یہی فقر ہے اور یہی سلطانی' درویشی اور سلطانی اسی کا نام ہے' یہی درویشی حقیقت میں سلطانی ہے۔ نگہ داری: تو محفوظ رکھے' تو دنیوی آلائشوں سے بچا کر رکھے۔ گوہر خویش: اپنا موتی' اپنے موتی کو یعنی جس طرح سمندر اپنے موتی کو محفوظ رکھتا ہے

زمانہ اس (درویش) کے کام کو آگے بڑھاتا ہے (سرانجام دیتا ہے)
کیونکہ درویش اپنی خودی کا محافظ ہوتا ہے
یہی فقر ہے اور یہی سلطانی کہ تو (اپنے) دل کی
حفاظت کرے' جس طرح دریا اپنے موتی کی (حفاظت کرتا ہے)

نہ نیروے خودی را آزمودے
نہ بند از دست وپاے خود کشودے
خرد زنجیر بودے آدمی را
اگر در سینہ او دل نبودے

لغت : آزمودے: وہ آزماتا (آزمودن = آزمانا) بند: بندھن' قید' بیڑی پھندا۔ کشودے: وہ کھولتا (کشودن = کھولنا) مراد نہ غلامی کے بندھن سے آزاد ہوتا' نہ فطرت کی غلامی سے آزاد ہو سکتا۔ زنجیر بودے: زنجیر ہوتی' زنجیر بن جاتی (زنیر + بودے = ہوتی' بودن = ہونا) یعنی انسان عقل کے طلسم میں گرفتار رہتا' انسان' عقل کی گرفت سے کبھی رہا نہ ہوتا۔ دل نبودے: دل نہ ہوتا یعنی اگر اس کے دل میں عشق کا جذبہ نہ ہوتا

نہ وہ (آدمی) خودی کی قوت کو آزماتا
نہ وہ اپنے ہاتھ پاؤں سے (غلامی کے) بندھن کھولتا
عقل آدمی کے لیے زنجیر بن جاتی
اگر اس کے سینے میں دل نہ ہوتا

تو می گوئی کہ دل از خاک و خون است
گرفتار طلسم کاف و نون است
دل ماگرچہ اندر سینہ ماست
و لیکن از جہان ما برون است

لغت : از خاک و خون: خاک اور خون سے' خاک اور خون کا بنا ہوا' کوئی مادی شے۔ طلسم کاف و نون: کان اور نون (کن) کے طلسم میں گرفتار' دوسری مخلوقات کی طرح "کن فیکون" کہنے سے وجود میں آیا ہوا (گرفتار + طلسم = جادو' سحر + کاف و نون = کاف = ک + و = اور + نون = ن = کن = ہو جا' اللہ تعالٰی کے اس حکم کی طرف اشارہ ہے جو موجودات کے پیدا ہونے سے متعلق روز ازل میں ہوا تھا۔ از جہان ما: ہماری دنیا سے' اس مادی دنیا سے

تو کہتا ہے کہ دل خاک اور خون سے (بنا) ہے

(یہ) کاف اور نون (کن) کے طلسم میں گرفتار ہے
ہمارا دل اگرچہ ہمارے سینے میں ہے
لیکن (یہ) ہماری دنیا سے باہر ہے (اس سے بے تعلق ہے)

جہان مہر و مہ زناری اوست
کشاد ہر گرہ از زاری اوست
پیامے دہ زمن ہندوستان را
غلام آزاد از بیداری اوست

لغت : جہان مہر و مہ: سورج اور چاند کی دنیا' کائنات۔ زناری اوست: اس کی (دل کی) زناری ہے' اس کی محکوم ہے' صاحب دل کائنات پر حکومت کرتا ہے (زناری = زنار سے منسوب' قیدی' محکوم = زنار = وہ تاگا جو ہندو گلے میں پہنے رہتے ہیں) کشاد ہر گرہ: ہر گرہ کی کشاد' ہر مشکل کا حل۔ از زاری اوست: اس کی زاری سے ہے' خدا کے حضور' اس کی گریہ و زاری سے ہے' اس کی عاجزانہ دعا سے ہے۔ زمن: مجھ سے' میری طرف سے۔ از بیداری او ست: اس کی (دل کی) و بیداری سے ہے یعنی دل کی بیداری سے غلام آزاد ہوتا ہے' دل کی بیداری سے غلامی کے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔

سورج اور چاند کی دنیا (مادی دنیا) اس (دل) کی محکوم ہے
ہر مشکل کا حل اس کی زاری (دعا) سے ہے
میری طرف سے ہندوستان کو (یہ) پیغام دے
کہ غلام اس (دل) کے بیدار ہونے سے آزاد ہوتا ہے

من و تو کشت یزداں' حاصل است ایں
عروس زندگی را محمل است ایں
غبار راہ شد دانائے اسرار
نہ پنداری کہ عقل است ایں' دل است ایں

لغت : کشت یزداں: خدا کی کھیتی ہیں' تمام مخلوق خدا کی کھیتی ہے۔ عروس زندگی را: زندگی کی دلہن کے لیے۔ محمل است: یہ محمل ہے' یہ محمل

یعنی کجاوے کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی یہ (دل) ہمیں حقیقی زندگی کے مفہوم اور مدعا سے آگاہ کرتا ہے۔ غبار راہ: راستے کا غبار' ایک معمولی درجے کا انسان۔ شد دانائے اسرار: دانائے اسرار ہو گیا' ایک معمولی انسان اگر صاحب دل ہو تو اس پر کائنات کے حقائق منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور وہ صاحب اسرار وہ جاتا ہے۔ نہ پنداری: تو خیال نہ کرنا' تو یہ نہ سمجھ لینا۔ عقل است ایں: یہ عقل ہے' یہ عقل کا کرشمہ ہے' یہ عقل کا کمال ہے۔ دل است ایں: یہ دل ہے' یہ دل کا کمال ہے' یہ دل کا فیضان ہے

میں اور تو خدا کی کھیتی ہیں' یہ (دل) (اس کھیتی کا) حاصل ہے
یہ زندگی کی دلہن کا کجاوہ ہے
غبار راہ (ایک معمولی انسان) دانائے اسرار بن گیا
تو خیال نہ کرنا کہ یہ عقل (کا کرشمہ) ہے' یہ دل (کا کمال) ہے

گہے جوئندۂ حسن غریبے
خطیبے! منبر او از صلیبے
گہے سلطان با خیل و سپاہے
ولے از دولت خود بے نصیبے

لغت : جوئندۂ حسن غریبے: کسی انوکھے حسن کا جویا ہوتا ہے' حسن مطلق کی جستجو کرتا ہے (جوئندہ = جستجو کرنے والا' ڈھونڈنے والا' جستن = ڈھونڈنا + حسن + غریب = نادار' انوکھا) منبراو از صلیبے: جس کا منبر صلیب ہوتی ہے' جو منبر کی بجائے صلیب پر اعلان حق کرتا ہے (منبر = لکڑی یا اینٹوں کا وہ زینہ جس پر امام یا واعظ بیٹھ کر خطبہ دیتا ہے + او = اس کا + از = سے' کا + صلیب = سولی + بے زائد) سلطان باخیل و سپاہے: خیل و سپاہ والا سلطان ہوتا ہے' لاؤ لشکر رکھنے والا بادشاہ ہوتا ہے' صاحب اقتدار ہوتا ہے۔ (خیل = سواروں کا گروہ' گھوڑوں کا گلہ) از دولت خود بے نصیبے: اپنی دولت سے بے نصیب' اپنی دولت یا حکومت سے کوئی فائدہ نہ اٹھاتا (از = سے + دولت + خود = اپنی + بے نصیب' محروم' فائدہ نہ اٹھانے والا = بے = بغیر + نصیب =

حصہ + ے = زائد)
کبھی وہ (دل) حسن غریب (حسن مطلق) کی جستجو کرتا ہے
(وہ) ایک ایسا خطیب (ہے) سولی جس کا منبر ہوتی ہے
کبھی وہ لاؤ لشکر رکھنے والا بادشاہ ہوتا ہے
مگر (خود) اپنی دولت سے بے نصیب (محروم) رہتا ہے (فائدہ نہیں اٹھاتا)

جہان دل جہان رنگ و بو نیست
درو پست و بلند و کاخ و کو نیست
زمین و آسمان و چار سو نیست
دریں عالم بجز اللہ ہو نیست

لغت : کاخ: محل۔ کو: کوچہ گلی، بجز اللہ ہو نیست: اللہ ہو کے سوا کچھ نہیں ہے، اللہ ہی اللہ ہے یعنی دل صرف اللہ کا گھر ہے
دل کی دنیا رنگ و بو کی یعنی مادی دنیا نہیں ہے
اس میں پستی، بلندی اور کاخ و کو کا کوئی وجود نہیں
(اس میں) زمین آسمان اور چار طرفین نہیں ہیں۔
اس یعنی دل کی دنیا میں اللہ ھو کے سوا کچھ نہیں ہے

نگہ دید و خرد پیمانہ آورد
کہ پیماید جہان چار سو را
مے آشامے کہ دل کردند نامش
بخویش اندر کشید ایں رنگ و بو را

لغت : خرد پیمانہ آورد: عقل پیمانہ لے آئی، عقل اس سے نتائج مرتب کرنے لگی۔ پیماید: ناپے، جانچے، پیمائش کرے، اندازہ لگائے (پیمودن = پیمائش کرنا، ناپنا) جہان چار سو را: اس مادی دنیا کو یعنی ظاہری آنکھ کے مشاہدے کو اپنے وضع کردہ پیمانے سے ناپے تولے اور مشاہدات کی روشنی میں کائنات کی حقیقت معلوم کرے۔ مے آشامے: ایک مے آشام نے، ایک رند بادہ خور نے، ایک مست و مدہوش نے (مے آشام = مے نوش، مے خوار، مے کش،

شراب پینے والا۔ مے = شراب + آشام = پینے والا' آشامیدن = پینا + ے = ایک) دل کردند نامش: کارکنان قضا و قدر نے جس کا نام دل رکھا۔ بخویش اندر کشید: اپنے آپ میں کھینچ لیا' اپنے آپ میں سمو لی' جذب کر لیا۔ ایں رنگ و بو را: مراد اس مادی دنیا کو' اس کائنات کو

نگاہ نے دیکھا (مشاہدہ کیا) اور عقل پیمانہ لے آئی
تاکہ وہ جہان چار سو (مادی دنیا) کی پیمائش کرے
ایک مے خوار نے کہ قدرت نے جس کا نام دل رکھا
اس رنگ و بو (کی دنیا) کو اپنے اندر جذب کر لیا

محبت چیست؟ تاثیر نگاہیست
چہ شیریں زخمے از تیر نگاہیست
بصید دل روی؟ ترکش بینداز
کہ ایں نخچیر' نخچیر نگاہیست

لغت : چیست: کیا ہے۔ تاثیر نگاہیست ایں: ایک نگاہ کی تاثیر ہے' محبوب کی نگاہ کی تاثیر کا دوسرا نام ہے۔ چہ شیریں زخمے: کیسا میٹھا زخم' کتنا لذت بخش زخم۔ بصید دل روی: تو دل کے شکار کو جاتا ہے' اگر تو کسی کے دل کو شکار کرنا چاہتا ہے اگر تو کسی کے دل کو مسخر کرنا چاہتا ہے۔ ترکش بینداز: ترکش کو پھینک دے (ترکش = تیر کش' تیر دان' تیر رکھنے کا خانہ + بینداز = تو پھینک دے' انداختن پھینکنا) نخچیر: شکار

محبت کیا ہے؟ (محبوب کی) نگاہ کی تاثیر ہے
نگاہ کے تیر سے لگنے والا یہ کیا ہی میٹھا زخم ہے
اگر تو دل کے شکار کو جا رہا ہے تو ترکش پھینک دے۔
کیونکہ یہ شکار' نگاہ سے ہونے والا شکار ہے۔

خودی

خودی روشن ز نور کبریائی است
رسائی ہاے او از نارسائی است

جدائی از مقامات وصالش
وصالش از مقامات جدائی است

لغت : ز نور کبریائی: کبریائی نور سے' خدا کے نور سے۔ رسائی ہاے او: اس کی رسائیاں' اس کا ذات خداوندی کا ادراک حاصل کرنا۔ از نارسائی: اس کی نارسائی سے ہیں' اس کی رسائی اسی میں ہے کہ وہ (خدا تک) کبھی رسائی حاصل نہ کرسکے۔ از مقامات وصالش: اس کے وصال کے مقامات سے ہے' اس کے وصل کی ایک خاص کیفیت کا نام ہے' خودی کی خدا سے دوری بھی اس کے قرب ہی کی ایک صورت ہے۔ مقامات: کیفیات' حالتیں۔ از مقامات جدائی ست: اس کی جدائی کے مقامات سے ہے' اس کی جدائی کی ایک خاص کیفیت کا نام ہے' خودی کا خدا سے قرب بھی جدائی ہی کی ایک صورت ہے' وہ (خودی) وصل میں بھی ہجر کی لذت پاتی ہے۔ گویا ۔

فراق عاشقاں عین وصال است

عالم سوز و ساز میں وصل سے بڑھ کے ہے فراق
وصل میں مرگ آرزو ہجر میں لذت طلب
(اقبال)

خودی نور کبریائی سے روشن ہے
اس کی رسائیاں بھی نارسائی ہی کی وجہ سے ہیں
اس کی جدائی بھی اس کے وصل کے مقامات میں سے (ایک مقام) ہے
اور اس کا وصل بھی جدائی (ہجر) کے مقامات میں سے (ایک مقام) ہے

چو قومے در گذشت از گفتگو ہا
ز خاک او بروید آرزو ہا
خودی از آرزو شمشیر گردد
دم او رنگ ہا برد ز بوہا

لغت : از گفتگو ہا: گفتگوؤں سے، زبانی باتوں سے، قیل و قال اور لفظی بحثوں سے۔ ز خاک او: اس کی خاک سے، اس کے اجتماعی وجود سے۔ بروید آرزو ہا: آرزوئیں پیدا ہوتی ہیں، اعلیٰ مقاصد جنم لیتے ہیں (بروید = پیدا ہوتی ہیں، رستن = اگنا، پیدا ہونا + آرزو = مقصد، اعلیٰ مقاصد کے حصول کا شوق + ہا = علامت جمع) از آرزو: اعلیٰ نصب العین کی وجہ سے۔ شمشیر گردد: تلوار بن جاتی ہے، اس میں تلوار کی سی کاٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ دم او: اس کی دھار۔ رنگ ہا برد: رنگوں کو کاٹ دیتی ہے، رنگ کو الگ کر دیتی ہے۔ (برد = کاٹ دیتی ہے، الگ کر دیتی ہے، بریدن = کاٹنا) ز بو ہا: خوشبوؤں سے، یعنی عالم رنگ و بو کو پوری طرح مسخر کر لیتی ہے۔

جب کوئی قوم قیل و قال (لفظی بحثوں) سے بالا تر ہو جاتی ہے
تو اس کی خاک سے آرزوئیں جنم لیتی ہیں
خودی آرزو سے تلوار بن جاتی ہے
اس کی دھار رنگوں کو خوشبوؤں سے کاٹ دیتی ہے (الگ کر دیتی ہے)

خودی را از وجود حق وجودے
خودی را از نمود حق نمودے
نمیدانم کہ ایں تابندہ گوہر
کجا بودے اگر دریا نبودے

لغت : خودی را: خودی کا (خودی + را = کا، کو) از حق وجودے: حق (خدا) کے وجود سے ہے، (خودی) خدا کے وجود سے قائم ہے۔ (از = سے + وجود = ذات + حق = اللہ تعالیٰ + وجود + ے ' زائد) خودی را: خودی کی (خودی + را = کی، کو) از نمود حق نمودے: حق (خدا) کی نمود سے نمود ہے، اسے (خودی کو) خدا کی بدولت ہی نمود حاصل ہوئی ہے یعنی وہ کائنات میں ظاہر ہوئی ہے (از = سے + نمود = نمایاں ہونے کا عمل، ظہور، چاہر ہونا، نمودن = ظاہر ہونا، دکھاوی دینا + حق = حق تعالیٰ + نمود = ظہور، اظہار + ے = زائد) نمیدانم: میں نہیں جانتا (دانستن = جاننا) ایں تابندہ گوہر: یہ چمکدار موتی،

خودی کا یہ آبدار موتی (ایں = یہ + تابندہ = چمکنے والا' تابیدن = چمکنا + گوہر = موتی) کجابودے: کہاں ہوتا' کیونکر ہوتا' کیسے وجود میں آتا (کجا = کہاں + بودے = ہوتا' بودن = ہونا) دریا نبودے: اگر سمندر نہ ہوتا' اگر اللہ تعالیٰ کی ذات نہ ہوتی (اگر + دریا = سمندر + نبودے = نہ ہوتا' بودن = ہونا)

خودی کا وجود اللہ تعالیٰ کے وجود سے (قائم) ہے
خودی کا ظہور اللہ تعالیٰ کے ظہور سے ہے
میں نہیں جانتا کہ (خودی کا) یہ چمکدار موتی
کہاں ہوتا اگر سمندر (خدا) نہ ہوتا

دلے چوں صحبت گل می پذیرد
ہماندم لذت خوابش بگیرد
شود بیدار چوں من آفریند
چو من محکوم تن گردد بمیرد

لغت : صحبت گل: مٹی گارے کی صحبت' ا[illegible]ات کی محبت (صحبت = ہم نشینی + گل = گارا' مٹی) می پذیرد: قبول کرلیتا ہے' اختیار کرلیتا ہے یعنی اعلیٰ مقاصد سے غافل ہو کر ادنیٰ مادی فوائد کو مقصود حیات بنا لیتا ہے (پذیرفتن = قبول کرنا) لذت خوابش بگیرد: نیند کی لذت اسے آلیتی ہے' اس کی خودی سو جاتی ہے۔ شود بیدار: وہ بیدار ہو جاتا ہے' اسے شعور ذات حاصل ہو جاتا ہے۔ من آفریند: وہ "میں" کو پیدا کرلیتا ہے' وہ اپنی خودی سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ (آفریدن = پیدا کرنا)

جب کوئی دل مٹی گارے کی صحبت قبول کرلیتا ہے
تو اسی وقت نیند کی لذت اسے آلیتی ہے
جب وہ (دل) "میں" (خودی) کو پیدا کرلیتا ہے تو بیدار ہو جاتا ہے
(جب اس کی) "میں" (خودی) بدن کی غلام ہو جاتی ہے تو وہ (دل) مر جاتا ہے

وصال ما وصال اندر فراق است
کشود ایں گرہ غیر از نظر نیست

گہر گم گشتہ آغوش دریاست
و لیکن آب بحر آب گہر نیست

لغت : کشود این گرہ: اس گرہ کی کشود، اس عقدے کا حل۔ غیر از نظر نیست: نظر کے سوا (ممکن) نہیں ہے، اس گتھی کو کوئی اہل نظر (مرشد کامل) ہی سلجھا سکتا ہے۔ آب گہر نیست: موتی کی آب (چمک) نہیں ہے، سمندر کے پانی اور موتی کی چمک میں نمایاں فرق موجود ہے، وہ ایک ہونے کے باوجود الگ الگ ہیں، ان کے وصل میں فراق کی کیفیت موجود ہے۔

ہمارا وصال، وصال میں فراق ہے
اس عقدے کا حل نظر یعنی اہل نظر کے سوا (ممکن) نہیں ہے
موتی (بظاہر) سمندر کی آغوش میں گم ہے
لیکن سمندر کا پانی موتی کی چمک نہیں (دونوں الگ الگ ہیں)

کف خاکے کہ دارم از در اوست
گل و ریحانم از ابر تر اوست
نہ من، را می شناسم من نہ او را
ولے دانم کہ من، اندر بر اوست

لغت : از درست: اس کے در (دروازے) کی ہے، میرا وجود وجود مطلق (ذات حق) کا پرتو ہے۔ گل وریحانم: میرے گل و ریحان، میرے گلاب اور نازبو، میری ہستی کا چمن۔ از ابر ترست: اس کے ابر تر سے ہیں، اس کے برسنے والے بادل کے طفیل ہیں، میری ہستی اس (خدا) کی صفات کا عکس ہے۔ من اندر بر اوست: "من" "او" کی گود میں ہے، یعنی میں اس میں (خدا میں) ہوں۔

میری یہ مٹھی بھر خاک (وجود) اس کے دروازے کی ہے
میرے گل و ریحان اس کے ابر تر کا فیض ہیں
میں نہ اپنے آپ کو پہچانتا ہوں نہ اس کو (خدا کو)
لیکن (یہ ضرور) جانتا ہوں کہ میرا وجود اس کی گود میں ہے

جبر و اختیار

یقیں دانم کہ روزے حضرت او
ترازوے نہد ایں کاخ و کو را
ازاں ترسم کہ فردائے قیامت
نہ ما را سازگار آید نہ . او را

لغت : حضرت او: اس کی ذات۔ ترازوے نہد: ترازو رکھے گی، میزان لگائے گی، اعمال کا حساب لے گی۔ (ترازو = میزان + ے = زائد + نہد = رکھے گی، لگائے گی، نہادن = رکھنا) این کاخ و کو را: اس کاخ و کو کے لیے، اس دنیا کے لیے، اہل عالم کے لیے۔ ازاں ترسم: میں اس (اس بات) سے ڈرتا ہوں، مجھے اس بات کا ڈر ہے۔ نہ مارا سازگار آید: نہ ہمیں سازگار (راس) آئے گا۔

مجھے یقین ہے کہ ایک روز اس کی ذات
اس کاخ و کو (مادی دنیا) کا حساب لینے کے لیے ترازو لگائے گی۔
میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کل قیامت کا دن
نہ ہمیں سازگار آئے گا نہ اسے (خدا کو)

بہ روما گفت با من راہب پیر
کہ دارم نکتہ ازمن فراگیر
کند ہر قوم پیدا مرگ خود را
ترا تقدیر و مارا کشت تدبیر

لغت : بہ روما: روما میں، روم (اٹلی) میں (بہ = میں + روما = روم، اطالیہ اٹلی) راہب پیر: بوڑھے راہب نے، بوڑھے پادری نے (راہب = ترک دنیا کر کے تجرد کی زندگی بسر کرنے والا، عیسائیوں کا پادری + پیر = بوڑھا، جہاندیدہ) از من فراگیر: مجھ سے حاصل کر، مجھ سے سیکھ لے (از + من، فراگیر = حاصل کر، سیکھ، فراگرفتن = سیکھنا) مرگ خودرا: اپنی موت، اپنی تہذیبی اور سیاسی

موت۔ ترا تقدیر: تجھے تقدیر نے، تقدیر کے غلط عقیدے نے۔ کشت: ہلاک کر دیا، تباہ کر دیا (کشتن = مار ڈالنا)

روم میں ایک بوڑھے پادری نے مجھ سے کہا:
کہ میرے پاس ایک گہری بات ہے، مجھ سے حاصل کر لے
"ہر قوم اپنی موت آپ پیدا کرتی ہے
تجھے یعنی اہل مشرق کو تو تقدیر نے ہلاک کیا اور ہم اہل مغرب کو تدبیر نے۔"

موت

شنیدم مرگ با یزداں چنیں گفت
چہ بے نم چشم آں کز گل بزاید
چو جان او بگیرم شرمسارم
ولے او را ز مردن عار ناید

لغت : چنیں: اس طرح، یوں۔ چہ بے نم: کیسی بے نم ہے، کس قدر شرم و حیا سے خالی ہے۔ کز گل بزاید: جو مٹی سے جنم لیتا ہے، پیدا ہوتا ہے۔ (زاویدن = پیدا ہونا، جنم لینا) چو جان او بگیرم: میں اس کی جان لیتا ہوں، میں اس کی روح قبض کرتا ہوں۔ عار ناید: شرم نہیں آتی (عار = شرم + ناید = نہ آید = نہ = نہیں + آید = آتی ہے، آمدن = آنا)

میں نے سنا ہے کہ موت کے فرشتے نے خدا سے یوں کہا:
"کیسی بے نم ہے (خشک ہے) اس (شخص) کی آنکھ جو مٹی سے پیدا ہوتا ہے
جب میں اس کی جان لیتا ہوں تو مجھے شرم آتی ہے
لیکن اسے مرنے سے شرم نہیں آتی۔"

شاباش دہ کہ میرشش جہات است
بدست او زمام کائنات است
نگردد شرمسار از خواری مرگ
کہ نامحرم ز ناموس حیات است

لغت : ثباتش دہ: تو اسے ثبات دے' اے خدا تو اسے استقامت عطا فرما۔ میر شش جہات است: یہ شش جہات کا امیر ہے' دنیا کا حاکم ہے' اشرف المخلوقات ہے' تو نے اسے خلافت کا منصب عطا کیا ہے۔ زمام کائنات است: کائنات کی باگ ڈور ہے۔ یعنی وہ دنیا کا حکمران بنایا گیا ہے۔ نامحرم: ناواقف' بے خبر' نا آشنا۔ زناموس حیات: زندگی کی ناموس سے' زندگی کی عظمت سے

(اے خدا!) تو اسے ثبات دے کیونکہ یہ (انسان) شش جہات کا امیر ہے
اس کے ہاتھ میں کائنات کی باگ ڈور ہے
(یہ) موت کی ذلت سے شرمسار نہیں ہوتا۔
کیونکہ زندگی کی عظمت سے بے خبر ہے

بگو ابلیس را

بگو ابلیس را از من پیامے
تپیدن تا کجا در زیر دامے
مرا ایں خاکدانے خوش نیاید
کہ صبحش نیست جز تمہید شامے

لغت : خوش نیاید: اچھا نہیں لگتا (خوش آمد = اچھا لگنا' پسند آنا) تمہید شامے: شام کی تمہید کے سوا' یعنی شام کا پیش خیمہ ہے' مراد یہ ہے کہ اس دنیا کی ہر صبح (خوشی) کا انجام شام (غم) ہے۔

میری طرف سے شیطان کو پیغام دے کہ
تو کب تک جال کے نیچے تڑپتا رہے گا
مجھے تو یہ عالم خاکی پسند نہیں آتا
کہ اس کی صبح شام کی تمہید کے سوا کچھ نہیں

جہاں تا از عدم بیروں کشیدند
ضمیرش سرد و بے ہنگامہ دیدند

بغیر از جان ما سوزے کجا بود
ترا از آتش ما آفریدند

لغت : بیروں کشیدند: انہوں نے (کارکنان قضا و قدر نے) باہر نکالا' جب دنیا عدم سے وجود میں لائی گئی۔ سرد و بے ہنگامہ: ٹھنڈا اور ہنگامے سے خالی۔ دیدند: انہوں نے یعنی کارکنان قضا و قدر نے دیکھا (دیدن = دیکھنا) یعنی یہ دنیا خاموش اور سنسان تھی اس میں کوئی رونق اور چہل پہل نہ تھی۔ از آتش ما: ہماری آگ سے' ہمارے اندر پائی جانے والی آگ سے' ہماری آتش غضب سے (از = سے + آتش = آگ' غصے کی وہ آگ جو خاکی انسان کے ضمیر میں شامل ہے + ما = ہماری) آفریدند: انہوں نے (کارکنان قضا و قدر نے) پیدا کیا گویا ابلیس انسان کی آتش غضب کا خارجی مظہر ہے

کارکنان قضا و قدر نے جب دنیا کو عدم سے باہر نکالا
تو انہوں نے اس کے ضمیر کو خاموش اور ہنگامے سے خالی دیکھا
ہماری جان کے بغیر سوز کہاں تھا
(اے ابلیس!) انہوں نے تجھے ہماری آگ سے پیدا کیا

جدائی شوق را روشن بصر کرد
جدائی شوق را جوونده تر کرد
نمیدانم که احوال تو چون است
مرا این آب و گل از من خبر کرد

لغت : جوئندہ ترکرد: جوئندہ تر کر دیا' جستجو میں زیادہ سرگرم کر دیا' میں اپنی اصل (ذات خداوندی) کو پانے کے لیے زیادہ بے قرار ہو گیا (جوئندہ تر = زیادہ ڈھونڈنے والا = جوئندہ = ڈھونڈنے والا' متلاشی' جستن۔ ڈھونڈنا + تر = زیادہ + کرد = کر دیا) از من خبر کرد: میری خبر دی' مجھے اپنے آپ سے باخبر کیا' مجھے اپنی خودی کا شعور بخشا

جدائی نے شوق کو روشن بصر کر دیا (بصیرت عطا کر دی)

جدائی نے شوق کو جستجو میں زیادہ سرگرم کر دیا
میں نہیں جانتا کہ تیرا حال کیسا ہے
مجھے تو اس عالم آب و گل نے آپ سے آپ آگاہ کر دیا

ترا از آستان خود براندند
رجیم و کافر و طاغوت خواندند
من از صبح ازل در پیچ و تابم
ازاں خارے کہ اندر دل نشاندند

لغت : براندند: انہوں نے، کارکنان قضا و قدر نے مراد اللہ تعالیٰ نے پرے دھکیل دیا، دھتکار دیا، نکال دیا (راندن = ہانکنا، دور کرنا، پیچھے ہٹانا، رد کرنا، دھتکارنا) رجیم: رجم کیا گیا، پتھر مار کر دور ہٹایا ہوا، نکالا ہوا، رد کیا ہوا، مردود، یہ لفظ شیطان کے لیے مستعمل ہے۔ طاغوت: حد سے تجاوز کرنے والا، سرکش، باغی، خواندند: انہوں نے کہا، اللہ نے کہا (خواندن = کہنا، پکارنا) ازاں خارے: اس خلش سے، اس جذبہ عشق کی وجہ سے۔ اندر دل نشاندند: انہوں نے دل میں بٹھایا، قدرت نے میرے دل میں چبھو دیا (نشاندند = انہوں نے چبھویا، نشاندن۔ بٹھانا، چبھونا، گاڑنا، لگانا)

انہوں نے (اللہ تعالیٰ نے) تجھے اپنے آستانے سے دور ہٹا دیا
(تجھے) رجیم، کافر اور طاغوت کہا گیا
میں (بھی) صبح ازل سے بے قرار ہوں
(عشق) کے) اس کانٹے (کی خلش) سے جو قدرت نے میرے دل میں چبھو دیا

تو می دانی صواب و ناصوابم
نروید دانہ از کشت خرابم
نکردی سجدہ و از درد مندی
بخود گیری گناہ بے حسابم

لغت : صواب و ناصوابم: میرا صحیح اور غلط، میری اچھائیاں، اور برائیاں (صواب = صحیح، درست، راست + او + ناصوا = غلط، نادرست، عیب، خطا + م

= میرا) نروید دانہ: دانہ نہیں اگتا (نروید = نہیں اگتا' رستن = اگنا = دانہ) یعنی مجھ سے کبھی کوئی نیکی سرزد نہیں ہوتی' بخود گیری: اپنے آپ پر لے لیتا ہے' اپنے ذمے لے لیتا ہے۔

(اے ابلیس!) تو میرے عیب و صواب کو جانتا ہے
میری ویران کھیتی سے دانہ نہیں اگتا
تو نے سجدہ نہ کیا اور یوں از راہ ہمدردی
میرے بے حساب گناہ اپنے ذمے لے لیتا ہے

بیا تا نرد را شاہانہ بازیم
جہان چار سو را در گدازیم
با فسون ہنر از برگ کاہش
بہشتے ایں سوے گردوں بسازیم

لغت : نرد را: نرد کو (نرد = شطرنج کی قسم کا ایک کھیل' چوسر + را = کو) بازیم: ہم کھیلیں (باختن = کھیلنا) جواں مردوں کی طرح زندگی بسر کریں۔ در گدازیم: پگھلا دیں (در گداختن = پگھلا دینا) دلوں میں بغض و حسد کی بجائے سوز و گداز پیدا کریں۔ بافسون ہنر: ہنر کے جادو سے' خداداد صلاحیتوں سے کام لے کر۔ از برگ کاہش: اس کے گھاس کے ایک پتے سے' اس کے ایک معمولی تنکے سے۔ ایں سوے گردوں: آسمان کے اس طرف' اس دنیا میں۔ بسازنم: ہم بنائیں' ہم تعمیر کریں (ساختن = بنانا) دنیا کے اس ویرانے کو جنت میں تبدیل کر دیں۔

(اے ابلیس!) آ تاکہ ہم چوسر کا کھیل (زندگی کا کھیل) بادشاہوں (جواں مردوں) کی طرح کھیلیں
اس جہان چار سو کو (سوز محبت سے) پگھلا دیں
ہنر کے جادو سے کام لے کر اس کے گھاس کے ایک تنکے سے
آسمان کے اس طرف ایک بہشت تعمیر کریں

ابلیس خاکی و ابلیس ناری

فساد عصر حاضر آشکار است
سپہر از زشتی او شرمسار است
اگر پیدا کنی ذوق نگاہے
دو صد شیطاں ترا خدمت گزار است

لغت : از زشتی او: اس کے بھدے پن سے' اس کی بدنمائی سے' اس کی برائیوں سے۔ ذوق نگاہے: ذوق نظر' مذاق دید' گہرے مشاہدے کا ذوق' حقیقت بیں نگاہ۔

عصر حاضر کا بگاڑ ظاہر ہے
آسمان اس کی برائیوں کے سامنے شرمندہ ہے
اگر تو ذوق نظر پیدا کرلے
تو دو سو شیطان تیرے خادم بن سکتے ہیں

بہ ہر کو رہزنان چشم و گوش اند
کہ در تاراج دل ہا سخت کوش اند
گراں قیمت گناہے با پشیزے
کہ ایں سوداگراں ازاں فروش اند

لغت : رہزنان اگر گوش: چشم و گوش کے رہزن' آنکھوں اور کانوں پر ڈاکا ڈالنے والے' مراد بے حیائی کے ایسے مظاہر جو آنکھ اور کان کے راستے انسان کو گمراہ کرتے ہیں۔ سخت کوش اند: بے حد کوشش کرتے ہیں' ایڑی چوٹی کا زور لاتے ہیں۔ گراں قیمت گناہے: بڑا قیمتی گناہ' بہت بڑا گناہ۔ باپشیزے: ایک کوڑی کے بدلے' ایک پائی کے عوض' نہایت معمولی قیمت پر' دے دیتے ہیں۔ (پشیز = پائی' دھیلا' کوڑی' سب سے کم قیمت سکہ + ے = ایک)

ہر کوچے میں آنکھ اور کان کے لٹیرے موجود ہیں
جو دلوں کو غارت کرنے کے لیے بڑی محنت کرتے ہیں
ایک بڑے سے بڑا گناہ ایک کوڑی کے عوض (بیچ دیتے ہیں)
کیونکہ یہ تاجر ارزاں فروش ہیں

چہ شیطانے! خرامش واژگونے
کند چشم ترا کور از فسونے
من اورا مردہ شیطانے شمارم
کہ گیرد چوں تو نخچیر زبونے

لغت : چہ شیطانے: کیسا شیطان ہے، کتنا گھٹیا شیطان ہے۔ خرامش واژگونے: جس کا خرام الٹا ہے، جس کی چال ٹیڑھی (ہے) جو ہمیشہ ٹیڑھی چال چلتا ہے۔ کور: بے نور، بصارت سے محروم۔ شمارم: میں شمار کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں، (شمردن = شمار کرنا، سمجھنا) چوں: تو تجھ جیسا، تیری طرح۔ نخچیرے زبونے: ایک حقیر شکار، ایک گھٹیا قسم کا شکار (نخچیر = شکار، صید + زبوں = حقیر، ذلیل، ادنیٰ + ے ۔ ایک)

کیسا شیطان ہے جو الٹی چال چلتا ہے
جادو منتر سے تیری آنکھ کو اندھا کر دیتا ہے
میں اسے ایک مردہ شیطان سمجھتا ہوں
جو تجھ جیسا حقیر شکار پکڑتا ہے

چہ زہرابے کہ در پیمانہ اوست
کشد جاں را و تن بیگانہ اوست
تو بینی حلقہ دامے کہ پیداست
نہ آں دامے کہ اندر دانہ اوست

لغت : چہ زہرابے: کیسا زہر ملا پانی، کیسا زہریلا پانی ہے (چہ = کیا، کیسا + زہراب = زہر + آب، پانی = زہریلا پانی)۔ کشد جاں را: وہ جان کو ہلاک کر دیتا ہے، وہ روح کو قتل کر دیتا ہے۔ تن بیگانہ اوست: جسم اس سے بیگانہ ہے، جسم کو اس کی خبر نہیں۔ پیداست: ظاہر ہے، سامنے ہے، نظر آتا ہے۔ اندر دانہ اوست: اس کے دانے کے اندر ہے، اس کے دانے میں چھپا ہوا ہے، مراد یہ ہے کہ تو ابلیس فرنگ کی خفیہ چالوں کو نہیں سمجھتا۔

کیسا زہر ملا پانی ہے جو اس کے پیمانے میں ہے

وہ روح کو ہلاک کر دیتا ہے اور جسم کو اس کی خبر تک نہیں ہوتی
تو جال کے صرف اس حلقے کو دیکھتا ہے جو نظر آتا ہے
(مگر) اس جال کو نہیں دیکھتا جو اس کے دانے میں (چھپا ہوا) ہے

بشر تا از مقام خود فتاد است
بقدر محکمی او را کشاد است
گنہ ہم می شود بے لذت و سرد
اگر ابلیس تو خاکی نہاد است

لغت : بقدر محکمی: محکمی کے مطابق، محکم اور مضبوط ہونے کی حد تک، جس قدر وہ اس گراوٹ میں مضبوط اور ثابت قدم ہوتا ہے (بقدر = بمطابق، کے مطابق + محکمی = مضبوطی، پختگی، ثابت قدمی) کشاد است: کشاد ہے، کشائش ہے، آسانیاں پیدا ہوتی ہیں، گناہ کی مزید راہیں کھلتی ہیں (کشاد = کشائش، فراخی، آسانی، سہولت، کشادن = کھلنا) ابلیس تو: تیرا شیطان، تیرے اندر چھپا ہوا شیطان۔ خاکی نہاد است: خاکی نژاد ہے، خاک سے پیدا ہوا ہے۔

انسان جب سے اپنے مقام سے گرا ہے
اسے (بری روش پر) ثابت قدمی کے مطابق کشاد ("کامیابی") حاصل ہوئی ہے
گناہ بھی بے لذت اور بے کیف ہوتا ہے
اگر تیرا ابلیس خاکی نہاد (تیرا ہم جنس) ہو

مشو نخچیر ابلیسان ایں عصر
خساں را غمزۂ شاں ساز گار است
اصیلاں راہماں ابلیس خوشتر
کہ یزداں دیدہ و کامل عیار است

لغت : مشو: مت ہو۔ نخچیر: اس زمانے کے ابلیسوں کا شکار، محکوم اور غلام۔ خساں را: کمینوں کو، ذلیل اور گھٹیا لوگوں کے لیے۔ غمزۂ شان: ان کا غمزہ، ان کا اشارۂ ابرو یا اشارۂ چشم، ان کی دلبرانہ ادائیں (غمزہ = محبوب کی آنکھوں یا بھوؤں کا اشارہ + شاں = ایشاں = ان کا) ساز گار است: ساز گار

ہے' پسند آتا ہے' دل کو بھاتا ہے۔ اصیلاں را: اصیلوں کے لیے' شریف الطبع لوگوں کے لیے (اصیلاں = اصیل کی جمع = اصیل = جس کی اصل یعنی فطرت اچھی ہو' شریف البطع) یزداں دیدہ: جس نے خدا کو دیکھ رکھا ہے' جس کا خدا سے واسطہ رہ چکا ہے۔ کامل عیار: مکمل کھرا ہے' جو اپنے فن (شیطنت) میں باکمال ہے۔

تو اس زمانے کے ابلیسوں کا شکار مت ہو
کمینوں ہی کے لیے ان کی (دلبرانہ) ادائیں ساز گار ہیں
اصیلوں کے لیے وہی ابلیس زیادہ اچھا ہے
جس نے خدا کو دیکھ رکھا ہے اور اپنے فن میں باکمال ہے

حریف ضرب او مرد تمام است
کہ آں آتش نسب والا مقام است
نہ ہر خاکی سزاوار نخ اوست
کہ صید لاغرے بر وے حرام است

لغت : حریف ضرب او: اس کی ضرب کا حریف' اس کی چوٹ سہنے والا' اس کا صحیح مدمقابل۔ مرد تمام: مرد کامل۔ آں آتش نسب: وہ ناری' وہ آگ سے پیدا ہونے والا' مراد ابلیس۔ سزاوار نخ اوست: اس کی ڈور کے لائق ہے' اس کا شکار ہونے کے قابل ہے' مراد یہ ہے کہ وہ کمزور ایمان والوں کو شکار نہیں کرتا۔ صید لاغرے: کوئی کمزور شکار' کسی کمزور ایمان والے کو پھانسنا۔

ایک مرد کامل (مضبوط ایمان والا شخص) ہی اس ابلیس کا (حقیقی) مدمقابل ہے
کیونکہ وہ ناری' بلند مرتبے کا مالک ہے'
ہر خاکی اس کے جال کے لائق نہیں
کیونکہ کوئی کمزور شکار اس پر حرام ہے

ز فہم دوں نہاداں گرچہ دور است
ولے این نکتہ را گفتن ضرور است

بایں نوزادہ ابلیساں نسازد
گنہگارے کہ طبع او غیور است

لغت : ز فہم دوں نہاداں: کمینہ فطرت لوگوں کے فہم سے، گھٹیا ذہن لوگوں کی سمجھ سے۔ گفتن: کہنا، بیان کرنا۔ بایں نوزادہ ابلیساں: ان نوزائیدہ ابلیسوں سے، ان نئے پیدا ہونے والے شیطانوں سے، عصر حاضر کے شیاطین سے۔ نسازد: موافقت نہیں کرتا، تعلق قائم نہیں کرتا (ساختن = موافقت کرنا)

اگرچہ پست فطرت لوگوں کے فہم سے بالاتر ہے
لیکن اس نکتے کا بیان کرنا ضروری ہے
(اور وہ یہ کہ) ان نئے پیدا ہونے والے شیطانوں سے موافقت نہیں کرتا (کرسکتا)
وہ گناہ گار جس کی طبیعت غیرت مند ہے

بہ یاران طریق

بیا تاکار ایں امت بسازیم
قمار زندگی مردانہ بازیم
چناں نالیم اندر مسجد شہر
کہ دل در سینہ ملا گدازیم

لغت : بسازیم: بنائیں، ہم درست کریں، یعنی ملت کی بگڑی بنائیں، اس قوم کی زبوں حالی کا کوئی مداوا کریں (ساختن = بنانا، درست کرنا) قمار زندگی: زندگی کا جوا، زندگی کا کھیل۔ مردانہ بازیم: ہم مردوں کی طرح کھیلیں، مردانہ وار میدان عمل میں نکلیں (مردانہ = مردوں کی طرح = مرد + انہ = لاحقہ نسبت یا صفت + بازیم = ہم کھیلیں، باختن (بازیدن = کھیلنا) چناں نالیم: ہم یوں روئیں، فریاد کریں، ہم اپنے دردانگیز پیرائے میں بات کریں۔ گدازیم: ہم پگھلا دیں، نرم کر دیں یعنی ہماری گریہ و زاری سن کر بے حس مذہبی قیادت بھی تڑپ اٹھے (گداختن = پگھلانا)

(اے ہم نوا!) آ تاکہ ہم اس ملت کی بگڑی بنائیں
اور زندگی کا کھیل مردوں کی طرح کھیلیں
شہر کی مسجد میں اس طرح گریہ و زاری کریں
کہ ملا کے پہلو میں اس کا دل پگھلا دیں

بہ یاران طریق

قلندر جرہ باز آسمانہا
بہ بال او سبک گردد گرانہا
فضائے نیلگوں نخچیر گاہش
نمیگردد بگرد آشیانہا

لغت : قلندر: مرد آزاد' وہ شخص جس نے دنیاوی علائق سے کنارہ کر کے صرف اللہ تعالیٰ کو مقصود حیات بنا لیا ہو' مومن کامل۔ جرہ باز: شہباز' شاہین۔ بہ بال او: اس کے پروں پر' اس کے پر و بال کے لیے' اس کی ہمت اور شوق پرواز کے سامنے۔ سبک گردد: ہلکی ہو جاتی ہیں' آسان ہو جاتی ہیں (سبک = ہلکی' ہلکا' آسان + گردد = ہو جاتی ہیں' گردیدن = ہونا' ہو جانا) گرانہا: بھاری چیزیں' مشکل کام' مشکلات۔ نخچیر گاہش: اس کی شکار گاہ ہے۔ نمی گردد: وہ نہیں پھرتا' وہ چکر نہیں لگاتا (گردیدن = پھرنا' گھومنا' چکر لگانا) بگرد آشیانہا: آشیانوں کے گرد یعنی آشیانہ نہیں بناتا' مراد یہ ہے کہ مرد مومن ہمیشہ اعلیٰ مقاصد کو پیش نظر رکھتا ہے' وہ ادنیٰ قسم کے مادی فوائد کی طرف دھیان نہیں دیتا۔

قلندر آسمانوں کا شہباز ہے
اس کے پروں کے لیے بھاری چیزیں ہلکی ہو جاتی ہیں
(آسمان کی) نیلی فضا اس کی شکار گاہ ہے
وہ آشیانوں کے پیچھے نہیں پھرتا (آشیانہ بنانے کی فکر نہیں کرتا)

ز جانم نغمہ اللہ ہو ریخت
چو گرد از رخت ہستی چار سو ریخت
بگیر از دوست من سازے کہ تارش
ز سوز زخمہ چوں اشکم فرو ریخت

لغت : زجانم: میری روح سے۔ گرا' نکلا' سرزد ہوا۔ رخت ہستی: میری ہستی کے دامن سے۔ چار سو: چاروں طرف' مراد مادی دنیا۔ ریخت: گر گئیں' جھڑ گئیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب میں نے صدق دل سے اللہ ہو کا نعرہ لگایا تو یہ کائنات میری نگاہوں میں کالعدم ہو گئی۔ سازے: وہ ساز' میری ہستی کا ساز۔ تارش: اس کا تار' جس کا تار۔ ز سوز زخمہ: مضراب کے سوز سے (زخمہ = مضراب' ساز بجانے کا چھلا' یہاں اللہ ہو کی ضرب مراد ہے) فرو ریخت: نیچے گر گیا' ٹوٹ کر گر گیا (فرو ریختن ۔ نیچے گرنا) مطلب یہ ہے کہ میں فنافی اللہ کے مقام پر فائز ہو چکا ہوں' مجھ سے لا موجود الا ہو کا پیغام لے اور اسے دنیا میں عام کر دے۔

میری روح سے اللہ ہو کا نغمہ نکلا
(اور) چاروں سمتیں میری ہستی کے دامن سے گرد کی طرح جھڑ گئیں۔
(اے ہم نوا!) میرے ہاتھ سے وہ ساز لے لے کہ جس کا تار
مضراب کے سوز سے میرے آنسوؤں کی طرح (ٹوٹ کر) نیچے گر گیا ہے

چو اشک اندر دل فطرت تپیدم
تپیدم تا بچشم او رسیدم
درخش من زمژگانش تواں دید
کہ من بر برگ کاہے کم چکیدم

لغت : اندر دل فطرت: فطرت کے دل میں' ضمیر کائنات میں' عالم تخلیق میں۔ بچشم او رسیدم: میں اس کی (فطرت کی) آنکھ تک پہنچ گیا' فطرت کی آنکھ کا تارا بن گیا' مطلب یہ ہے کہ انسان فطرت کا مظہر کامل ہے۔ (رسیدن = پہنچنا) درخش من: میری چمک' میری تابناکی (درخش = چمک دمک' تابانی'

روشنی، درخشیدن = چمکنا + من = میری) زمژگانش: اس کی (فطرت کی) پلکوں سے۔ تواں دید: دیکھی جاسکتی ہے۔ بر برگ کاہے: کسی گھاس کے پتے پر، کسی معمولی اور ادنیٰ چیز پر۔ کم چکیدم: میں کم ٹپکا ہوں، میں نہیں ٹپکا (چکیدن = ٹپکنا) گویا۔

بجلی ہوں نظر کوہ و بیاباں پہ ہے میری
میرے لیے شایاں خس و خاشاک نہیں ہے

میں آنسو کی طرح فطرت کے دل میں مضطرب رہا
میں (مسلسل) مضطرب رہا یہاں تک کہ اس کی (فطرت کی) آنکھ تک پہنچ گیا
میری تابانی اس (فطرت) کی پلکوں سے دیکھی جاسکتی ہے
کیونکہ میں کسی گھاس کے تنکے پر (کبھی) نہیں ٹپکا

مرا از منطق آید بوے خامی
دلیل او دلیل ناتمامی
برویم بستہ درہا را کشاید
دو بیت از پیر رومی یا ز جامی

لغت : آید: آتی ہے۔ بوے خامی: خامی کی بو (بو + خامی = خام ہونا، ناقص ہونا، ناپختگی) دلیل او: اس کی دلیل، اس کا پیش کیا ہوا ثبوت۔ دلیل ناتمامی: ناتمامی کی دلیل ہے، ناقص اور نامکمل ہونے کا ثبوت ہے۔ برویم: میرے منہ پر، مجھ پر۔ بستہ درہا را: بند دروازوں کو مستور حقائق کو۔ کشاید: کھول دیتے ہیں، منکشف کردیتے ہیں۔

مجھے منطق سے خامی کی بو آتی ہے۔
اس کی دلیل ناتمامی کی دلیل ہے
مرشد رومی یا جامی کے دو شعر
مجھ پر بند دروازے کھول دیتے ہیں

بیا از من بگیر آں دیر سالہ
کہ بخشد روح با خاک پیالہ

اگر آبش دہی از شیشہ من
قد آدم بروید شاخ لالہ

لغت : آں دیر سالہ: وہ دیر سالہ' وہ سالہا سال پہلے کی بنی ہوئی' وہ پرانی شراب' وہ عشق کی پرانی شراب مراد درس عشق (آں = وہ + دیر سالہ = کئی سالوں کی بنی ہوئی' پرانی) بخشد روح: روح عطا کرتی ہے' نئی زندگی بخشتی ہے۔ باخاک پیالہ: پیالے کی مٹی کو' عاشق کے دل کو۔ آبش دہی: تو اس کو (لالے کو) پانی دے۔ از شیشہ من: میرے پیمانے سے' میرے کلام سے' میری تعلیمات سے۔ قد آدم بروید: آدمی کے قد کے برابر پیدا ہو۔ شاخ لالہ: لالے کی شاخ' گل لالہ کی ٹہنی' مراد یہ ہے کہ میرے پیغام پر عمل کرنے سے ملت اسلامیہ درجہ کمال پر پہنچ سکتی ہے۔

(اے دوست!) آ (اور) مجھ سے وہ شراب کہن لے
جو پیالے کی خاک کو (قلب عاشق کو) روح (روحانی قوت) عطا کرتی ہے
اگر تو اسے میری صراحی سے پانی دے گا
تو لالے کی شاخ آدمی کے پورے قد کے برابر نمو پائے گی۔

بدست من ہماں دیرینہ چنگ است
درونش نالہ ہاے رنگ رنگ است
ولے بنوازمش با ناخن شیر
کہ او را تار از رگ ہاے سنگ است

لغت : دیرینہ چنگ: پرانا ستار' اسلام کا پرانا پیغام۔ درونش: اس میں' جس میں' جس کے اندر۔ نالہ ہاے رنگ رنگ: کئی قسم کی پرسوز آوازیں' رنگا رنگ پراثر نغمے۔ بنوازمش: میں اسے بجاتا ہوں (بنوازم = میں بجاتا ہوں + ش = اس کو' نواختن = ساز کا بجانا) او را تار: اس کے تار' اس ستارے کے تار۔ از رگ ہائے سنگ است: پتھر کی رگوں سے ہیں' پتھر کی رگوں سے بنائے گئے ہیں۔ ان اشعار میں علامہ اقبال مسلمانوں کو سخت کوشی اور جفاکشی کی تعلیم دے رہے ہیں۔

میرے ہاتھ میں وہی پرانا ستار ہے۔
جس میں رنگا رنگ نغمے (بھرے ہوئے) ہیں
لیکن میں اسے شیر کے ناخن سے بجاتا ہوں
کیونکہ اس کے تار پتھر کی رگوں سے بنائے گئے ہیں۔

بگو از من بہ پرویزان ایں عصر
نہ فرہادم کہ گیرم تیشہ در دست
ز خارے کو خلد در سینہ من
دل صد بیستوں را می تواں خست

لغت : بگو از من: مجھ سے کہہ، میری طرف سے کہہ دے۔ بہ پرویزان ایں عصر: اس دور کے پرویزوں سے، عصر حاضر کے خدا ناشناس اور مطلق العنان حکمرانوں سے (پرویزان = پرویز کی جمع = پرویز = ایران کا مشہور بادشاہ جس کی کنیز شیریں پر فرہاد عاشق ہو گیا تھا) نہ فرہادم: میں فرہاد نہیں ہوں، میں نفسانی خواہشات کا بندہ نہیں ہوں (نہ = نہیں + فرہاد = کو ہکن، ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کی کنیز شیریں کا عاشق جس نے شیریں کی فرمائش پر اپنے تیشے سے کوہ بے ستوں کو کاٹ کر دودھ کی نہر بہانے کی کوشش کی تھی) تیشہ در دست: ہاتھ میں تیشہ یا بسولا۔ یعنی کسی مادی مفاد کے لیے مشقت کروں۔ ز خارے: اس کانٹے سے، عشق کے اس کانٹے سے، خلد: جو کھٹکتا ہے۔ (خلیدن = چبھنا، کھٹکنا) در سینہ من: میرے سینے میں مراد عشق رسولؐ کے اس جذبے سے جو میرے سینے میں موجزن ہے۔ دل صد بیستوں را: بیستوں جیسے سینکڑوں پہاڑوں کے دل کو (بیستوں = ایران کے ایک مشہور پہاڑ کا نام) می تواں خست: توڑا جاسکتا ہے، ٹکڑے ٹکڑے کیا جاسکتا ہے، یعنی ہر قسم کی مشکلات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

میری طرف سے اس دور کے پرویزوں سے کہہ دو
میں فرہاد نہیں ہوں کہ ہاتھ میں تیشہ پکڑ لوں
اس کانٹے سے جو میرے سینے میں کھٹک رہا ہے

بستوں جیسے سیکڑوں پہاڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جاسکتا ہے۔

فقیرم ساز و سامانم نگا ہیست
بچشمم کوہ یاراں برگ کا ہیست
زمن گیر ایں کہ زاغ دخمہ بہتر
ازاں بازے کہ دست آموز شا ہیست

لغت : نگا ہیست: ایک نگاہ ہے، میری حقیقت شناس نگاہ ہے، میرا نور بصیرت ہے۔ بچشمم: میری نگاہ میں، میری نظر میں۔ کوہ یاراں: یاروں کا پہاڑ، دوستوں کے بڑے بڑے منصب، جاگیریں اور عیش و عشرت کے سامان۔ برگ کا ہیست: پرکاہ کی حیثیت رکھتا ہے، گھاس کے ایک تنکے کے برابر ہے۔ زاغ دخمہ: پارسیوں کے مرگھٹ کا کوا، آتش پرستوں کے قبرستان کا کوا۔ از آں بازے: اس باز سے۔ دست آموز شا ہیست: کسی بادشاہ کے ہاتھ کا سکھایا ہوا ہے۔ گویا دوسروں کی غلامی سے مردار کھانا بہتر ہے۔

میں (ایک) فقیر ہوں (اور) میرا کل اثاثہ ایک نگاہ ہے
میری نظر میں دوستوں کا پہاڑ ایک برگ کاہ کے برابر ہے
تو مجھ سے یہ (نکتہ) سیکھ کہ پارسیوں کے مرگھٹ کا کوا بہتر ہے
اس باز سے جو کسی بادشاہ کے ہاتھ کا سکھایا ہوا ہو۔

در دل را بروے کس نہ بستم
نہ از خویشاں نہ از یاراں گسستم
نشیمن ساختم در سینہ خویش
نہ ایں چرخ گرداں خوش نشستم

لغت : بروے کس: کسی پر بھی۔ نہ بستم: میں نے بند نہیں کیا۔ نہ از خویشاں: نہ خویشوں سے، نہ قرابت داروں سے۔ گسستم: میں ٹوٹا، میں الگ ہوا، میں نے قطع تعلق کیا۔ گسستن = ٹوٹنا، قطع تعلق کرنا) در سینہ خویش: اپنے سینے میں، اپنے دل میں یعنی میں نے اپنی ذات پر بھروسا کیا اور کسی غیر سے امید نہ باندھی۔ نہ ایں چرخ گرداں: اس گردش کرنے والے آسمان کے نیچے، اس دنیا

میں۔ خوش نشستم: میں خوش بیٹھا، میں خوشی سے بیٹھا، میں نے دنیا میں اطمینان اور سکون کی زندگی بسر کی۔

میں نے دل کا دروازہ کسی پر بند نہیں کیا
میں نے نہ قرابت داروں سے تعلق توڑا نہ دوستوں سے
اور اس گردش کرنے والے آسمان کے نیچے اطمینان کی زندگی بسر کی

دریں گلشن ندارم آب و جاہے
نصیبم نے قبائے نے کلاہے
مرا گلچیں بد آموز چمن خواند
کہ دادم چشم نرگس را نگاہے

لغت : ندارم: میں نہیں رکھتا، مجھے حاصل نہیں (داشتن = رکھنا) آب و جاہے: کوئی عزت اور مرتبہ، کوئی دنیاوی شان و شوکت (آب = آبرو، عزت، رونق، طراوت، قدر، چمک + ہو = اور + جاہ = رتبہ، مقام، شان، عظمت + ے = کوئی نے قبائے نے کلاہے: نہ کوئی قبا ہے نہ کوئی ٹوپی یعنی میں دنیاوی شان و شوکت سے بہرہ یاب نہیں۔ گلچیں: (پھول توڑنے (چننے) والے، غیر ملکی حکمران (گلچیں = گل = پھول + چیں = چننے والا، توڑنے والا، چیدن = چننا، توڑنا) بد آموز چمن خواند: چمن کا بد آموز کہا، اہل چمن کو بری باتیں سکھانے والا قرار دیا یہ کہا کہ میں چمن والوں کو بری باتیں سکھاتا ہوں (بد آموز = برائی سکھانے والا = بد = برائی + آموز = سکھانے والا، آموختن = سکھانا + چمن = باغ + خواند = کہا، خواندن = کہنا، پکارنا) چشم نرگس را نگاہے: نرگس کی آنکھوں کو نگاہ، نرگس کی بے نور آنکھوں کو بینائی یعنی میں نے بے شعوروں کو شعور بخشا۔

میں اس گلشن (دنیا) میں کوئی قدر و منزلت نہیں رکھتا
میرے نصیب میں نہ کوئی قبا ہے نہ کوئی کلاہ
گلچیں نے مجھے باغ کا بد آموز قرار دیا
کیونکہ میں نے نرگس کی آنکھ کو بینائی دی

دو صد دانا دریں محفل سخن گفت
سخن نازم تر از برگ سمن گفت
ولے بامن بگو آں دیدہ ور کیست
کہ خارے دید و احوال چمن گفت

لغت : دو صد دانا: دو سو داناؤں نے، بے شمار اہل دانش نے۔ سخن گفت: بات کی، باتیں کیں، علمی نکتے بیان کیے۔ نازک از برگ سمن: چنبیلی کی پتی سے زیادہ نازک، بہت نازک اور لطیف۔ آں دیدہ ور کیست: وہ دیدہ ور کون ہے، وہ صاحب نظر کون ہے۔ احوال چمن گفت: چمن کا حال بیان کیا، باغ کو پوری کیفیت بیان کر دی۔

اس محفل میں دو سو داناؤں نے بات کہی
(اور) بات (بھی) برگ سمن سے زیادہ نازک کہی
لیکن تو مجھے بتا کہ وہ دیدہ ور کون ہے؟
جس نے ایک کانٹے کو دیکھا اور (پورے) چمن کا حال بیان کر دیا

ندانم نکتہ ہائے علم و فن را
مقامے دیگرے دادم سخن را
میان کارواں سوز و سرورم
سبک پے کرد پیران کہن را

لغت : مقامے دیگرے دادم: میں نے ایک دوسرا مقام دیا، میں نے ایک نیا وقار بخشا۔ سخن را: سخن کو، شاعری کو یعنی اپنے افکار بلند سے شاعری کی عظمت میں اضافہ کیا۔ میان کارواں: قافلے کے درمیان، قافلہ ملت کے درمیان۔ سوز و سرورم: میرے سوز و سرور نے، میرے پر سوز اور پر کیف کلام نے۔ سبک پے کرد: سبک رفتار بنا دیا، تیز رفتار کر دیا، سرگرم عمل کر دیا (سبک پے = سبک پا = ہلکے پاؤں والا، تیز تیز قدم اٹھانے والا، تیز رفتار = سبک = ہلکا + پے = پا = پاؤں + کرد = کیا، کر دیا، کردن = کرنا) پیران کہن را: کہن سال بوڑھوں کو، بڑی عمر کے بوڑھوں کو، کمزور اور ضعیف افراد کو۔

میں علم و فن کی باریکیوں کو نہیں جانتا

(مگر) میں نے شاعری کو ایک نیا مقام دیا ہے
میرے سوز اور سرور نے قافلے کے اندر
بڑے بوڑھوں کو (بھی) سبک رفتار کر دیا

نہ پنداری کہ مرغ صبح خوانم
بجز آہ و فغاں چیزے ندانم
مدہ از دست دامانم کہ یابی
کلید باغ را در آشیانم

لغت : نہ پنداری: تو نہ سمجھے، تو یہ نہ سمجھ لینا۔ مرغ صبح خوانم۔ میں مرغ صبح خواں ہوں، میں صبح کے وقت چہچہانے والا پرندہ ہوں، میں عام شاعروں کی طرح ایک غزل گو، شاعر ہوں۔ چیزے ندانم: میں کچھ نہیں جانتا۔ مدہ: تو نہ دے، تو نہ چھوڑ۔ دامانم: میرا دامن، یعنی تو میرے پیغام پر عمل کر۔ یابی: تو پائے گا (یافتن = پانا) کلید باغ را: باغ کی کنجی کو، عزت اور سربلندی کے راز کو۔ در آشیانم: میرے آشیانے میں، میری شاعری میں۔

تو یہ نہ سمجھنا کہ میں صبح کو چہکنے والا پرندہ ہوں
(اور) آہ و فغاں کے سوا کچھ نہیں جانتا
تو میرا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑ کیونکہ تو باغ کی کلید کو
میرے آشیانے میں میں پائے گا

بچشم من جہاں جز رہگذر نیست
ہزاراں رہرو و یک ہمسفر نیست
گذشتم از ہجوم خویش و پیوند
کہ از خویشاں کسے بیگانہ تر نیست

لغت : جز رہگذر نیست۔ رہگذر کے سوا نہیں ہے، ایک گزر گاہ کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ گذشتم: میں گزرا، میں لاتعلق اور بے نیاز ہو گیا۔ از ہجوم خویش و پیوند: اپنوں اور قرابت داروں کے ہجوم سے، اعزہ و اقارب کی بھیڑ سے۔ بیگانہ تر: زیادہ بیگانہ (غیر) نہیں ہے۔

میری نظر میں (یہ) جہان رہگذر کے سوا (اور کچھ) نہیں ہے
(یہاں) ہزاروں رہرو ہیں (مگر) ایک (بھی) رفیق سفر نہیں ہے
میں اپنوں اور قرابت داروں کے ہجوم سے لاتعلق ہوگیا
کیونکہ اپنوں سے زیادہ بیگانہ (اور) کوئی نہیں ہے

بایں نابودمندی بودن آموز
بہائے خویش را افزودن آموز
بیفت اندر محیط نغمہ من
بطوفانم چو در آسودن آموز

لغت : بایں نابود مندی: اس نابود مندی کے ہوتے ہوئے، ناچیز اور حقیر ہونے کے باوجود (نابود مندی = نابود ہونے کی کیفیت، عجز اور ناتوانی کی حالت) بودن آموز: تو ہونا (موجود ہونا) سیکھ، عزت اور وقار سے جینا سیکھ۔ بہائے خویش را: اپنی قیمت کو، اپنی قدرومنزلت کو۔ افزودن آموز: بڑھانا سیکھ۔ بیفت: تو گر، تو کود جا (افتادن = گرنا، کودنا) اندر محیط نغمہ من: میرے نغمے کے سمندر میں، میرے افکار کے گہرے سمندر میں (غوطہ لگا) بطوفانم: میرے طوفان میں، میرے متلاطم افکار کے طوفان میں۔ چو در: موتی کی طرح۔ آسودن آموز: آسودہ رہنا سیکھ، پرسکون رہنا سیکھ

اس عجز اور ناتوانی کے ہوتے ہوئے وقار سے جینا سیکھ
اپنی قدر و قیمت کو بڑھانا سیکھ
میری شاعری کے سمندر میں کود جا
(اور) میرے طوفان میں موتی کی طرح آسودہ رہنا سیکھ

کہن پروردۂ ایں خاکدانم
ولے از منزل خود دل گرانم
دمیدم گرچہ از فیض نم او
زمیں را آسمان خود ندانم

لغت : کہن... خاکدانم: میں اس خاکدان کا قدیم پروردہ ہوں، میں مدت

سے اس عالم خاکی میں رہ رہا ہوں۔ (خاکداں = دنیا = خاک = مٹی + داں = علامت ظرف' جگہ + م = میں ہوں) دل گرانم: میں دل گراں ہوں' میں آزردہ ہوں (دل گراں = بوجھل دل والا' رنجیدہ خاطر' آزردہ + م = میں ہوں) میں دنیاوی زندگی کو مقصد حیات نہیں سمجھتا۔ دمیدم: میں بڑھا پھولا' میں نے نشوونما پائی (دمیدن = پھوٹنا' اگنا) از فیض نم او: اس کی نمی کے فیض سے' اس (زمین) کی طراوت کی برکت سے۔ آسمان خود ندانم: میں اپنا آسمان نہیں جانتا' نہیں سمجھتا۔ یعنی میں فرزند زمیں نہیں ہوں' میں اس دنیا میں رہتے ہوئے علائق دنیا سے بالاتر ہوں۔

میں اس خاکی دنیا کا قدیم پروردہ ہوں
لیکن اپنی (اس) منزل سے رنجیدہ خاطر ہوں
اگرچہ میں اس (زمین) کی نمی کے فیض سے پھوٹا ہوں
(مگر) زمین کو اپنا آسمان نہیں سمجھتا

ندانی تا نہ باشی محرم مرد
کہ دلہا زندہ گردد از دم مرد
نگہدارد ز آہ و نالہ خود را
کہ خوددار است چوں مرداں غم مرد

لغت : ندانی: تو نہیں جانے گا' تو نہیں جان سکے گا' تجھے معلوم نہیں ہوگا (دانستن = جاننا) نہ باشی: جب تک تو نہیں ہوگا' تو نہیں بنے گا۔ محرم مرد: مرد کا محرم' مرد مومن کا محرم راز یعنی جب تک تو کسی مرد مومن کی صحبت میں نہیں بیٹھے گا۔ دل ہا زندہ گردد: دل زندہ ہوتے ہیں' دلوں کو ایک نئی زندگی ملتی ہے۔ از دم مرد: مرد کے دم سے' مرد مومن کے فیض صحبت اور فیضان نظر سے۔ نگہدارد: بچاتا ہے' روکتا ہے۔ ز آہ و نالہ: آہ و فغاں سے' نالہ و فریاد سے' چیخنے چلانے سے۔ چوں مرداں: مردوں کی طرح' مردان حق کی طرح۔ غم مرد: مرد کا غم' مرد مومن کا غم (غم + مرد) مرد مومن مصائب کے ہجوم میں بھی حرف شکایت زبان پر نہیں لاتا۔

تو نہیں جانے گا جب تک تو کسی مرد (مرد مومن) کا محرم نہیں بنے گا۔
کہ دل مرد (مرد مومن) کے نفس سے زندہ ہوتے ہیں۔
وہ (مرد مومن) اپنے آپ کو آہ و زاری سے بچاتا ہے
کیونکہ مرد کا غم (بھی) مردوں کی طرح خود دار ہوتا ہے

نگاہے آفریں، جاں در بدن بیں
بشاخاں نادمیدہ یاسمن بیں
وگرنہ مثل تیرے در کمانے
ہدف را بانگاہ تیرزن بیں

لغت : نگاہے آفریں: نگاہ پیدا کر، دیکھنے والی آنکھ پیدا کر (نگاہے = نگاہ، نظر، باطن میں اتر جانے والی نظر، چشم بینا + آفریں = تو پیدا کر، آفریدن = پیدا کرنا) جاں در بدن بیں: بدن میں جان (روح) کو دیکھ۔ بشاخاں: شاخوں میں۔ نا دمیدہ یاسمن: چنبیلی کے نہ اگے ہوئے پھول (نادمیدہ = نہ پھوٹے ہوئے، نہ اگے ہوئے، دمیدن = اگنا، پھوٹنا + یاسمن = چنبیلی کا پھول) مثل تیرے در کمانے: کمان میں جوڑے ہوئے تیر کی طرح۔ ہدف را: نشانے کو۔ با نگاہ تیرزن: تیر انداز کی نگاہ سے۔

(اے مسلمان!) نگاہ پیدا کر، جسم میں روح کو (ظاہر میں باطن کو) دیکھ
شاخوں میں چنبیلی کے نہ پھوٹے ہوئے پھولوں کو دیکھ
ورنہ کمان میں جوڑے ہوئے تیر کی طرح
(اپنے) ہدف کو تیر انداز کی نگاہ سے دیکھ

خرد بیگانہ ذوق یقیں است
قمار علم و حکمت بدنشیں است
دو صد بو حامد و رازی نیرزد
بنا دانے کہ چشمش راہ بیں است

لغت : بیگانہ ذوق یقی، ذوق یقین سے بیگانہ، ایمان کی دولت سے محروم۔ قمار: علم و حکمت کا جوا، منطق اور فلسفے کا کھیل۔ بدنشین است: برا بیٹھتا ہے، بگڑ

جاتا ہے (بد نشین = ٹھیک سے نہ بیٹھنے والا + است = ہے' بد نشستن = ٹھیک نہ بیٹھنا' بگڑ جانا' چال کا غلط پڑنا) بو حامد و رازی: ابو حامد اور رازی (بو حامد = مشہور فلسفی امام غزالی کی کنیت + و = اور + رازی = مشہور فلسفی امام فخرالدین رازی) نیرزد: قیمت نہیں پاتے' برابری نہیں کرسکتے (ارزیدن = قیمت پانا) بنادانے: اس نادان کے برابر' اس کم علم شخص کے برابر۔ راہ بین: راستہ دیکھنے والی' حقیقت شناس

عقل' ذوق یقیں سے بیگانہ ہے
علم و حکمت کا کھیل بگڑ جاتا ہے
دو سو امام غزالی اور امام رازی قیمت نہیں پاتے
اس نادان کے برابر جس کی آنکھ راہ بیں (راہ حق سے باخبر) ہے

قماش و نقرہ و لعل و گہر چیست؟
غلام خوش گل و زریں کمر چیست؟
چو یزداں از دوگیتی بے نیازند
دگر سرمایہ اہل ہنر چیست؟

لغت : قماش: ریشمی کپڑا' قیمتی لباس۔ خوش گل: خوبصورت' خوبرو' خوش اندام (خوش گل = اچھی مٹی والا = خوش = اچھی' عمدہ + گل = مٹی' خاکی جسم) زریں کمر: سنہری کمر بند والا' جس کی کمر میں سنہری پٹکا بندھا ہوا ہو' جس نے سنہری پیٹی باندھ رکھی ہو۔ سرمایہ اہل ہنر: اہل ہنر کا سرمایہ' اہل اللہ کی دولت۔

قیمتی لباس' چاندی' لعل اور موتی کیا ہیں؟
خوبصورت اور سنہری پیٹیوں والے غلام کیا ہیں؟ (ان کی کوئی حقیقت نہیں)
وہ خدا کی طرح دونوں جہاں سے بے نیاز ہیں
اس (بے نیازی) کے سوا اہل اللہ کا سرمایہ اور کیا ہے؟

خودی را نشہ من عین ہوش است
ازاں میخانہ من کم خروش است

مے من گرچہ ناصاف است، درکش
کہ ایں تہ جرعہ خمہاے دوش است

لغت : نشہ من: میرا نشہ، میری تعلیم کا نشہ مراد میری تعلیم یا تلقین۔ عین ہوش: مکمل ہوش، عین ہوش مندی، حصول معرفت کا ذریعہ (عین = پوری طرح، مکمل + ہوش = ہوشیاری، ہوش مندی) یعنی تعلیم کا نشہ مجھے ہوش میں رکھتا ہے بہکنے نہیں دیتا۔ کم خروش است: شور اور ہنگامے سے خالی ہے، اس میں کوئی شور اور ہنگامہ نہیں یعنی میں عام صوفیوں کی طرح ہو حق کرنے اور دھمال ڈالنے کا قائل نہیں (کم خروش = کم شور کرنے والا، جس میں شور نہ ہو = کم = تھوڑا + خروش = شور مچانے والا = خروشیدن = شور کرنا سے علامت فاعل + است = ہے) مے من: میری شراب، میری تعلیم۔ درکش: تو پی لے (درکشیدن = چڑھا جانا، پینا) تہ جرعہ خمہاے دوش: کل کے (پرانے) مٹکوں کی تلچھٹ، پرانے بادہ کشوں کی بچی ہوئی (تہ جرعہ = تلچھٹ، درد = تہ = برتن میں اندر کی طرف کا تلا، کسی چیز کا نچلا حصہ + جرعہ = گھونٹ) یعنی میری تعلیم یا شاعری اسلاف کی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔

خودی (کی تربیت) کے لیے میرا نشہ علم عین ہوش ہے
اسی لیے میرا میکدہ کم خروش ہے
میری شراب اگرچہ چھنی ہوئی نہیں ہے (پھر بھی) تو اسے پی جا
کیونکہ یہ پرانے مٹکوں کی تلچھٹ ہے

ترا با خرقہ و عمامہ کارے
من از خود یافتم بوے نگارے
ہمیں یک چوب نے سرمایہ من
نہ چوب منبرے نے چوب دارے

لغت : با خرقہ و عمامہ: خرقہ اور عمامہ کے ساتھ، گدڑی اور پگڑی سے، کسی کے درویشوں اور عالموں جیسے لباس سے، دنیا دار صوفیہ اور ظاہر پرست علما سے۔ کارے: کام، سروکار، واسطہ، غرض، دلچسپی۔ از خود: اپنے آپ سے، اپنی

ذات سے، اپنی ذات کے عرفان کی بدولت۔ یافتم: میں نے پائی (یافتن = پانا) بوے نگارے: محبوب کی خوشبو، محبوب حقیقی کی خوشبو، معرفت خداوندی۔ یک چوب نے: بانسری کی ایک لکڑی، صرف ایک بانسری، پرسوز شاعری، نوائے عاشقانہ۔ چوب منبرے: منبر کی لکڑی مراد منبر، عالمانہ وعظ و خطاب (چوب = لکڑی + منبر = لکڑی یا اینٹوں کا وہ زینہ جس پر امام یا خطیب وعظ کہتا ہے یا خطبہ پڑھتا ہے + ے = زائد) چوب دارے: پھانسی کی لکڑی، پھانسی کا تختہ، صوفیانہ جذبہ و مستی، عشق حقیقی کی منزل میں جان سے گزر جانے کا جذبہ (چوب = لکڑی + دار = پھانسی، سولی، وہ نوک دار لکڑی جسے زمین میں گاڑ کر مجرم کو اس میں باندھتے تھے اور موت کی سزا دیتے تھے + ے = زائد)

تجھے گدڑی اور عمامے سے سروکار ہے
(جبکہ) میں نے اپنے اندر سے محبوب کی خوشبو پالی
میرا سرمایہ تو بس یہی بانسری کی ایک چوب ہے
نہ منبر کی چوب اور نہ پھانسی کی چوب (تختہ)

چو دیدم جوہر آئینہ خویش
گرفتم خلوت اندر سینہ خویش
ازیں دانشوران کور و بے ذوق
رمیدم باغم دیرینہ خویش

لغت : چو: جب۔ جوہر آئینہ خویش: اپنے آئینے کا جوہر، اپنی مخفی صلاحیتیں، اپنی باطنی استعداد (جوہر = آئینے کے وہ قدرتی خطوط جن سے اس کی خوبی اور جلا ظاہر ہوتی ہے، چمک دمک، آب و تاب + آئینہ = شیشہ، فطرت + خویش = اپنا، اپنے، اپنی) گرفتم: میں نے اختیار کرلی۔ خلوت: تنہائی، عزلت، خارجی ماحول سے کنارہ کش ہو کر تنہائی میں بیٹھنا، مراقبے کی حالت۔ ازیں... ذوق: ان اندھے اور بے ذوق دانشوروں سے، ان صوفیوں، ملاؤں اور ارباب علم سے جو لذت شوق سے بیگانہ ہیں۔ (بے ذوق = ذوق سلیم سے، عاری، جو حق اور باطل میں امتیاز کرنے کی قدرتی صلاحیت سے محروم ہوں) رمیدم: میں

بھاگ گیا، میں الگ ہو گیا (رمیدن = رم کرنا، بھاگ جانا) باغم دیرینہ خویش: اپنے پرانے غم کے ساتھ، عشق کے پرانے غم کو دل میں لیے ہوئے، میں نے بے بصیرت اہل علم کی بجائے اہل دل کی صحبت اختیار کرلی۔

جب میں نے اپنے آئینے کا جوہر دیکھا
تو میں نے اپنے سینے کے اندر خلوت اختیار کرلی
میں اپنے پرانے غم کے ساتھ ان بے بصیرت اور بے ذوق اہل علم سے بھاگ نکلا

چو رخت خویش بر بستم ازیں خاک
ہمہ گفتند باما آشنا بود
و لیکن کس ندانست ایں مسافر
چہ گفت و باکہ گفت و از کجا بود

لغت : رخت خویش: اپنا سامان سفر۔ بر بستم: میں نے باندھا، میں نے اٹھایا (رخت بر بستن = رخت سفر باندھنا، بوریا بستر باندھ کر چل دینا، کوچ کر جانا، مر جانا) ازیں خاک: اس عالم خاکی سے، اس دنیا سے۔ ہمہ: سب نے، ہر کسی نے۔ ندانست: نہ جانا، نہ سمجھا (دانستن = جاننا، معلوم کرنا) باکہ گفت: کس سے کہا، کس کو مخاطب کیا۔ از کجا بود: کہاں سے تھا، کس دنیا کا رہنے والا تھا، اس کا حقیقی مقام کیا تھا؟

جب میں نے اس خاکی دنیا سے اپنا رخت سفر باندھا
تو سب نے کہا کہ وہ ہمارا آشنا تھا
لیکن کسی نے نہ جانا کہ اس مسافر نے
کیا کہا اور کس سے کہا اور وہ کہاں کا رہنے والا تھا

اگر دانا دل و صافی ضمیر است
فقیرے با تہی دستی امیر است
بدوش منعم بے دین و دانش
قبائے نیست پالان حریر است

لغت : دانا دل: دل کا دانا، صاحب بصیرت۔ صافی ضمیر: مصفا ضمیر والا، روشن ضمیر، پاک باطن۔ باتہی دستی: خالی ہاتھ ہونے کے باوجود، تنگ دستی کے باوجود (با = باوجود، ساتھ، ہوتے ہوئے + تہی دستی = خالی ہاتھ ہونا، بے سرو سامانی، مفلسی = تہی دست = خالی ہاتھ = تہی = خالی + دست = ہاتھ، مفلس + ی = علامت نسبت) بدوش منعم بے دین و دانش: بے دین و دانش، امیر کے کندھے پر، دین اور دانش سے بے بہرہ دولت مند کے کندھوں پر۔ پالان حریر: ریشم کا پالان (پالان = ٹاٹ یا نمدے کی وہ گدی جو گھوڑے یا گدھے کی پیٹھ پر ڈالتے ہیں + حریر = ریشم، ریشم کا بنا ہوا)

اگر وہ دانا دل اور پاک باطن ہے
تو ایک غریب خالی ہاتھ ہونے کے باوجود امیر ہے
دین و دانش سے بے بہرہ امیر کے کندھوں پر
قبا نہیں بلکہ ریشمی پالان ہے

سجودے آوری دارا و جم را
مکن اے بے خبر رسوا حرم را
مبر پیش فرنگی حاجت خویش
ز طاق دل فروریز ایں صنم را

لغت : آوری: تو لاتا ہے، تو کرتا ہے (آوردن = لانا) دارا و جم را: دارا اور جمشید کو، ملوک و سلاطین کو، معبودان باطل کو (دارا = ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جسے سکندر رومی نے شکست دی تھی، جم = ایران کا ایک عظیم بادشاہ، مشہور ہے کہ اس کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں ساری دنیا نظر آتی تھی) حرم را: خانہ کعبہ کو، اسلام کو۔ مبر: تو نہ لے جا (بردن = لے جانا) زطاق دل: دل کے طاق سے، دل سے (طاق = طاقچہ = محراب دار ڈاٹ جو دیوار میں بناتے ہیں) فروریز: گرا دے، نکال دے نکال پھینک (فرور یختن = نیچے گرا دینا)

تو دارا اور جمشید کے آگے سجدہ کرتا ہے

اے نادان! (یوں) حرم (اسلام) کو رسوا نہ کر
اپنی ضرورت فرنگی (انگریز) کے پاس نہ لے جا
اس بت کو دل کے طاقچے سے نیچے گرا دے

شنیدم بیتکے از مرد پیرے
کہن فرزانہ روشن ضمیرے
اگر خود را بناداری نگہ داشت
دو گیتی را بگیرد آں فقیرے

لغت : بیتکے: ایک بیت، ایک چھوٹا سا شعر، ایک شعر (بیت = شعر + ک = علامت تصغیر + ے = ایک) کہن: کہن سال، عمر رسیدہ، معمر، پرانا۔ فرزانہ روشن ضمیرے: ایک روشن ضمیر فرزانہ، ایک پاک باطن دانا (فرزانہ = دانا، عقلمند، حکیم) بناداری: ناداری میں، غریبی میں (بہ = میں + ناداری = بے سروسامانی، غریبی، مفلسی، تنگ دستی، ناداشتن = کچھ نہ رکھنا) نگہ داشت: اس نے محفوظ رکھا، اس نے اپنی خودی کو محفوظ رکھا، کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلایا۔ بگیرد: لے لے گا، قبضے میں لے لے گا، مسخر کر لے گا (گرفتن = پکڑنا، لینا، فتح کرنا، تسخیر کرنا)

میں نے ایک بوڑھے آدمی سے جو عمر رسیدہ روشن ضمیر دانا تھا ایک شعر سنا
"اگر اس نے تنگ دستی میں اپنے آپ کو (اپنی خودی کو) محفوظ رکھا
تو وہ فقیر دونوں جہانوں کو مسخر کرے گا۔"

نہاں اندر دوّ حرفے سر کار است
مقام عشق منبر نیست، دار است
براہیماں ز نمروداں نترسند
کہ عود خام را آتش عیار است

لغت : سرکار: کام کا بھید، کامیابی کا راز (سر = راز، بھید = کار = کام، کامیابی) مقام عشق: عشق کا مقام، عشق کے عملی ثبوت کا موقع۔ منبر نیست: منبر نہیں ہے، صرف وعظ کہنا نہیں ہے۔ براہیمان: ابراہیم کی جمع، عاشقان خدا،

حضرت ابراہیمؑ کی سنت پر چلنے والے لوگ۔ ز نمروداں: نمرودوں سے، دشمنان خدا سے، خداوندان باطل سے، خدائی کے جھوٹے دعوے داروں سے۔ (نمرود = مشہور کافر بادشاہ جس نے تبلیغ حق کے جرم میں حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تھا مگر وہ آگ اللہ تعالٰی کے حکم سے گلزار بن گئی) نترسند: نہیں ڈرتے (ترسیدن = ڈرنا، خوف کھانا) عود خام را: خالص عود کے لیے، سچے عاشق خدا کے لیے (عود = اگر، ایک لکڑی جو آگ میں جلانے سے خوشبو دیتی ہے، عود خام = خالص عود)

کامیابی کا راز دو لفظوں میں پوشیدہ ہے
"عشق کا مقام منبر نہیں، دار ہے"
ابراہیمؑ نمرودوں سے نہیں ڈرتے
کیونکہ خالص عود کے لیے آگ ہی کسوٹی ہے

مجو اے لالہ از کس غمگساری
چو من خواہ از درون خویش یاری
بہر بادے کہ آید سینہ بکشاے
نگہ دار آں کہن داغے کہ داری

لغت : مجو: تو نہ ڈھونڈ، نہ طلب کر (جستن = جستن = ڈھونڈنا، چاہنا) اے لالہ: اے لالے کے پھول، اے مسلمان۔ چو من: میری طرح۔ خواہ: مانگ، طلب کر (خواستن = چاہنا، مانگنا) از درون خویش: اپنے اندر سے، اپنے باطن سے، اپنی خودی سے۔ یاری: مدد، معاونت۔ بہربادے: ہر اس ہوا کے لیے، ہر قسم کے ہوا کے لیے، ہر قسم کے اچھے برے حالات کے لیے۔ سینہ بکشا: تو سینہ کھول دے، سامنا کرنے کے لیے تیار رہ (سینہ + بکشاے = تو کھول دے، کشادن = کھولنا)، کہن داغے: پرانا داغ، عشق الٰہی کا جذبہ۔

اے گل لالہ! کسی سے ہمدردی طلب نہ کر
میری طرح اپنے باطن سے مدد مانگ
جیسی ہوا بھی آئے اس کے لیے سینہ کھول دے

اپنے اس پرانے داغ کو محفوظ رکھ، جو تجھ میں ہے

ز پیرے یاد دارم ایں دو اندرز
نباید جز بجان خویشتن زیست
گریز از پیش آں مرد فرو دست
کہ جان خود گرو کرد و بہ تن زیست

لغت : دو اندرز: دو نصیحتیں (اندرز = نصیحت) نباید زیست: نہیں جینا چاہیے، جینا مناسب نہیں (زیستن = جینا، زندگی گزارنا) از...دست: اس ذلیل شخص کے پاس سے، اس گھٹیا انسان کی صحبت سے (فرودست = ذلیل، گھٹیا، ادنیٰ) جان خود: اپنی جان، اپنی عزت نفس، اپنی خود داری۔ گرو کرد: گروی رکھ دی، رہن رکھ دی (گرو کردن = گروی رکھنا، رہن رکھنا) بہ تن زیست: تن کے لیے زندہ رہا، جسمانی (مادی) آسایشوں کے لیے زندہ رہا، لذات دنیوی کو مقصد حیات قرار دیا۔

مجھے ایک بزرگ کی یہ دو نصیحتیں یاد ہیں
"اپنی جان (ذات) کے سہارے کے سوا جینا نہیں چاہیے
اس گھٹیا شخص کے سامنے سے دور ہٹ جا
جس نے اپنی جان گروی رکھ دی اور بدن کے لیے زندہ رہا"

بساحل گفت موج بیقرارے
بفرعونے کنم خود را عیارے
گہے برخویش می پیچم چو مارے
گہے رقصم بہ ذوق انتظارے

لغت : بساحل: ساحل سے، بے عمل مسلمان سے۔ موج بیقرارے: ایک بے قرار موج نے، پانی کی ایک بیقرار لہر نے، ایک پرجوش مرد مومن نے۔ بفرعونے: کسی فرعون سے، کسی فرعون کا مقابلہ کرکے، خدا کے کسی باغی کا مقابلہ کرکے۔ (فرعون = حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں مصر کے بادشاہ کا نام جو اپنے آپ کو خدا کہلواتا تھا اور حضرت موسیٰؑ کا تعاقب کرتے ہوئے اپنے لشکر

سمیت دریائے نیل میں غرق ہو گیا تھا) عیارے: اپنے آپ کا امتحان، اپنی طاقت کی آزمائش، اپنی قوت ایمانی کی آزمائش۔ پیچم: میں پیچ و تاب کھاتی ہوں، میں بل کھاتی ہوں (پیچیدن = پیچ و تاب کھانا، بل کھانا) چومارے: ایک سانپ کی طرح۔ رقصم: میں رقص کرتی ہوں، میں مضطرب رہتی ہوں (رقصیدن = رقص کرنا، ناچنا) بہ ذوق انتظارے: انتظار کے ذوق میں، انتظار کی لذت میں (بہ = میں + ذوق = شوق، لذت + انتظارے = انتظار، مقابلے کا انتظار) مراد یہ ہے کہ ایک مرد مومن اپنے جذبہ جہاد کے زیر اثر دشمنان اسلام سے مقابلہ کرنے کا منتظر رہتا ہے۔

پانی کی ایک مضطرب لہر نے ساحل سے کہا:

"میں کسی فرعون سے دوبدو ہو کر اپنے آپ کو آزماتی ہوں
کبھی میں ایک سانپ کی طرح اپنے آپ پر پیچ و تاب کھاتی ہوں
تو کبھی میں ذوق انتظار میں رقص کرتی ہوں۔"

اگر ایں آب و جاہے از فرنگ است
جبین خود منہ جز بر در او
سریں را ہم بہ چوبش دہ کہ آخر
حقے دارد بہ خر پالاں گر او

لغت : آب و جاہے: شان و شوکت، عزت و مرتبہ (آب = آب و تاب، شان و شوکت، قدر و منزلت + جاہے = جاہ، عہدہ اور منصب) منہ: مت رکھ، نہ جھکا (نہادن = رکھنا) جز بردراو: سوائے اس کے دروازے پر۔ سریں را: چوتڑ کو، اپنے چوتڑوں کو۔ بہ چوبش دہ: اس کے ڈنڈے کے حوالے کر، چوتڑوں پر اس کے ڈنڈے بھی کھا، ہر قسم کی ذلت برداشت کر۔ حقے دارد: حق رکھتا ہے، اسے حق پہنچتا ہے۔ پالاں گراو: اس پر پالان کسنے والا، اس پر سواری گانٹھنے والا (پالاں گر = پالان کسنے والا، گدی کسنے والا، پالان + گر = علامت فاعل) مراد یہ ہے کہ حاکم اپنے محکوم کے ساتھ ہر قسم کا رسوا کن سلوک کر سکتا ہے۔

اگر تیری یہ شان و شوکت اور جاہ و منصب انگریز کا دیا ہوا ہے
تو پھر تو اس کے دروازے کے سوا کہیں اپنی پیشانی نہ رکھ
اپنے چوتڑ بھی اس کے ڈنڈے کے حوالے کر دے کیونکہ آخر
گدھے پر اس کے پالان کسنے والے کا حق ہوتا ہے

فرنگی را دلے زیر نگیں نیست
متاع او ہمہ ملک است، دیں نیست
خداوندے کہ در طوف حریمش
صد ابلیس است و یک روح الامیں نیست

لغت : زیر نگیں: زیر اقتدار، قبضے میں، مطیع، ماتحت (زیر = نیچے + نگین = نگینہ، جواہرات کا وہ قیمتی ٹکڑا جو انگوٹھی میں جڑتے ہیں، مہر، شاہی مہر مراد طاقت و قوت) ملک است: سیاسی اقتدار ہے، دنیاوی جاہ و حشم ہے۔ خداوندے: وہ ایک ایسا خدا ہے (خداوند = خدا + ے = ایک) در طوف حریمش: اس کے حریم کے طواف میں، اس کی بارگاہ کا طواف کرنے والوں میں۔ روح الامین: امانت دار روح، حضرت جبریلؑ کا لقب، مراد نیک اور شریف انسان

کوئی بھی دل فرنگی کے زیر نگیں نہیں ہے
اس کا کل سرمایہ ملک (دنیوی اقتدار) ہے دین نہیں ہے
وہ ایک ایسا خدا ہے جس کی بارگاہ کا طواف کرنے والوں میں
سیکڑوں ابلیس (تو) ہیں مگر ایک بھی روح الامین نہیں ہے

من و تو از دل و دیں نا امیدیم
چو بوے گل ز اصل خود رمیدیم
دل ما مرد و دیں از مردں مرد
دوتا مرگے بیک سودا خریدیم

لغت : از دل و دیں: دل اور دین سے، عشق رسولؐ کے جذبے اور اسلامی تعلیمات سے۔ ز اصل خود: اپنی اصل سے، اپنی اصل بنیاد سے، اسلام

ہے۔ رمیدیم: ہم بھاگ گئے، ہم دور ہو گئے، کٹ گئے (رمیدن = رم کرنا، بھاگنا) دل ما مرد: ہمارا دل مر گیا، ہمارا جذبہ عشق رسول سرد پڑ گیا۔ دو تا مرگے: دو موتیں، دوہری موت۔ بیک سودا: ایک بیوپار۔

میں اور تو دل اور دین سے ناامید ہیں
ہم پھول کی خوشبو کی طرح اپنی اصل سے دور ہو گئے
ہمارا دل مر گیا اور اس کے مرنے سے دین بھی مر گیا
ہم نے ایک بیوپار میں دو موتیں خرید لیں

مسلمانے کہ داند رمز دیں را
نساید پیش غیر اللہ جبیں را
اگر گردوں بہ کام او نہ گردد
بکام خود بہ گرداند زمیں را

لغت : رمز دین را: دین کی رمز کو، دین کی حقیقت کو، اسلام کی روح کو۔ نساید: نہیں گھستا، نہیں رگڑتا، نہیں جھکاتا، خم نہیں کرتا (سائیدن = گھسنا، رگڑنا) پیش غیر اللہ: غیر اللہ کے سامنے، ماسوا اللہ کے آگے، خدا کے سوا کسی دوسرے کے سامنے۔ بہ کام او: اس کی مرضی کے مطابق (بہ = مطابق + کام = مقصد، مرضی، منشا + او = اس کے، اس کی) نہ گردد: گردش نہیں کرتا (گردیدن = گردش کرنا، گھومنا، چکر لگانا) بکام خود: اپنی مرضی کے مطابق۔ بہ گرداند: گردش دیتا ہے، گردش میں لاتا ہے، گھماتا ہے۔

وہ مسلمان جو دین کی رمز (روح) کو جانتا ہے
وہ غیر اللہ کے آگے پیشانی نہیں رگڑتا
اگر آسمان اس کی مرضی کے مطابق گردش نہ کرے
تو وہ زمین کو اپنی مرضی کے مطابق گردش میں لے آتا ہے

دل بیگانہ خو زیں خاکداں نیست
شب و روزش زدور آسماں نیست
تو خود وقت قیام خویش دریاب
نماز عشق و مستی را اذاں نیست

لغت : دل بیگانہ خو: بیگانہ خو دل، دنیوی علائق سے بے تعلق۔ زیں خاکداں: اس خاکدان سے، اسلام عالم خاکی سے (خاکداں = خاک + دان = علامت ظرف = خاکی دنیا، آب و گل کی دنیا) شب و روزش: اس کے شب و روز، اس کے دن رات، اس کی زندگی۔ زدور آسمان: آسمان کے دور سے، گردش فلک سے وابستہ، مادی قوانین کے پابند۔ قیام خویش: اپنے قیام کا وقت، نماز عشق کے لیے قیام کرنے کا وقت، جہاد فی سبیل اللہ کا وقت (وقت + قیام = نماز میں کھڑا ہونے کی حالت + خویش = اپنا، اپنے) دریاب: معلوم کر (دریافتن = معلوم کرنا)

بیگانہ خو دل اس خاکداں سے نہیں ہے
اس کے شب و روز کا تعلق گردش آسمان سے نہیں
تو اپنے قیام کا وقت خود معلوم کر
کیونکہ نماز عشق و مستی کے لیے اذان نہیں دی جاتی

مقام شوق بے صدق و یقیں نیست
یقیں بے صحبت روح الامیں نیست
گر از صدق و یقیں داری نصیبے
قدم بیباک نہ، کس در کمین نیست

لغت : بے صدق و یقیں: صدق اور یقین کے بغیر، محنت کے سچے جذبے اور ایمان کے بغیر۔ بے صحبت روح الامین: روح الامین کی صحبت کے بغیر، حضرت جبریلؑ کی صحبت میں بیٹھے بغیر، وحی الٰہی یعنی قرآن مجید کا مطالعہ کئے بغیر۔ داری نصیبے: تو نصیب رکھتا ہے، تو بہرہ ور ہے، تجھے حصہ ملا ہے۔ قدم بیباک نہ: تو بے خوفی سے قدم رکھ، بے کھٹکے قدم آگے بڑھا، بے خوف و خطر تسخیر کائنات کے لیے نکل۔ در کمیں نیست: گھات میں نہیں ہے، تیری راہ میں حائل نہیں ہے۔

عشق کا مقام صدق اور یقین کے بغیر حاصل نہیں ہوتا

اور یقین روح الامین کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا
اگر تجھے صدق اور یقین سے کچھ حصہ ملا ہے
تو بے کھٹکے قدم رکھ، کوئی بھی تیری گھات میں نہیں ہے۔

مسلماں را ہمیں عرفان و ادراک
کہ در خود فاش بیند رمز لولاک
خدا اندر قیاس ما نہ گنجد
شناس آں را کہ گوید ماعرفناک

لغت : ہمیں عرفان و ادراک: حقیقی معرفت ہے، خدا کی حقیقی پہچان ہے (عرفان = معرفت، پہچان، خدا کی پہچان) فاش بیند: صاف دیکھے، واضح طور پر دیکھے (فاش = صاف صاف، واضح، کھلا، ظاہر + بیند = دیکھے، دیدن = دیکھنا) رمز لولاک: لولاک کی رمز "لولاک لما خلقت الافلاک" کا راز۔ یہ راز کہ کائنات تخلیق حضور ﷺ کی بعثت کے صدقے میں ہوئی ہے (رمز = راز + لولاک = لولاک لما خلقت الافلک = اے میرے محبوبؐ! اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو کائنات کو بھی پیدا نہ کرتا) اندر قیاس ما: ہمارے قیاس میں، ہمارے فہم و ادراک میں۔ نگنجد: نہیں سماتا (گنجیدن = سمانا) شناس: تو پہچان (شناختن = پہچانا) آں را: یعنی رسول اکرمؐ کو۔ ماعرفناک: ماعرفناک حق معرفتک = اے خدا! ہم نے تجھے نہیں پہچانا جس طرح تجھے پہچاننے کا حق ہے (حدیث نبویؐ)

مسلمان کا عرفان اور ادراک یہی ہے
کہ لولاک کی رمز کو اپنے آپ میں فاش دیکھے
خدا ہمارے قیاس میں نہیں سما سکتا
تو (کم از کم) اس ذات اقدس کو پہچان جو "ماعرفناک" کہتی ہے

بہ افرنگی بتاں خود را سپردی
چہ نامردانہ در بتخانہ مردی
خرد بیگانہ دل، سینہ بے سوز
کہ از تاک نیاگاں مے نخوردی

لغت : بہ افرنگی بتاں: افرنگی بتوں کے' بتان افرنگ کے' انگریز حکمران کے۔ سپردی: تو نے سپرد کر دیا' تو نے حوالے کر دیا' تو نے پوجا شروع کر دی (سپردن = سپرد کرنا) چہ نامردانہ: کیسا نامردوں کی طرح' کیسی بزدلی سے (نامردانہ = نامردوں کی طرح = نامرد = بزدل + انہ = لاحقہ نسبت) در بتخانہ: بت خانے میں' بتان افرنگ کی پرستش میں' انگریز کی غلامی میں۔ مردی: تو مر گیا' تو نے جان دے دی۔ خرد بیگانہ دل: تیری عقل دل سے بیگانہ ہے' تیری دانش جذبہ عشق سے عاری ہے۔ از تاک نیاگاں: اپنے آباو اجداد کے انگور کی بیل سے (تاک = انگور کی بیل = نیاگاں = نیا کی جمع' باپ دادا' اسلاف' بزرگ) مے نخوردی: تو نے شراب نہیں پی۔ تو نے اسلاف کے نقش قدم پر چلنا چھوڑ دیا اور اغیار کی روش اپنالی۔

تو نے اپنے آپ کو افرنگی بتوں کے حوالے کر دیا
تو کیسا نامردوں کی طرح بت خانہ میں مر گیا
تیری عقل دل سے بیگانہ اور (تیرا) سینہ سوز سے خالی ہے
کیونکہ تو نے بزرگوں کے انگور کی بیل سے شراب نہیں پی

نہ ہر کس خود گر و ہم خود گداز است
نہ ہر کس مست ناز اندر نیاز است
قبائے لا الہ خونیں قبائے است
کہ بربالائے نامرداں دراز است

لغت : خودگر: اپنے آپ کو بنانے والا' اپنی خودی کی تربیت کرنے والا (خود = اپنا آپ' اپنے آپ کو + گر = علامت فاعل) خودگداز: اپنے آپ کو پگھلانے والا' اپنے آپ کو محبوب حقیقی (خدا) کے عشق میں فنا کرنے والا (خود = اپنا آپ' اپنے آپ کو + گداز = پگھلانے والا' گدافتن = پگھلانا) ناز اندر نیاز: نیاز میں مست ناز' اپنے نیازمند ہونے پر نازاں خدا کا نیازمند ہو کر دنیا بھر سے مستغنی۔ خونیں قبائے است: ایک خونین قبا ہے' ایک خون آلود قبا ہے جو

سرفروشی اور جاں سپاری کا تقاضا کرتی ہے۔ خونیں: لہو سے بھری ہوئی، خون میں لتھڑی ہوئی۔ بر بالائے نامرداں: نامردوں کے قد پر، بزدلوں کے جسم پر۔ دراز است: لمبی ہے، چھوٹے قد پر فٹ نہیں بیٹھتی، مراد یہ ہے کہ دنیا پرست لوگ مسلک عشق کے اہل نہیں ہوتے

نہ ہر شخص خودگر ہونے کے ساتھ ساتھ خودگداز ہے

نہ ہر شخص نیازمند ہوتے ہوئے مست ناز ہوتا ہے

لالہ کی قبا ایک خونی قبا ہے

جو نامردوں کے چھوٹے قد کے لیے لمبی ہے

بسوزد مومن از سوز وجودش

کشود ہر چہ بستند از کشودش

جلال کبریائی در قیامش

جمال بندگی اندر سجودش

لغت : کشود ہرچہ بستند: ہر بستہ چیز کی کشود، ہر عقدے کا حل، ہر مشکل کا حل (کشود = کشائش، حل، کشودن = کھولنا + ہرچہ = جو کچھ + بستند = انہوں نے باندھا، کارکنان قضا و قدر نے بند کیا، قدرت کی طرف سے جو مشکلات پیدا ہوئیں، بستن = باندھنا، بند کرنا) از کشودش: اس کی کشود سے، اس کے کھولنے سے، اس کے حل کرنے سے۔ جلال کبریائی: کبریائی جاہ و جلال، خدائی رعب داب (جلال = دبدبہ، رعب داب، شان و شوکت، طاقت و قوت + کبریائی = کبریا سے منسوب = کبریا = خدا تعالیٰ) در قیامش: اس کے قیام میں، اس کے نماز کے لیے کھڑا ہونے میں، اس کے جذبہ جہاد میں۔ جمال بندگی: بندگی کا جمال، عبودیت کا رنگ، بندگی کا عجز و نیاز

مومن اپنے وجود کے سوز سے جلتا ہے

اس کی کشود سے ہر عقدے کی کشود ہے

اس کے جلال میں کبریائی جلال ہے

اس کے سجدے میں بندگی کا جمال ہے

چہ پرسی از نماز عاشقانہ
رکوعش چوں سجودش محرمانہ
تب و تاب یکے اللہ اکبر
نہ گنجد در نماز پنجگانہ

لغت : چہ پرسی: تو کیا پوچھتا ہے (پرسیدن = پوچھنا) از نماز عاشقانہ: عاشقانہ نماز سے' نماز عشق کے بارے میں' عاشقوں کی نماز کے بارے میں۔ چوں: طرح' مانند' مثل۔ محرمانہ: ایک محرم کا سا' ایک محرم راز کی طرح کا۔ تب... اکبر: ایک اللہ اکبر کی تب و تاب' زبان سے ایک بار اللہ اکبر نکلنے کے نتیجے میں پیدا ہونے والا جوش اور جذبہ۔ نہ گنجد: نہیں سماتا (گنجیدن = سمانا)

تو عاشقانہ نماز کے بارے میں کیا پوچھتا ہے
اس (نماز) کا رکوع بھی اس کے سجدے کی طرح محرمانہ ہوتا ہے
(اس نماز کے) ایک اللہ اکبر کی تب و تاب
پنجگانہ نمازوں میں نہیں سماتی

دو گیتی را صلا از قرات اوست
مسلماں لا یموت از رکعت اوست
نداند کشتہ ایں عصر بے سوز
قیامت ہا کہ در "قد قامت" اوست

لغت : صلا: دعوت' بلاوا' آواز دینا' اسلام کی دعوت عام۔ از قرات اوست اس کی قرات سے ہے' اس نماز میں کی جانے والی قرات سے ہے۔ لایموت: جسے موت نہ آئے' امر' غیرفانی' زندۂ جاوید۔ کشتہ ایں عصر بے سوز: اس سوز عشق سے عاری زمانے کا مارا ہوا مسلمان' اس دور میں پیدا ہونے والا مسلمان۔ قیامت ہا: قیامتیں' ہنگامے' کفر کے ایوانوں میں برپا ہونے والے زلزلے' تہلکے۔ در قد قامت اوست: اس کی "قد قامت" میں ہیں' اس کے نماز کے لیے کھڑے ہونے میں ہیں (قد قامت = "قد قامت الصلوٰۃ" کے الفاظ جو نماز باجماعت کے آغاز میں کہے جاتے ہیں' جن کا مطلب یہ ہے کہ

تحقیق نماز کھڑی ہو گئی)

اس (نماز عاشقانہ) کی قرات میں دونوں عالم کے لیے (اسلام کی) دعوت عام ہے۔

مسلمان اس کی ایک رکعت سے زندۂ جاوید ہو جاتا ہے
اس بے سوز زمانے کا مارا ہوا (انسان) نہیں جاتا
ان ہنگاموں کو جو اس کی قد قامت میں (پوشیدہ) ہیں

فرنگ آئین رزاقی بداند
بایں بخشد ازو وا می ستاند
بہ شیطاں آنچناں روزی رساند
کہ یزداں اندر آں حیراں بماند

لغت : آئین رزاقی: رزاقی کا آئین' رزق دینے کا قانون (آئین = دستور' قاعدہ' ذابطہ' قانون + رزاقی = رزاق ہونے کی صفت = رزاق = بہت زیادہ رزق دینے والا' رازق کا صیغہ تفضیل) بایں: اس کو۔ بخشد: بخشتا ہے' عطا کرتا ہے' دیتا ہے (بخشیدن = بخشنا' عطا کرنا) وا می ستاند: واپس لے لیتا ہے (واستانیدن = واپس لینا) بہ شیطاں: شیطان کو' شیطان صفت لوگوں کو۔ آنچناں: اس طرح۔ رساند: پہنچاتا ہے (رسانیدن = پہنچانا) اندر آں: اس میں' اس صورت حال کو دیکھ کر۔ بماند: رہ جاتا ہے (ماندن = رہ جانا)

انگریز رزاقی کا آئین جانتا ہے
وہ اس کو عطا کرتا ہے تو اس سے واپس لے لیتا ہے
وہ شیطان کو اس طرح روزی پہنچاتا ہے
کہ خدا اس بارے میں حیران رہ جاتا ہے

چہ حاجت طول دادن داستاں را
بحرفے گویم اسرار نہاں را
جہان خویش با سوداگراں داد
چہ داند لامکاں قدر مکاں را

لغت : طول دادن: طول دینے کی، تفصیل سے بیان کرنے کی۔ بحرفے: ایک حرف میں، ایک جملے میں۔ اسرار نہاں را: پوشیدہ اسرار کو، پوشیدہ حقائق کو۔ باسوداگراں: سوداگروں کو، تاجروں کو، یورپی اقوام کو، مغرب کی تاجرانہ ذہنیت رکھنے والی اقوام کو۔ لامکاں: جس کا کوئی مکان نہ ہو، جو مکان کی ضرورت سے بے نیاز ہو مراد اللہ تعالیٰ (لا + کلمہ نفی + مکان = رہنے کی جگہ) قدر مکاں را: مکان کی قدر کو، مادی دنیا میں رہنے والوں کی ضروریات کو (قدر = اہمیت + مکان)

داستان کو طول دینے کی کیا ضرورت ہے
میں پوشیدہ رازوں کو ایک لفظ میں بیان کر دیتا ہوں
اس نے اپنی دنیا سوداگروں کے حوالے کر دی
لامکاں (خدا) مکان کی قدر کیا جانے

بہشتے بہر پاکان حرم ہست
بہشتے بہر ارباب ہمم ہست
بگو ہندی مسلماں را کہ خوش باش
بہشتے فی سبیل اللہ ہم ہست

لغت : بہر پاکان حرم: پاکان حرم کے لیے، خدا کے پاکباز بندوں کے لیے، یاد الٰہی میں مشغول رہنے والوں کے لیے۔ بہرارباب ہمم: ارباب ہمت کے لیے، اولوالعزم انسانوں کے لیے، بہادر مجاہدین کے لیے۔ فی سبیل اللہ: خدا کے نام پر مفت ملنے والی، کسی محنت اور ریاضت کے بغیر ملنے والی۔

ایک جنت حرم کے پاکباز لوگوں (عبادت گزاروں) کے لیے ہے
ایک جنت ارباب ہمت (مجاہدوں) کے لیے ہے
تو ہندوستانی مسلمان سے کہہ دے کہ خوش ہو جا (اطمینان رکھ)
ایک جنت فی سبیل اللہ (مفت ملنے والی) بھی ہے

قلندر میل تقریرے ندارد
بجز ایں نکتہ اکسیرے ندارد

ازاں کشت خرابے حاصلے نیست
کہ آب از خون شبیرے ندارد

لغت : قلندر: یہاں شاعر کی اپنی ذات مراد ہے۔ میل تقریرے: تقریر کرنے کی خواہش، زیادہ بولنے کی خواہش (میل = جھکاؤ، خواہش، رغبت، میلان) اکسیرے: کوئی اکسیر، کوئی اور قیمتی نسخہ، کوئی اور زریں اصول (اکسیر = وہ روایتی چٹکی جس سے تانبے کو سونا بناتے ہیں، نسخہ کیمیا + ے = کوئی) ازاں کشت خرابے: اس ویران کھیتی سے، اس بے عمل اور روح جہاد سے عاری قوم سے۔ از خون شبیرےؓ: کسی شبیرؓ کے خون سے، امام حسینؓ کے کسی پیروکار کے خون سے، کسی شہید کے خون سے (از = سے + خون + شبیرؓ = حضرت امام حسینؓ کا لقب + ے = کسی) ندارد حاصل: حاصل نہیں کرتی یعنی جو کسی شہید کے خون سے سیراب نہیں ہوتی۔

یہ قلندر تقریر (لمبی بات) کی خواہش نہیں رکھتا
اس نکتے کے سوا کوئی اکسیر اس کے پاس نہیں
"اس ویران کھیتی سے کوئی پیداوار نہیں ہوگی
جسے کسی شبیرؓ کے خون سے پانی نہیں ملتا (سیراب نہیں کیا جاتا)

(قوسین کے باہر غلط اور قوسین کے اندر صحیح)

ص 3‘ س 18‘ کی آہ (کی): ص 4‘ س 18‘ خوردون (خوردن): ص 4‘ س 21‘ مل گھل (گھل): ص 4‘ س 24‘ (یہ مصرع زائد ہے): ص 5‘ س 13 زندان (زندہ)‘: ص 6‘ س 17‘ سے دے (دے دے): ص 10‘ س 7‘ پیاں (پیچاں): ص 10‘ س 21‘ دوسٗرے (وہ): ص 10‘ س 23‘ کرتا (کرتے): ص 11‘ س 20‘ بخا (ص F 11‘ س 24‘ تھورا (تھوڑا): ص 13‘ س 25‘ اختیار (اختیار کی): ص 14‘ س 17‘ صرف (حرف): ص 14‘ س 18‘ ا (ص 14‘ س 25‘ زیبالیں (زیبائش): ص 16‘ س 10‘ کف (در کف): ص 16‘ س 20‘ میرے (میری): ص 17‘ س 1‘ (یہ مصرع زائد ہے): ص 18‘ س 5‘ بسور واحد (بصورت واحد): ص 18‘ س 9‘ ساتھ (ہاتھ): ص 19‘ س 15‘ بار (باد): ص 19‘ س 16‘ =اس (کہ = اس): ص 23‘ س 7‘ دسرا (دوسرا): ص 24‘ س 15‘ قسمت میں (قسمت): ص 25‘ س 12‘ خاک + (خاک =): ص 26‘ س 1‘ (یہ مصرع زائد ہے): ص 26‘ س 21‘ بندوہ (بندہٗ): ص 27‘ س 1‘ نشانسد (شناسد): ص 27‘ س 6‘ گم (غم): ص 28‘ س 25‘ لو (نے: ص 29‘ س 9‘ امیرو (امیر): ص 29‘ س 23‘ خلوص (اخلاص): ص 30‘ س 1‘ بندگی (مقام بندگی): ص 31‘ س 10‘ ہو)(: ص 31‘ س 22‘ منزلش (منزلش را): ص 32‘ س 23‘ محدودے (معدودے): ص 32‘ س 25‘ لا لقہ (لاحقہ): ص 32‘ س 25‘ رکھنے والا (رکھنے والا)): ص 32‘ س 25‘ کارگاہان (درمیان کارگاہاں): ص 33‘ س 2‘ راں (اں): ص 33‘ س 17‘ ارادت مندو (ارادت مند): ص 34‘ س 7‘ آن (آں): ص 34‘ س 11‘ روشن (ص 35‘ س 4‘ طلسم (گرفتار طلسم): ص 35‘ س 7‘ سنے (سننے): ص 36‘ س 10‘ نمی دانی (نمی دانی کہ): ص 36‘ س 14‘ داشتن (دانستن): ص 37‘ س 5‘ حظور (حضور): ص 37‘ س 13‘ چھپا (چھپا کر): ص 37‘ س 20‘ تگ پو (تگ و پو): ص 37‘ س 20‘ عمل + (عمل + و): ص 38‘ س 8‘ بدوں (بندوں): ص 38‘ س 15‘ غر (ص 38‘ س 22‘ (یہ عنوان زائد ہے): ص 39‘ س 6‘ الایا (الا): ص 39‘ س 8‘ صرف (حرف): ص 39‘ س 14‘ محمل‘ (محمل =): ص 39‘ س 25‘ وکردم (واکردم): ص 41‘ س 14‘ اٹھا (اٹھائے): ص 41‘ س 20‘ سکے (: ص 42‘ س 2‘ جھونکے (جھونکے سے): ص 42‘ س 24‘ عاشوں (عاشقوں): ص 43‘ س 4‘ سرون‘ سرائیدان (سرودن‘ سرائیدن): ص 43‘ س 5‘ کارند (کاندر): ص 43‘ س 20‘ پہچانتے ہیں (کم پہچانتے ہیں): ص 43‘ س 25‘ اندریں (اندرایں): ص 44‘ س 23‘ آستہ (آہستہ): ص 46‘ س 2‘ ضمیرم (ضمیرم را): ص 46‘ س 9‘ ضمیر کی (ضمیر کو): ص 47‘ س 22‘ کون (کون ہے): ص 48‘ س 10‘ سے ایک (سے):

ص 48، س 18، گل او (گل اوست): ص 48، س 22، سازگار (ساز): ص 49، س 5، بہ (بر): ص 49، س
10، اور رستہ (راستہ): ص 50، س 12، بہ میں (بہ = میں): ص 51، س 25، (مرصع زائد ہے): ص 52، س
13، انہیں (انھوں): ص 54، س 5، کلا (کلاہ): ص 55، س 10، افتاب (آفتاب): ص 55، س 13، سے بے چارہ
(بے چارہ): ص 55، س 23، درمندے = درمند (درمندے = دردمند): ص 57، س 1، (مصرع زائد ہے):
ص 57، س 19، کھیتی (کھیتی ہے): ص 57، س 20، کیسے (کیسہ): ص 58، س 10، شاہبازاوں (شاہبازوں): ص
58، س 14، غیرہ (وغیرہ): ص 58، س 15، عاری (عادی): ص 58، س 16، عاری (عادی): ص 60، س 2،
رہے (ہے): ص 60، س 4، فقر (فقیر): ص 60، س 11، غرت (عزت): ص 61، س 3، چر (ص 61، س 4،
شراغ = (چراغ +): ص 62، س 14، دے (دلے): ص 63، س 9، رہنے (کار ہنے): ص 63، س 11، سنتار (
ص 64، س 23، بہ گہر (بدگہر): ص 64، س 22/23/25، چساں/ آسماں/ گراں (چسان/ آسمان/ گران):
ص 65، س 1، (مصرع زائد ہے): ص 65، س 11، چشمم (چشمش): ص 65، س 20، وہ (و): ص 66، س 25،
(مصرع زائد ہے): ص 67، س 8، ہندووں (ہندوؤں): ص 67، س 24، اور (آور): ص 68، س 13، برما (بر
ص 69، س 14، اندر (اند): ص 69، س 18، کسی ' (کسے): ص 70، س 6، اگے (آگے): ص 70، س 25،
سر بتہ (سرچشمہ): ص 72، س 4، طرف (ظرف): ص 72، س 12، سرور کار (سروکار): ص 72، س 15، با (
ص 72، س 19، باں (باں): ص 73، س 1، گریدن (گردیدن): ص 74، س 23، بھلائی کہ (بھلائی کے): ص 75،
س 10، گردایندن (گردانیدن): ص 77، س 1، ترنا (اترنا): ص 77، س 7، باں (باں): ص 77، س 11، با (با: ص
80، س 24، میں (میں نے): ص 81، س 9، وس (رس): ص 82، س 8، شگفتگی (شگفتگی): ص 83، س 9، شا
(ہٹانا): ص 83، س 12، صوبر (صبور): ص 83، س 21، چودیم (چودیدم): ص 83، س 23، ا (ص 85D، س 8، ع
مل (عمل): ص 89، س 18، دورنم (درونم): ص 92، س 2، بے بھاگنا (لے بھاگنا): ص 92، س 4، نا (ص
94، س 24، لے (کے): ص 94، س 25، گردایندن (گردانیدن): ص 95، س 5، نیچے (نیچے): ص 97، س
22، یک (ایک): ص 98، س 15، آزارو (آزادہ رو): ص 98، س 20، گود = (گود + گیرد =): ص 98، س
23، سواز و گداز (سوز و گداز): ص 101، س 21، امید (کی امید): ص 104، س 7، ندام (ندانم): ص 104، س
10، شریک کرنے (شرکت کرنے): ص 105، س 23، اہ (یہ): ص 106، س 10، آپ (آب): ص 106، س
23، کلاں (کلاہ): ص 106، س 24، کج کلاہاں کی (کج کلاہ کی): ص 107، س 5، نگہداش (نگہدارش): ص
107، س 7، بچان '' (بچانا): ص 107، س 20، بدہ دست (بدہ دستے): ص 108، س 13، برویم (بروبم): ص
108، س 14، ساغر و دوست (ساغر دوست): ص 108، س 18، مسعود (سعود): ص 108، س 19، برویم (بروبم):
ص 108، س 19، در دوست (خاک در دوست): ص 109، س 4، باغوش (بہ آغوش): ص 109، س 7، پھوٹنا)
(پھوٹنا)، بہ آغوش ضمیرم): ص 109، س 22، کراب (خراب): ص 109، س 22، رسوال (رسوا): ص 109،
س 25، راندان (راندن): ص 112، س 12، الگ تھلک (الگ تھلگ): ص 113، س 8، صرف (حرف): ص
113، س 13، قطرہ (قطرہ قطرہ): ص 114، س 15، ابھرا ہواں (ابھرا ہوا ہوں): ص 114، س 19، یں (میں): ص
121، س 18، ناتواں (نتواں): ص 122، س 7، کسی (کس): ص 122، س 16، مراد (مرد):

ص 123' س 7' آباد و اجداد (آباواجداد): ص 123' س 10' از لاموجود (لاموجود): ص 123' س 18' دادہ (دادہ
ای): ص 123' س 24' دادہ (دادہ ای): ص 124' س 15' سرزنش (سرزنش بہ): ص 124' س 25' شاخسار
(شاخسار): ص 126' س 21' یکون (یکون است): ص 129' س 5' روشنی کی (روشنی کو): ص 129' س 24'
بھاگتا (بھگاتا): ص 130' س 11' ہندووں (ہندؤوں): ص 130' س 24' بایاتش (بہ آیاتش): ص 131' س 4'
بایاتش (بہ آیاتش): ص 131' س 5' اس کی (اس کے): ص 131' س 15' باسانی (بہ آسانی): ص 131' س 17'
گشتۂ! (گشتہ ء): ص 131' س 22' کو' (کر): ص 131' س 22' گشتۂ (گشتہ ء): ص 132' س 1' گشتۂ (گشتہ ء):
ص 133' س 18' خرف (حرف): ص 133' س 22' خدد شناسے (خود شناسے): ص 133' س 24' زائیہ (زائد):
ص 135' س 7' حزرجان (حرز جاں): ص 136' س 8' کی رنگ (کے رنگ): ص 137' س 15' سوزو آشنائی
(سوز آشنائی): ص 137' س 17' ہرتی (ہوتی): ص 138' س 10' واکردہ (واکرد): ص 138' س 14' (شاکی ((کی
ص 139' س 21' ان (اس): ص 140' س 16' بزیری (سربزیری): ص 143' س 20' صرف (حرف): ص 143'
س 20' دے (مت دے): ص 145' س 2' برزگ (بزرگ): ص 145' س 6' کش (کوشش): ص 145' س
18' اور اپنا (اور اپنی): ص 146' س 5' گول (گوں): ص 146' س 24' زائد (ے = زائد): ص 147' س 8'
پکرنا (پکڑنا): ص 147' س 10' گوندھنا (گوندھتا): ص 150' س 5' راست (رات): ص 150' س 15' د (ہو:
ص 151' س 22' افسوں س (افسون): ص 155' س 11' گرے (گرم): ص 155' س 20' سوج (سورج): ص
156' س 3' اماتھا (ماتھا): ص 156' س 6' مستبقبل (مستقبل): ص 156' س 7' تمیر (تعمیر): ص 156' س 11C'
اپنے (اپنے مستقبل): ص 158' س 14' ازم (ازمن): ص 158' س 19' دناوی (دانائی): ص 159' س 23'
خوش جزی (خوش خبری): ص 159' س 24' میں میں (میں): ص 160' س 3' کاروان (کارواں): ص 160' س
14' راہ (رہ): ص 160' س 16' پکڑنا (پکڑتا): ص 160' س 25' (مصرع زائد ہے): ص 161' س 7' زاویدن (:
ص 162' س 5' ترجمہ (): ص 162' س 16' دوڑے (دوڑائے): ص 163' س 5' برگفتن (برگرفتن): ص 169'
س 12' نامید (ناامید): ص 169' س 21' کشادن (کشادند): ص 170' س 4' کارتان (کارکنان): ص 170' س
14' عامت (علامت): ص 171' س 1' گارت (غارت): ص 171' س 1' غارت گری (غارت گر): ص 172' س
18' (نظام کاروبارش بے ثبات است): ص 174' س 19' تبوئے (بتو): ص 175' س 16' نے پر تاثیر (کے
پر تاثیر): ص 179' س 8' قراں (قرآں: ص 179' س 14' طاقت (طاق): ص 181' س 7' درغیر (د ص 182'
س 4' گھورا (گھوڑا): ص 182' س 21' بافتن (باختن): ص 184' س 1' بے = (ے =): ص 184' س 16' گر (گر
ص 184' س 16' پی (اپی): ص 185' س 11' دانش (در دانش فزود): ص 185' س 23' پہنچے (پہنچے): ص 187'
س 22' میافتاد (میفتاد): ص 188' س 2' گروہ (گرہ): ص 188' س 4' باں (بہ آں): ص 189' س 16' کھ نے (
: ص 189' س 25' چار سوار (چار سورا): ص 192' س 3' نہ (نہ ای): ص 192' س 7' نہ (نہ ای): ص 193'
س 11' سینہ (سینہ خود): ص 193' س 16' اپنے سینے میں (درون سینہ خود): ص 194' س 10' مسلمانوں
(مسلمانوں): ص 194' س 24' مقام آدمی (از مقام آدمی): ص 195' س 6' فروردیں (فرودیں): ص 195' س
11' جوان فروردیں (جوان فرودیں): ص 196' س 21' ن (ان): ص 197' س 10' اندہ (اندہ): ص 197' س

13' ہزار (ہزاراں): ص 197' س 20' نوے (نئے): ص 197' س 23' آج (آنے): ص 198' س 10' کس (کسی): ص 198' س 11' تورنے (توڑنے): ص 199' س 8' بہ (بر): ص 201' س 5' کہ (: ص B 202' س 14' خویش (خویش بردن): ص 205' س 5' خیرو (خیزد): ص 206' س 8' سمندر کا (سمندر کا دل): ص 208' س 3' مردن (مرد): ص 208' س 14' تر (ترا): ص 208' س 15' مگرے (مرگے): ص 209' س 3' گے (ص 210' س 11' راہ (را): ص 212' س 11' خرج (خراج): ص 212' س 23' اوست (): ص 213' س 25' بی یک (بایک): ص 215' س 5' ب اندھنا (باندھنا): ص 215' س 8' موج کی (موج ہے): ص 216' س 8' زنیر: ص 217' س 6' ہندوستان (ہندوستاں): ص 217' س 14' وبیداری (بیداری): ص 218' س 18' نادار (نادر): ص 218' س 21' بے زائد (ے = زائد): ص 220' س 13' ایں (): ص 222' س 18' از حق (از وجود حق): ص 222' س 23' چاہر (ظاہر): ص 222' س 24' دکھاوی (دکھائی): ص 223' س 4' سمدر (سمندر): ص 224' س 16' از درست (از در اوست): ص 224' س 18' از ابر ترست (از ابر تر اوست): ص 225' س 16' نکتہ (نکتہ): ص 226' س 14' زاویدن (زائیدن): ص 227' س 15' خوش آمد (خوش آمدن): ص 228' س 16' جوونده (جوئندہ): ص 228' س 22' دھونڈتا (ڈھونڈتا): ص 229' س 25' ناصوا (ناصواب): ص 230' س 12' چوسرا (چوسر): ص 230' س 17' بسازنم (بسازیم): ص 231' س 16' ازاں (ارزاں): ص 231' س 17' اگوش (وگوش): ص 232' س 8' چوں: تو (چوں تو): ص 232' س 8' تنجیرے (تنجیر): ص 233' س 23' گھٹیاں (: ص 234' س 3' شریف البطع (شریف الطبع): ص 237' س 5' گرا (ریخت: گرا): ص 237' س 5' رخت (از رخت): ص 239' س 22' نوافتن (نواختن): ص 242' س 12' ہو (و): ص 243' س 9' کو (: ص 243' س 22' ہلے (ہلکے): ص 244' س 17' میں میں (میں): ص 247' س 24' یقی (یقین): ص 252' س 3' بے سرور (بے سرو): ص 252' س 23' فروریزر (فروریزد): ص 252' س 23' پھینک (پھینکے): ص 253' س 9' تصنعیر (تصغیر): ص 253' س 12' مغلسفی (مفلسی): ص 254' س 3' تلیغ (تبلیغ): ص 254' س 13' د (: ص 254' س 16' جستن = جستن = (جستن =): ص 254' س 20' قسم کے (قسم کی): ص 254' س 20' بکشا (ص 259' س 2' اسلام (اس): ص 259' س 16' کمین (کمیں): ص 260' س 13' الافلک (الافلاک): ص 260' س 21' ماعرفانک (ماعرفناک): ص 261' س 23' گدافتن (گداختن): ص 263' س 19' اس نماز (اس کی نماز): ص 264' س 5' جاتا (جانتا) : ص 265' س 3' سوداگروں (سوداگروں)

اقبال اکادمی پاکستان